ماہنامہ

احمدیہ گزٹ

کینیڈا

ستمبر 2019ء

وہ لوگ جو اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے ہوئے بھی اور بیٹھے ہوئے بھی اور اپنے پہلوؤں کے بل بھی اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غوروفکر کرتے رہتے ہیں۔

(سورۃ آل عمران، 3: 192)

دین کو دنیا پر مقدم کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ جرمنی کے موقعہ پر فرمایا:

دنیا میں رہتے ہوئے دنیا کی محبت کو خدا اور اس کے رسولؐ کی محبت کے مقابلے میں ثانوی حیثیت دینا یہ بہت بڑی بات ہے اور یہی چیز ہے جو حقیقی مومن بناتی ہے۔ اس جلسہ کے تین دنوں کے بعد دنیا کے کام بھی کرنے ہیں۔ لیکن اس تربیت کا اور شمولیت کا فائدہ تبھی ہو گا کہ جب ہم دنیا کے کاموں کے باوجود دین کو دنیا پر مقدم کریں گے ۔۔۔

اللہ تعالیٰ اس بات سے روکتا ہے کہ انسان راہب بن جائے، دنیا سے کٹ جائے، ایسی زندگی گزارے جو دنیا سے کٹی ہوئی زندگی ہو۔ دنیا میں رہنے کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس بات سے روکا ہے کہ دنیا کو انسان دین پر مقدم کر لے۔ دین ہر حالت میں مقدم رہنا چاہیے۔ ہر احمدی کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہر احمدی کے چہرے کے پیچھے احمدیت کا چہرہ ہے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا چہرہ ہے، اسلام کا چہرہ ہے۔

(خطبہ جمعہ، جلسہ سالانہ جرمنی 2019ء، ارشاد فرمودہ 5 جولائی 2019ء)

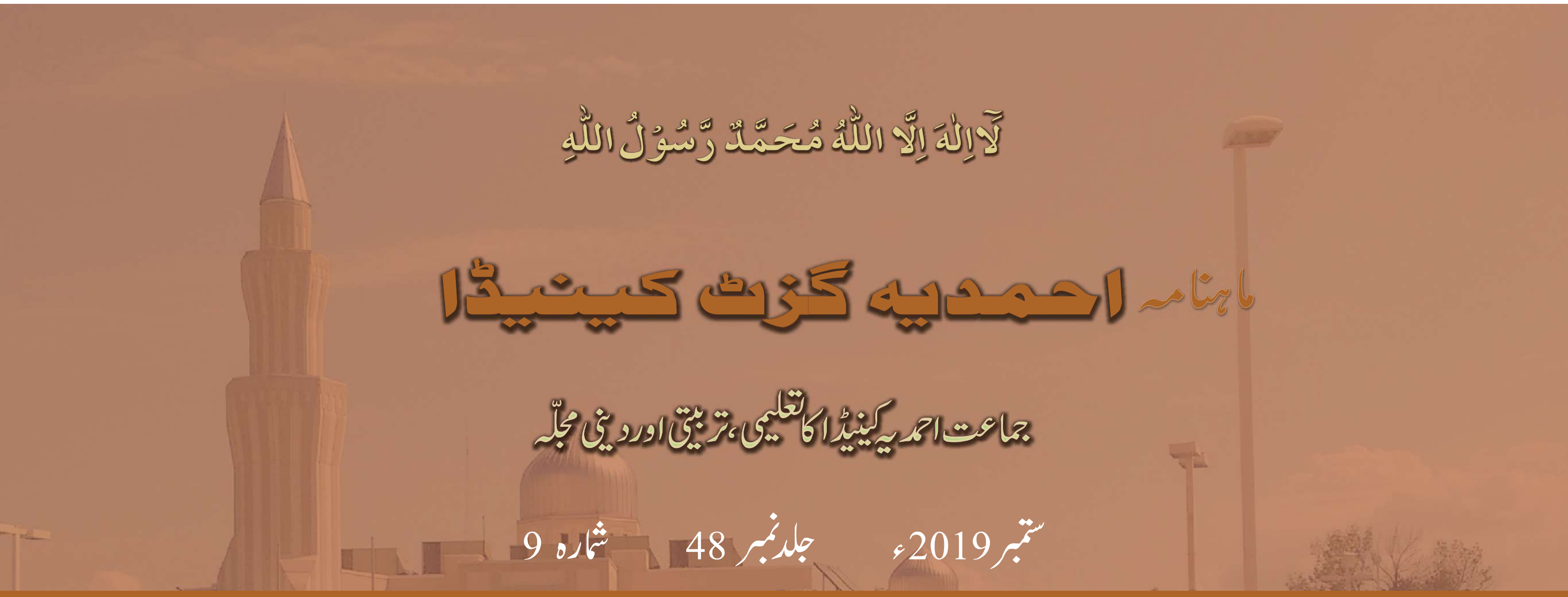

لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلہ

ستمبر 2019ء　جلد نمبر 48　شمارہ 9

فہرست مضامین

☆	قرآن مجید	2
☆	حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2
☆	ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
☆	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطباتِ جمعہ کے خلاصہ جات	4
☆	خطبہ جمعہ مورخہ 5 جولائی 2019ء برموقع جلسہ سالانہ کینیڈا　ازمکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب	7
☆	افتتاحی تقریر جلسہ سالانہ کینیڈا: خلافت: خوف کو امن میں بدلنے کا ذریعہ　ازمکرم ملک لال خاں صاحب	8
☆	کیا اسلامی جنگوں کا مقصد اسلام پھیلانا تھا　ازمکرم ڈاکٹر حبیب الرحمٰن صاحب	11
☆	امن کا راستہ: خالق کی پہچان　ازمکرم طارق حیدر صاحب	15
☆	مکرم خلیفہ عبدالعزیز صاحب اور ان کے آباء کی چند خوشگوار یادیں　ازمکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب	17
☆	مکرم عبدالعزیز خلیفہ صاحب کا مختصر ذکرِ خیر　(ادارہ)	19
☆	جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کینیڈا 2019ء کی چند جھلکیاں　ازشعبہ تعلقات عامہ وابلاغ عامہ	20
☆	جامعہ احمدیہ کینیڈا کی سرگرمیوں کی چند جھلکیاں　ازمکرم فرحان حمزہ قریشی صاحب	27
☆	مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کے ساتھ ایک یادگار مشاعرہ　ازمکرم عبدالحمید حمیدی صاحب	30
☆	بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	34
	تصاویر: شعبہ تصاویر کینیڈا	

نگران

ملک لال خاں

امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیر اعلیٰ

مولانا ہادی علی چوہدری

نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ اور عثمان شاہدؔ

معاون مدیران

حافظ رانا منظور احمد اور شفیق اللہ

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

مسعود ناصر، فوزیہ بٹ، غلام احمد عابدؔ

تزئین وزیبائش

شفیق اللہ

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

رابطہ

editor@ahmadiyyagazette.ca

Tel: 905-303-4000 ext. 2241

www.ahmadiyyagazette.ca

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

مَثَلُ الَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَھُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ کَمَثَلِ حَبَّۃٍ اَنۡۢبَتَتۡ سَبۡعَ سَنَابِلَ فِیۡ کُلِّ سُنۡۢبُلَۃٍ مِّائَۃُ حَبَّۃٍ ؕ وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ o

اَلَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَھُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ثُمَّ لَا یُتۡبِعُوۡنَ مَاۤ اَنۡفَقُوۡا مَنًّا وَّ لَاۤ اَذًی ۙ لَّھُمۡ اَجۡرُھُمۡ عِنۡدَ رَبِّھِمۡ ۚ وَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡھِمۡ وَلَا ھُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ o

(سورۃ البقرۃ 2:262-263)

ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ایسے بیج کی طرح ہے جو سات بالیں اُگاتا ہو۔ ہر بالی میں سو دانے ہوں اور اللہ جسے چاہے (اس سے بھی) بہت بڑھا کر دیتا ہے۔ اور اللہ وسعت عطا کرنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

وہ لوگ جو اپنے اموال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، پھر جو وہ خرچ کرتے ہیں اُس کا احسان جتاتے ہوئے یا تکلیف دیتے ہوئے پیچھا نہیں کرتے، اُن کا اجر اُن کے ربّ کے پاس ہے اور اُن پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غم کریں گے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

عَنِ ابۡنِ مَسۡعُوۡدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ: قَالَ لَاحَسَدَ اِلَّا فِی اثۡنَتَیۡنِ رَجُلٌ اٰتَاہُ اللّٰہُ مَالًا فَسَلَّطَہٗ عَلٰی ھَلَکَتِہٖ فِی الۡحَقِّ، وَرَجُلٌ اٰتَاہُ اللّٰہُ حِکۡمَۃً فَھُوَیَقۡضِیۡ بِھَا وَ یُعَلِّمُھَا۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الزکوۃ، باب انفاق فی حقہ بحوالہ حدیقۃ الصالحین صفحہ 700)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا دو شخصوں کے سوا کسی پر رشک نہیں کرنا چاہئے۔ ایک وہ آدمی جس کو اللہ نے مال دیا اور اس نے اسے راہ حق میں خرچ کر دیا۔ دوسرے وہ آدمی جسے اللہ نے سمجھ، دانائی، اور علم و حکمت دی جس کی مدد سے وہ لوگوں کے فیصلے کرتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا ہے۔

یہ وعدے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے دے گا میں اس کو چند گنا برکت دوں گا

خدا کی راہ میں جو لوگ مال خرچ کرتے ہیں ان کے مالوں میں خدا اس طرح برکت دیتا ہے کہ جیسے ایک دانہ جب بویا جاتا ہے تو گو وہ ایک ہی دانہ ہوتا ہے مگر خدا اس میں سے سات خوشے نکال سکتا ہے اور ہر ایک خوشہ میں سو (100) دانے پیدا کرسکتا ہے۔ یعنی اصل چیز سے زیادہ کردینا یہ خدا کی قدرت میں داخل ہے اور درحقیقت ہم تمام لوگ خدا کی اسی قدرت سے ہی زندہ ہیں اور اگر خدا اپنی طرف سے کسی چیز کو زیادہ کرنے پر قادر نہ ہوتا تو دنیا ہلاک ہو جاتی اور ایک جاندار بھی روئے زمین پر باقی نہ رہتا۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن، جلد، صفحہ 162)

میں بار بار تاکید کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو یہ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہے کیونکہ اسلام اس وقت تنزل کی حالت میں ہے۔ پس اس ترقی کے لئے سعی کرنا یہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور منشاء کی تعمیل ہے اس لئے اس راہ میں جو کچھ بھی خرچ کرو گے وہ سمیع وبصیر ہے۔ یہ وعدے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے دے گا میں اس کو چند گنا برکت دوں گا۔ دنیا ہی میں اسے بہت کچھ ملے گا کہ کس قدر آرام میسر آتا ہے۔ غرض اس وقت میں اس امر کی طرف تم سب کو توجہ دلاتا ہوں کہ اسلام کی ترقی کے لئے اپنے مالوں کو خرچ کرو۔

(ملفوظات۔ جلد 8، صفحہ 393)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

ارشاد فرمودہ خطباتِ جمعہ جون 2019ء کے خلاصہ جات

خطبہ جمعہ فرمودہ 07 جون 2019ء

مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، سرے، یوکے میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد بدری صحابہؓ کا ایمان افروز تذکرہ فرمایا:

کہ آج سے پھر میں بدری صحابہ رضوان اللہ اجمعین کا ذکرِ خیر شروع کروں گا۔ یہ وہ صحابہؓ ہیں جو جنگِ بدر میں شامل ہوئے اور اپنی بے شمار قربانیوں کی وجہ سے تاریخِ اسلام میں ایک خاص درجہ رکھتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کا نام حضرت عبداللہ بن طارق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھا۔ آپؓ واقعہ رجیع میں شہید ہوئے۔ آپؓ ان صحابہ میں شامل تھے جنہیں 3 ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبیلہ کی تربیت کے لئے روانہ کیا۔ جب یہ لوگ مقامِ رجیع پر پہنچے تو ایک قبیلہ نے سرکشی اختیار کرتے ہوئے ان سے جنگ شروع کردی۔ اس کے نتیجہ میں آپ کی شہادت واقع ہوئی۔

واقعہ رجیع کے متعلق حضور انور نے قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالہ سے اس کی تفصیل بیان فرمائی کہ کس طرح اس قبیلہ نے مسلمانوں کو دھوکہ دیا اور جنگجو لوگوں نے مسلمانوں پر حملہ کرکے ان کو شہید کردیا۔

ایک اور صحابی حضرت عاقل بن بقیر رضی اللہ عنہ تھے۔ آپؓ اور آپؓ کے چار بھائیوں نے اکٹھے اسلام قبول کیا اور خاندان کے تمام افراد نے مکہ سے مدینہ ہجرت فرمائی۔ آپ غزوہ بدر کے دن 34 سال کی عمر میں شہید ہوئے۔ یہ چار بھائی اکٹھے جنگِ بدر میں شامل ہوئے اور شہادت حاصل کی۔

ایک مرتبہ یہ چاروں بھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی بہن کے نکاح کے متعلق مشورہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلالؓ کے متعلق آپ لوگوں کا کیا خیال ہے۔ چونکہ ان کی تسلی نہ تھی اس لئے انہوں نے تین مرتبہ لوٹ کر مشورہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بار کہا کہ بلالؓ کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے اور فرمایا ایسے شخص کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے جو اہلِ جنت میں سے ہے۔ آخر کار انہوں نے اپنی بہن کا نکاح حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کیا۔

ایک اور صحابی حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے شادی کے بعد اپنی ساری دولت اور غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کردی۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ میں پسند نہیں کرتا کہ میرے جیسا کوئی شخص میرا غلام ہو۔ اس لئے سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام غلاموں کو آزاد فرمایا۔

ان آزاد ہونے والے غلاموں میں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ لیکن آپؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قدر لگاؤ تھا کہ آپ نے آزاد ہونے سے انکار کردیا اور آپؐ کے ساتھ رہنا ہی پسند فرمایا۔

حضرت زیدؓ کو بچپن میں ڈاکوؤں نے اٹھا لیا تھا۔ آخر کار آپؓ کے والد اور چچا آپ کو ڈھونڈتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے۔ لیکن حضرت زیدؓ نے ان کے ساتھ جانے سے انکار کردیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہونا پسند نہیں فرمایا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ جاکر یہ اعلان کیا کہ آج سے زیدؓ میرا بیٹا ہے۔ آپؐ کی اس محبت کو دیکھ کو حضرت زیدؓ کے والد صاحب بھی مطمئن ہوکر لوٹے۔

اس کے بعد آپؓ کو زید بن محمد کہا جانے لگا۔ لیکن جب قرآنِ کریم کی آیت نازل ہوئی کہ ہر ایک کو اس کے اصل باپ کے نام سے پکارا جانا چاہیئے تو آپؓ کو پھر زید بن حارثہؓ کہا جانے لگا۔ آپ وہ واحد صحابی ہیں جن کا قرآنِ کریم میں نام سے ذکر موجود ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت زیدؓ کی باہمی محبت کے بہت سارے واقعات اور احادیث پیش فرمائیں۔ آپؓ ان لوگوں میں سے تھے جو سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔ آپؓ مختلف مواقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ مثلاً طائف کے واقعہ کے دوران آپؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع کی کوشش میں آپؓ بھی پتھر لگنے کی وجہ سے زخمی ہوئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؓ سے بے انتہا محبت کرتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ ذکر ملتا ہے کہ آپؓ کے زمانہ خلافت میں حضرت اسامہ بن زیدؓ کا وظیفہ حضرت عمر رضی اللہ کے بیٹے سے زیادہ تھا۔ آپؓ کے بیٹے نے جب اس کی وجہ پوچھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسامہؓ یعنی حضرت زیدؓ کے بیٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تم سے زیادہ پیارے تھے اور اس کا باپ یعنی حضرت زید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہارے باپ سے زیادہ پیارے تھے۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 14 جون 2019ء

مسجد بیت الفتوح، مورڈن، یوکے میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد بدری صحابہؓ کا ایمان افروز تذکرہ فرمایا:

کہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ طائف کے سفر میں موجود تھے۔ حضور انور نے سفرِ طائف کی تفصیلات بیان فرمائیں۔

مکہ کے اکثر لوگوں نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کا انکار کردیا تو آپؐ نے فیصلہ کیا کہ مکہ کے ساتھ دوسرے بڑے شہر یعنی طائف میں جاکر توحید کا پیغام پھیلایا جائے۔ آپؐ نے دس دن اس شہر میں قیام فرمایا اور مختلف لوگوں اور رؤساء کو مل کر توحید کا پیغام دیا۔

ان لوگوں نے بھی انکار کیا۔ بلکہ ان کے ایک رئیس نے نہ صرف انکار کیا بلکہ آپ کی سخت دشمنی میں بعض نوجوانوں کو آپؐ کے پیچھے لگا دیا جن کے پتھر مارنے کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اورحضرت زید بن حارثہؓ زخمی ہو گئے۔

آخرکار آپؐ نے طائف سے تین میل باہر ایک باغ میں پناہ لی اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا مانگی کہ تو ہی ہمارا حقیقی مولا اور مددگار ہے۔ وہاں ایک عیسائی غلام نے آپؐ کو کچھ انگور پیش کئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جان کر کہ یہ غلام حضرت یونس علیہ السلام کے شہر نینوا سے تھا اس کو تبلیغ فرمائی۔ وہ غلام آپؐ سے اس قدر متاثر ہوا کہ اس نے آپؐ کے ہاتھ چومے۔ چنانچہ اس مشکل وقت میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ کے کام کو نہیں چھوڑا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی حضرت امِ ایمن رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تفصیلات بیان فرمائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت امِ ایمن رضی اللہ عنہا کے ساتھ بہت پیار کا تعلق تھا۔ اس شادی سے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی۔

حضرت امِ ایمن رضی اللہ عنہا کا عشقِ اسلام اور آپؐ کے مرتبہ کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہوئی تو آپؓ رو رہی تھیں تو کسی نے پوچھا کہ آپ کیوں روتی ہیں۔ حضرت امِ ایمن نے فرمایا کہ میں یہ تو جانتی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا جائیں گے لیکن میں اس وجہ سے رو رہی ہوں کہ آپؐ کی وفات کے بعد ان تازہ وحی کا سلسلہ بھی بند ہو گیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ عنہا کی ایک شادی اپنی پھوپھی کی بیٹی حضرت زینب بن جحش رضی اللہ عنہا سے کروائی۔ لیکن یہ شادی بہت زیادہ دیر تک نہیں چل سکی اور تقریباً ایک سال بعد ان کی علیحدگی ہو گئی۔

اس علیحدگی کی وجہ یہ تھی کہ حضرت زینبؓ باوجود ایک نیک خاتون ہونے کے اپنے دل میں اپنے خاندان کی بڑائی کا احساس رکھتی تھیں اور حضرت زیدؓ ایک آزاد کردہ غلام تھے۔ جب حضرت زیدؓ نے طلاق کی خواہش کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کو منع کیا اور فرمایا کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اپنی شادی کو نبھانے کی کوشش کرو۔

اس کی وجہ یہ تھی کہ اسلام میں طلاق کو صرف انتہائی حالات میں استعمال میں لانا چاہئے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ **ابغض الحلالِ عند اللہِ الطلاق** کہ حلال امور میں اللہ کی نظر میں سب سے زیادہ بری بات طلاق ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام تر کوششوں کے باوجود یہ شادی کامیاب نہ ہو سکی۔ اس طلاق کے بعد خدا تعالیٰ کی وحی کے مدِ نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود حضرت زینب سے نکاح کر لیا۔ اس سے عربوں کی اس غلط روایت کو بھی ختم کر دیا گیا کہ منہ بولے بیٹوں سے شادی کرنا بالکل غلط ہے۔

اس شادی پر بہت سے اعتراض کئے جاتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس معاملہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہرگز کوئی ذاتی خواہش موجود نہ تھی۔ حضور انور نے اس کے متعلق تمام تفصیلات بیان فرمائیں۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 21 جون 2019ء

مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، سرے، یوکے میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد بدری صحابہؓ کا ایمان افروز تذکرہ فرمایا:

کہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی شادی حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہوئی۔ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا بہت ہی نیک اور تقویٰ شعار خاتون تھیں اور نیکیوں میں بڑھی ہوئی تھیں۔

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں سے فرمایا کہ تم میں سے جو سب سے زیادہ لمبے ہاتھ والی ہے وہ سب سے پہلے مجھ سے ملے گی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم بیویاں اپنے جسمانی ہاتھ ماپا کرتی تھیں لیکن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے پہلے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی تو ہم پر یہ راز کھلا کہ اس سے مراد صدقہ و خیرات کا ہاتھ تھا نہ کہ جسمانی ہاتھ۔

اس شادی پر مدینہ کے منافقین کی طرف سے بہت اعتراض ہوئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے منہ بولے بیٹے زید کی بیوی کو اپنے اوپر حلال کر کے گویا اپنی بہو سے شادی کی ہے۔

قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب سیرت خاتم النبیین میں فرمایا ہے کہ چونکہ اس شادی کا مقصد ہی اس رسم کو ختم کرنا تھا کہ منہ بولے بیٹوں کی مطلقہ بیویوں سے شادی حرام ہے اس لئے ایسے اعتراض سننا لازم تھا۔

حضور انور نے اس شادی پر کئے جانے والے مختلف اعتراضات اور تاریخ اسلام میں اس کے متعلق بعض غلط روایات کے ذکر کا مفصل جواب پیش فرمایا۔ بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ گویا حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے حسن سے متاثر ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے شادی کا ارادہ کیا لیکن حالات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ایسے اعتراضات بالکل جھوٹے ہیں۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ مدینہ کے اس زمانہ میں بہت سے منافقین اور دشمنانِ اسلام بہت سی غلط خبروں کو پھیلا کر مسلمانوں میں فساد اور بے چینی پھیلانے کی کوشش کرتے تھے اور ایسی متعدد روایات اسلامی تاریخ میں موجود ہیں۔

بعض معترضین مثلاً ولیم میور یہ اعتراض کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ شادیاں گویا آپؐ نفسانی خواہشات کی وجہ سے تھیں۔ نعوذ باللہ من ذٰلک۔ یہ سراسر جھوٹا اعتراض ہے۔ مکہ والوں نے تو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پیشکش کی تھی کہ اگر آپؐ ہمارے دین کو برا بھلا نہ کہیں تو آپؐ جس عورت سے چاہیں شادی کر لیں۔ لیکن چونکہ آپ کی غرض تو توحید کا قیام تھا اس لئے آپؐ نے ان کی دولت اور خوبصورت عورتوں کی پیشکش کو رد فرمایا۔

25 سال کی عمر میں ایک 40 سالہ خاتون سے شادی کی اور پھر 50 سال کی عمر تک اس رشتہ کو احسن طریق سے نبھایا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد 55 سال کی عمر تک آپ صرف حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ رہے جو ایک ادھیڑ عمر کی بیوہ تھیں۔

گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سے زیادہ شادیاں آپؐ کی کسی خواہش کی وجہ سے نہ تھیں بلکہ ان کے تحت اور حکمتیں تھیں۔ مثلاً آپؐ نے بعض شادیاں اسلام کی تبلیغ اور مسلمانوں کی تربیت کے لئے کیں۔

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ذکر کے تسلسل میں حضورِ انور نے فرمایا کہ گویا آپؓ ایک آزاد کردہ غلام تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو متعدد بار اسلامی لشکروں کا امیر مقرر فرمایا اور اسی طرح آپؓ کی وفات کے بعد آپؓ کے بیٹے حضرت اسامہ بن زیدؓ کو یہ شرف بخشا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو اس بات کی تربیت دی کہ اسلامی تعلیمات کے مطابق ایک غلام ہونا یا ایک غلام کے بیٹے ہونا کسی رنگ میں بھی کسی شخص کی ترقی میں رکاوٹ نہیں ہو سکتا۔ حقیقی رتبہ اور عزت صرف اور صرف نیکی اور تقویٰ سے ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مریم سلمان صاحبہ بنت مبارک احمد صدیقی صاحب کی نمازِ جنازہ کا اعلان فرمایا۔ آپ کچھ دن کی بیماری کے بعد وفات پا گئیں۔ آپ کے لواحقین میں آپ کے خاوند اور آپ کی دو بیٹیاں ہیں۔ آپ بہت ملنسار، نیک خاتون اور خلافت سے گہرا تعلق رکھنے والی تھیں۔ آپ نے بطور سیکرٹری نومبائع جماعت کی عمدہ خدمت سرانجام دیں۔ آپ کے والد صاحب کہتے ہیں کہ وفات سے دو دن قبل میں نے کہا کہ تمہاری بیماری کی وجہ سے میں مجلسِ شوریٰ سے معذرت کی اجازت لے لیتا ہوں۔ لیکن مریم صاحبہ نے اپنے والد سے کہا کہ آپ نے میری وجہ سے جماعت کے کسی پروگرام سے غیر حاضر نہیں رہنا۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے اور مغفرت کا سلوک فرمائے۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 28 جون 2019ء

مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، سرے، یوکے میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد بدری صحابہؓ کا ایمان افروز تذکرہ فرمایا:

کہ حضرت زید بن حارث رضی اللہ تعالیٰ کے حوالہ سے بعض اور واقعات بیان کروں گا۔ چنانچہ حضورِ انور نے ان بعض سریہ اور مہموں کا ذکر فرمایا جن میں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر مقرر کر کے بھجوایا۔

یہ تمام جنگیں اور مہمات کی وجہ یہ تھی کہ دشمنانِ اسلام جو مختلف جگہوں پر مسلمانوں پر حملہ کی تدبیر کر رہے تھے ان کو روکا جائے۔ مثلاً مکہ کے بہت سے گروہ کاروبار کے لئے شام جایا کرتے تھے لیکن جہاں سے بھی وہ گزرتے تھے وہ مختلف قبائل کو مسلمانوں کے خلاف اُکساتے تھے اور مسلمانوں پر حملہ کی ترغیب دلاتے تھے۔

حضورِ انور نے جنگِ موتہ کا تفصیلاً ذکر فرمایا جس کے لئے آپؐ نے حضرت زیدؓ کو امیر مقرر فرمایا۔ پھر فرمایا کہ اگر وہ شہید ہو جائیں تو حضرت جعفرؓ امیر ہوں گے اور اگر وہ شہید ہو جائیں تو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ امیر ہوں گے۔ اس جنگ میں ایک ایک کر کے یہ تینوں امیر شہید ہوئے اور پھر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کی کمانڈ سنبھال کر مسلم لشکر کو واپس لے آئے۔

حضورِ انور نے شہید ہونے والوں کی بہادری کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تینوں شہید ہونے والے امراء کے لئے مغفرت کی دعا فرمائی اور شدید غم کا اظہار فرمایا۔

ایک مرتبہ جب ایک صحابی نے آپؐ کو روتے ہوئے دیکھ کر تعجب کا اظہار فرمایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ایک محبوب کی اپنے محبوب سے محبت کی وجہ سے ہے۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے بیٹے حضرت اسامہؓ سے نہایت شفقت کا سلوک فرمایا۔

جنگِ موتہ کے بدلہ کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو لشکر تیار فرمایا اس کے امیر حضرت زیدؓ کے بیٹے حضرت اسامہؓ کو مقرر فرمایا۔ اس وقت آپ کی عمر صرف سترہ سال سے بیس سال تھی جس کی وجہ سے بعض لوگوں نے اعتراض بھی کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب اس کا علم ہوا تو آپؐ نے ناراضگی کا احساس فرمایا اور فرمایا کہ اس سے قبل اس کے باپ کی امارت پر بھی تم نے اعتراض کیا تھا۔ خدا کی قسم، وہ بھی امامت کا اہل تھا اور اسامہؓ بھی امامت کا اہل ہے۔ پس اس کے لئے خیر کی دعا کرو کہ یہ تم میں سے بہترین لوگوں میں سے ہے۔

اس لشکر کے جانے سے قبل ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہو گئی اور عرب کی حالت خطرناک ہو گئی۔ اس کی وجہ سے بعض لوگوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اس لشکر کو نہ بھیجنے کا مشورہ دیا لیکن آپؓ نے انکار کر دیا اور فرمایا کہ خدا کی قسم! اگر مجھے یقین ہو کہ درندے مدینہ میں آ کر میرا جسم نوچ لیں گے۔ تب بھی میں اسامہؓ کے اس لشکر کو ضرور روانہ کروں گا، جسے بھجوانے کے لئے خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا۔ حضرت ابو بکرؓ نے اس لشکر کو خود شہر کے باہر جا کر روانہ فرمایا۔

اللہ تعالیٰ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور آپ کے بیٹے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے درجات بلند کرتا چلا جائے۔

آخر میں حضورِ انور دو نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔ پہلا جنازہ مکرم مولانا صدیق آدم دنبیا صاحب کا تھا۔ آئیوری کوسٹ کے مبلغ تھے۔ 14 جون کو وفات پائی۔ تیس سال سے زائد عرصہ مغربی افریقہ کے مختلف ممالک بطور مبلغ سلسلہ خدمت کی توفیق ملی۔

دوسرا جنازہ مکرم میاں غلام مصطفیٰ صاحب میرک ضلع اوکاڑہ کا تھا۔ 24 جون کو 83 سال کی عمر میں وفات پائی۔ تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

مناجات بدرگاہِ قاضی حاجات

مکرم پروفیسر محمد اسلم صابرؔ صاحب

یا رب! مجھے اب شوکتِ اسلام دکھا دے
پچھلوں کو اٹھا کر ذرا پہلوں سے ملا دے

کج فہمی و کم نظری ملّا سے بچا کر
اس امّتِ مرحومہ کی عظمت کو بڑھا دے

ہے نور علیٰ نور مِرا شاہِ مدینہ
ہر دل میں اُسی نور کی اک جوت جگا دے

ہے شمعِ خلافت بھی ہدایت کا وسیلہ
بھٹکے ہوئے راہی کو خدا اس کا پتا دے

اس دور میں وہ دے کہ جو پہلے نہ دیا تھا
یوں حضرتِ مسرور کو مسرور بنا دے

یہ قافلہ سالار بڑھے آگے ہی آگے
تعظیم کو ہر شاہ سرِ خود کو جھکا دے

کرنے لگے انسانوں سے انسان محبت
ہر بغض کی ہر کینہ کی دیوار گرا دے

اک رنگ نیا بھر دے جہانِ تگ و دو میں
جو نقشِ کہن آئے نظر اس کو مٹا دے

یا رب! ترے پیغامِ محبت کو کروں عام
ہر احمدی سینے میں یہی آگ لگا دے

صابرؔ بھی خلافت کا ہے اک ادنیٰ سا چاکر
مولیٰ اسے بس دولتِ اخلاص و وفا دے

جلسہ سالانہ کی اہمیت اور برکات کے بارہ میں اہم ضروری ہدایت

مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مورخہ 5 جولائی 2019ء برموقع جلسہ سالانہ کینیڈا

جلسہ سالانہ کے آداب

جلسہ کی کامیابی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ درود شریف کا ورد کرتے رہیں اور تسبیح وتحمید میں وقت صرف کریں۔ تمام شاملین جلسہ کی سفر میں سلامتی کے لئے دعائیں کریں۔ احباب جماعت کو اس موقع سے فائدہ اٹھا کر ایمان وروحانیت میں ترقی کی کوشش کرنی چاہیئے اور دیگر احباب جماعت سے مل کر تعلقات اور روابط بڑھانے چاہئیں۔ نیز جماعت میں شامل ہونے والے نومبائعین کو جماعت میں خوش آمدید اور فوت ہو جانے والے احباب کو دعاؤں میں یاد رکھنا چاہیئے۔

جلسہ کے دنوں میں مساجد اور نماز سنٹر میں نمازِ تہجد کا انتظام کیا گیا ہے۔ تمام احباب جماعت کو اس میں شامل ہونا چاہیئے۔ نماز باجماعت اور وقت پر ادا کریں۔ اور جب نماز کے لئے تشریف لائیں تو مسجد کے آداب کو ملحوظ رکھیں۔

جلسہ کی کارروائی کے دوران گفتگو سے اجتناب کریں۔ خود بھی توجہ سے سنیں اور دوسروں کو بھی سننے دیں۔ جلسہ کی کارروائی کے دوران حلقوں میں بیٹھ کر دوست احباب کے ساتھ گفتگو نہ کریں۔ وقار کے ساتھ قطاروں میں بیٹھیں ۔ جلسہ کی کارروائی کے دوران کھانے کے ہال یا بازار میں جانے سے اجتناب کریں۔ براہ مہربانی اس ضمن میں جلسہ کے وقار کو برقرار رکھنے کے لئے شعبہ نظم وضبط کے رضا کاروں سے بھرپور تعاون کریں۔

نظم وضبط

جلسہ کے دوران مردوں کو غض بصر سے کام لینا چاہیئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ عورتوں کو روحانی امور پر خاص توجہ دیتے ہوئے پردہ کا خاص خیال رکھنا چاہیئے اور ظاہری خوبصورتی پر روحانی خوبصورتی کو ترجیح دینی چاہیئے۔ تا کہ وہ غیر از جماعت احباب کے لئے نمونہ ہوں۔

مردوں کو چاہیئے کہ عورتوں کی جلسہ گاہ کے سامنے نہ کھڑے ہوں۔ احباب کو چاہیئے کہ گھر والوں کے ساتھ پہلے ہی فیصلہ کر لیں کہ جلسہ کے بعد گھر کے افراد کہاں ملیں گے تا کہ نامناسب جگہوں پر انتظار نہ کرنا پڑے۔

تمام احباب اور خاص طور پر رضا کار اس بات کا خیال رکھیں کہ وہ خاموش تبلیغ کر رہے ہوتے ہیں۔ ہماری حرکات وسکنات کو غیر از جماعت احباب بغور دیکھ رہے ہوتے ہیں اور یہ ان کے جماعت کے قریب آنے کا باعث اور ان کے دور ہونے کا باعث بھی ہو سکتے ہیں۔

جلسہ کے رضا کاروں کے ساتھ تعاون کریں اور جہاں وہ نشاندہی کریں وہاں گاڑی کھڑی کریں۔ حفاظت کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کوئی مشکوک شخص یا کوئی مشکوک کام دیکھیں تو فوراً متعلقہ رضا کاروں کو مطلع کریں۔ تمام شاملین جلسہ کو اس بارہ میں ہوشیار رہنا چاہیئے۔ کھانے کے لئے اور واش روم کے استعمال کے لئے مناسب طریق پر لائن لگائیں۔ اور اگر کسی معمر شخص کو ضرورت ہو تو ان کو آگے جانے دیں اور صبر وتحمل کا مظاہرہ کریں۔

براہ کرم یہ بات یقینی بنائیں کہ جلسہ سالانہ کے تمام پروگراموں کے دوران آپ کے موبائل فون یا تو بند ہوں یا پھر Silent کر دیں اور جلسہ کی کارائی کے دوران اس کا استعمال بھی نہ کریں سوائے ان رضا کاروں کے جو جلسہ کے کاموں کو سرانجام دینے کے لئے فون استعمال کرتے ہیں۔

اسلامی تعلیم کے مطابق جب مہمان کرام سٹیج پر خطاب کے لئے آئیں تو تالیاں نہ بجائیں بلکہ ہماری روایات کے مطابق نعرے لگانے چاہئیں ۔ ان نعرہ جات کے لئے بھی سٹیج سے ہی مرکزی انتظام کیا گیا ہے۔ اس لئے ذاتی طور پر احباب نعرے نہ لگائیں اور اس مرکزی انتظام کے تحت نعروں میں شامل ہوں اور جوش وخروش سے نعروں کا جواب دیں۔

اسلامی تعلیم کے مطابق مرد وخواتین آپس میں ہاتھ نہ ملائیں۔ اس امر کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں ۔ اسی طرح جلسہ پر آنے والے غیر از جماعت مہمانان کرام کو ملتے وقت بھی اس کا خیال رکھیں۔

لوگوں سے مسکرا کر ملیں اور شاملین جلسہ سے شائستگی سے پیش آئیں۔ بڑوں سے تمیز سے ملیں اور چھوٹوں سے شفقت کا سلوک کریں۔ اپنے بچوں کے رویے کا خاص خیال رکھیں۔ کارکنان کی ہدایات پر صبر وتحمل کے ساتھ عمل کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ جلسہ ایک بابرکت موقع ہے اور اس موقع پر ہمیں بھائی چارہ کو فروغ دینا چاہیئے اور اسلامی تعلیم کو فروغ دیتے ہوئے السلام علیکم کہنا چاہیئے۔ حضور انور نے یہ بھی فرمایا کہ سب کو سلام کرنا چاہیئے، بے شک آپ واقف ہوں یا ناواقف ہوں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا ہی خوب ہو اگر وہ جنہوں نے کسی اختلاف کی وجہ سے آپس میں تعلقات ختم کر دیئے ہوں وہ بھی اپنے اختلافات کو ختم کرتے ہوئے بھائی چارہ کو فروغ دیں۔

نظافت کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: اپنے ماحول کو صاف رکھیں ۔ یہ نہیں کہ کوئی رضا کار آ کر صفائی کر دے گا، اگر تھوڑی بہت صفائی کی ضرورت ہو تو خود کر لینی چاہیئے کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ صفائی نصف ایمان ہے۔

مہمانوں کو یہ بھی مدنظر رکھنا چاہیئے کہ سارا عارضی انتظام ہوتا ہے۔ کارکنان بڑی محنت سے خدمت بجا لاتے ہیں۔ لیکن اگر بعض جگہ کہیں کمی یا کوئی خامی رہ جائے تو اس کو برداشت کریں۔ مہمان بھی اگر کہیں کوتاہی دیکھیں تو نرمی سے توجہ دلا دیں۔ کسی قسم کا غصہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اتنے وسیع انتظامات ہوتے ہیں، تھوڑی بہت کمیاں رہ جاتی ہیں وہ برداشت کرنی چاہئیں اور صرف نظر کرنی چاہیئے۔ غصہ کو دبانے کا بھی ایک ثواب ہے۔

(باقی صفحہ 33)

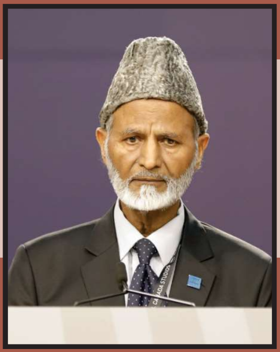

خلافت: خوف کو امن میں بدلنے کا ذریعہ

افتتاحی خطاب محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

خلافت: خوف کو امن میں بدلنے کا ذریعہ

معزز احباب وخواتین! تشھد اور سورۃ الفاتحہ کے بعد میں نے آیت استخلاف سورۃ النور، آیت نمبر 56 کی تلاوت کی ہے جس کا ترجمہ یہ ہے:

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کے لئے ان کے دین کو، جو اس نے ان کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

سن 633 عیسوی تھا اور فتح مکہ کو ابھی چند ماہ ہی گزرے تھے کہ ایک ایسا واقعہ ہوا جس نے مسلمانوں کے جسم وروح کو سرتا پا ہلا کر رکھ دیا تھا اور وہ واقعہ تھا مومنوں کی محبوب ترین شخصیت نبی اکرم ﷺ کے وصال کا۔ اس شدید صدمے نے بعض مومنین کے ذہنوں کو ماؤف کر کے رکھ دیا اور وہ اس جانکاہ خبر کو قبول کرنے کو ہی تیار نہیں تھے۔

اس اندوہناک صدمہ پر مومنین کے جذبات کا اظہار دربار نبوی ﷺ کے شاعر حضرت حسانؓ نے ان الفاظ میں کیا: اے میرے آقا! تو میری آنکھ کی پتلی تھی۔ تیرے وصال نے مجھے اندھا کر دیا ہے، اب جو چاہے مرے۔ مجھے تو تیرے ہی بچھڑنے کا ڈر تھا۔

حضرت عمرؓ بھی ان لوگوں میں سے ایک تھے جو رسول اللہ ﷺ کی وفات کی خبر کو ماننے کو تیار نہیں تھے۔ بلکہ انہوں نے تو برملا کہنا شروع کر دیا کہ وہ ایسے شخص کا سر قلم کر دیں گے جو یہ کہے گا کہ نبی اکرم ﷺ فوت ہو گئے ہیں۔ گویا ایک تلاطم خیز منظر تھا جس نے مومنوں کو ایک سخت اضطراب میں مبتلا کر دیا تھا۔

اس عظیم صدمہ، غم، بے یقینی اور خوف کی حالت میں حضرت ابوبکر صدیقؓ سراپہ استقامت اور کامل ہوش مندی کے ساتھ مومنین کے پاس آئے اور قرآن مجید کی آل عمران کی 145 نمبر کی یہ آیت تلاوت کی:

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا ؕ وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ○

یعنی اور محمدؐ نہیں ہے مگر ایک رسول۔ یقیناً اس سے پہلے رسول گزر چکے ہیں۔ پس کیا اگر یہ بھی وفات پا جائے یا قتل ہو جائے تو تم اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے؟ اور جو بھی اپنی ایڑیوں کے بل پھر جائے گا تو وہ ہرگز اللہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ اور اللہ یقیناً شکر گزاروں کو جزا دے گا۔

اور پھر انہوں نے یہ ناقابل فراموش اور تاریخ ساز الفاظ ارشاد فرمائے:

اے لوگو! تم میں سے جو کوئی محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا تو وہ جان لے کہ محمد ﷺ فوت ہو چکے ہیں اور جو کوئی اللہ کی عبادت کرتا تھا تو وہ جان لے کہ اللہ زندہ ہے اور کبھی نہیں مرے گا۔

(صحیح بخاری۔ کتاب المناقب، باب مناقب ابوبکرؓ)

رسول اللہ ﷺ کے سب سے قریبی رفیق اور اسلام کے سب سے پہلے خلیفہ حضرت ابوبکرؓ کے ان پُر حکمت الفاظ اور ان کے پیچھے رفاقتِ نبوت سے حاصل ہونے والی ایمانی قوت نے مسلمانوں کے اضطراب کو اطمینان میں بدل دیا۔ ان کا نبوت سے محرومی کا احساس حکمتِ الٰہی کے تحت خلافت کے ذریعہ ایک طاقت اور راحت وسکون میں بدل گیا اور مومنین کے لئے گویا خلافت کے رنگ میں ایک نئی سحر طلوع ہوئی۔

اسلامی تاریخ میں یہ سب سے پہلا وقت تھا جب خلافت کے ذریعہ ایک خوف کو مکمل امن میں بدلتے ہوئے سب نے دیکھا۔ یقیناً یہی خلافت حقہ کی سب سے بڑی امتیازی شان اور پہچان ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ خوف کی حالت کو امن میں بدل دیتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ اسلام کی نشاۃ اولیٰ کے بعد اللہ تعالیٰ نشاۃ ثانیہ میں بھی مسلمانوں کو خلافت علی منہاج النبوۃ کے انعام سے سرفراز فرمائے گا جو قیامت تک رہنے والی ہوگی اور اسی کے ذریعہ اسلام کا تمام ادیان پر غلبہ ہوگا۔

آج دنیا بھر میں جہاں بھی نظر دوڑا کر دیکھیں، تو سوائے خلافتِ احمدیہ حقہ کے کوئی دوسری خلافت نہیں جو رسول اللہ ﷺ کی اس پیشگوئی کو پورا کرنے والی ہو۔

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لئے خلافت کا وعدہ دو شرائط سے مشروط رکھا ہے کہ وہ ایمان پر قائم ہوں اور اعمال صالحہ بجالائیں۔ خلافتِ احمدیہ ایک سو دس سال سے بھی زائد عرصہ سے دنیا میں قائم ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے خلافتِ احمدیہ کی یہ تائید اس بات کا ثبوت ہے کہ من حیث الجماعت جماعت احمدیہ کے ایمان اور اعمالِ صالحہ کو خدا تعالیٰ کی اعلیٰ درجہ کی خوشنودی حاصل ہے۔

اس دوران مخالفتوں اور آزمائشوں کے ایسے ایسے تلاطم خیز طوفان آئے کہ جن سے بظاہر جماعت کا وجود مٹتا نظر آتا تھا۔ لیکن ہر پُر آزمائش دور میں خلافت جماعت کے لئے ایک ڈھال بن گئی اور خوف کا ہر لحہ امن میں بدلتا چلا گیا۔

26 مئی 1908ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال جماعت کے لئے ایک زلزلہ عظیمہ تھا۔ یہی وہ دن تھا جس کا مخالفین شدت سے انتظار کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ جس دن مرزا غلام احمد کا انتقال ہوا اسی دن اس جماعت کا شیرازہ بکھر جائے گا۔ اور یقیناً ایسا ہی ہوتا، اگر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ خلافتِ احمدیہ کے ذریعہ جماعت کو تھام نہ لیتا۔

اس ناقابل بیان صدمہ کے وقت 27 مئی 1908ء کو اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مولوی الحاج حکیم نورالدینؓ کو منصب خلافت پر متمکن فرما کر جماعت کو فوری طور پر سنبھالا۔ مومنین نے کوئی لحہ ضائع کئے بغیر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے ہاتھ پر بیعت کر کے ایک روحانی سربراہ اور جادہ حق پر مسلسل آگے بڑھتے چلے جانے والا مثلِ صدیق راہنما پالیا۔ اور جماعت ایک مرتبہ پھر متحد

ہوکر اسی عزم وطاقت کے ساتھ اسی سمت رواں دواں ہوگئی جس پر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے چھوڑا تھا اور گو حضور علیہ السلام تو ہم سے جدا ہو گئے لیکن خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کی بنیاد رکھی جا چکی تھی۔ چنانچہ جماعت اپنے آغاز ہی میں خلافت کے ذریعہ خوف سے امن کی حالت میں آ گئی۔

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کا باون سالہ تاریخ ساز دورِ خلافت مخالفین کی طرف سے پیدا کی جانے والی شورشوں سے پُر تھا۔ انسانی تاریخ نے ایسا متحرک دور پہلے کبھی نہ دیکھا تھا اور جماعت کے لئے بھی یہ سیمابی دور تھا جس میں جماعت کو بہت سے ہولناک حالات کا سامنا کرنا پڑا۔

1934ء میں تحریک احرار کی صورت میں جماعت کو ایک بہت بڑے خطرے کا سامنا کرنا پڑا، احرار کا مقصد جماعت کو ہر ممکن طریقہ سے صفحۂ ہستی سے مٹا دینا تھا۔ احرار کو نہ صرف عام المسلمین کی حمایت حاصل تھی بلکہ برطانوی نوکر شاہی سے لے کر گورنر پنجاب احرار کی پشت پناہی کر رہے تھے۔

احرار نے اس وقت یہ نعرہ بلند کیا کہ وہ قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔

حضرت مصلح موعودؓ کی صدرِ احرار چوہدری فضل حق سے ملاقات ہوئی تو چوہدری فضل حق نے کہا کہ احرار جماعت احمدیہ کو مکمل طور پر تباہ کر دینے کا عزم کر چکے ہیں۔ اس پر حضورؓ نے پُر شوکت الفاظ میں انہیں جواب دیا کہ جماعت احمدیہ الٰہی بنیادوں پر قائم ہے اور کوئی تنظیم یا تنظیموں کا مجموعہ تو دُور کی بات ہے کوئی حکومت بھی جماعت کو ختم نہیں کر سکتی۔

چنانچہ تین سال تک جماعت احرار نے جماعت احمدیہ کو نیست و نابود کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا اور یوں لگتا تھا جیسے ملک کی ساری آبادی ان کی ہمنوا اور حامی ہے۔

لیکن خلافت کی تائید میں خدا تعالیٰ کی شان دیکھئے!

اس وقت جب کہ احرار کا یہ فتنہ عروج پر تھا حضورؓ نے اپنے ایک خطبہ میں یہ عظیم الشان اور پُر شوکت اعلان فرمایا کہ میں زمین کو احرار کے پاؤں کے نیچے سے سرکتا ہوا دیکھ رہا ہوں۔

اس کے بعد پے در پے ایسے واقعات رونما ہوئے جن کے ذریعہ تحریک احرار بڑی تیزی کے ساتھ زوال پذیر ہونے لگی اور وہ جو ایک الٰہی جماعت کو ختم کرنے اٹھے تھے ایک حقیر گروہ بن کر رہ گئے۔

ایک غیر معمولی برکت جو ان تمام واقعات کے نتیجے میں جماعت کو حاصل ہوئی وہ تحریکِ جدید کا قیام تھا۔ احراریوں نے تو سوچا تھا کہ وہ جماعت کو قادیان سے مٹا دیں گے لیکن اللہ تعالیٰ نے عین اسی وقت حضرت مصلح موعودؓ کو تحریک جدید کی سکیم القا فرمائی جو جماعت کو ساری دنیا میں پھیلا دینے کے لئے تھی۔

حضرات! ذرا غور کریں کہ ایک ہی وقت میں دو تحریکیں اٹھتی ہیں۔ ایک جماعت احمدیہ کو ختم کرنے کے لئے اور ایک اسلام کے پیغام کو دنیا بھر میں پھیلانے کے لئے۔ وہ جو خوف پھیلانا چاہتے تھے وہ تو ختم ہو گئے۔ اور اللہ کی تائید یافتہ جماعت خلافت کی راہنمائی میں ساری دنیا میں پھیل گئی۔ یہ ہے خدائی وعدوں کی تکمیل جس سے ہر قسم کے خوف امن میں بدل جاتے ہیں!

اسی تحریک جدید کی بدولت جماعت اس وقت دو سو سے زائد ممالک میں پھیل چکی ہے اور کینیڈا سمیت دنیا بھر میں بیرونی مشنز قائم ہو چکے ہیں۔ احرار نے 1934ء میں احمدیہ جماعت پر جو خوف مسلط کرنا چاہا تھا وہ امن میں بدل کر ہمیں یہاں تک لے آیا کہ آج ہزاروں احمدی کینیڈا جیسے عظیم الشان ملک میں آزادی سے اپنے دین پر عمل کرتے اور اس کی تبلیغ کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ یہ ہیں خلافت کی برکات جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ہمارے خوف کو امن میں بدل دیتا ہے۔

تمہیں مٹانے کا زعم لے کر اٹھے ہیں جو خاک کے بگولے
خدا اڑا دے گا خاک اُن کی کرے گا رسوائے عام کہنا
(کلامِ طاہرؒ صفحہ 27)

حضورؒ نے فرمایا کہ دشمن تو ہمیں نیست و نابود کرنے کے ارادہ سے اٹھا ہے لیکن اس کے بالمقابل ہم یہ ارادہ کر کے اٹھے ہیں کہ ہم جماعت کو دنیا بھر میں زمین کے کناروں تک پھیلا دیں گے۔

دیکھیں یہ معجزہ کیسے رونما ہوا۔ آج دنیا بھر کے سربراہانِ مملکت جماعت احمدیہ کے نام سے واقف ہیں اور عزت و احترام سے اس کا ذکر کرتے ہیں۔ اس طرح خدا تعالیٰ خلافت کے ذریعہ خوف کو امن میں بدل دیتا ہے۔

حضرات! معاندین احمدیت کی بدبختی کا عالم مشاہدہ فرمائیے! کہ دشمنانِ احمدیت کی ایسی عبرت ناک ہزیمت کے باوجود 21 سال بعد پھر ایک اور نہایت زہریلی چال ان کی طرف سے چلائی گئی۔ اور اس دفعہ حکومت پاکستان ان کی حلیف تھی۔

1974ء کا موسم گرما تھا اور خاکسار اس وقت پاکستان میں موجود تھا اور یقیناً آج اس جلسہ کے شاملین میں سے بھی بہتوں نے یہ وقت دیکھا ہوگا۔

29 مئی 1974ء کو جماعت کے خلاف ایک ایسا ہولناک مخالفت کا سمندر ٹوٹ پڑا کہ سڑکوں پر جلوس اور ہجوم امڈ آئے۔ احمدیہ مساجد نذرِ آتش کی گئیں، احمدیوں کے کاروبار کو تباہ کر دیا گیا، معصوم احمدی احباب کے خون کی ہولی کھیلی گئی۔ سارا ملک احمدیوں کے خلاف اٹھ کھڑا ہوا اور چُن چُن کر اُنہیں نشانہ بنایا جانے لگا اور زمین اپنی ساری وسعت کے باوجود پاکستان کے احمدیوں کے لئے تنگ ہو گئی۔ اس خوف و دہشت کی فضا میں یہ جاننا مشکل تھا کہ ہر آنے والی صبح کون سی بری خبر لے کر طلوع ہوگی۔ غالباً یہ جماعت کو پیش آنے والی شدید ترین صورت حال تھی۔

خوف کا ہولناک چہرہ ایک بار پھر خدا کی اس پیاری جماعت کے سامنے آ گیا۔ اس دفعہ حکومت پاکستان احمدیوں کو دائرہ اسلام سے خارج کرنے کے لئے تیار تھی۔ یہ ایک ایسا قدم تھا جو کسی بھی ملک کی حکومت نے اپنی کسی اقلیت کے خلاف کبھی نہیں اٹھایا تھا۔ چہ جائے کہ حکومت پاکستان نے انصاف پسندی کا ڈرامہ رچاتے ہوئے جماعت کو اپنا موقف پیش کرنے کی دعوت دی۔ چنانچہ جماعت کا ایک پانچ رکنی وفد تیار کیا گیا جس نے پاکستان کی نیشنل اسمبلی میں نہایت معقولانہ انداز میں جماعت احمدیہ کا موقف پیش کیا۔ اس وفد کے معقول دلائل کے مقابل پر اس ظالم حکومت کے پاس کوئی علمی جواب نہ تھا۔ اس کارروائی کو مخفی رکھا گیا۔ اور اسمبلی نے نہایت بھونڈے انداز میں جماعت احمدیہ کے دلائل کا ذکر کئے بغیر اعلان کیا کہ احمدی قانون اور آئین کی رو سے مسلمان نہیں۔

بعد میں حضورؒ نے بتایا کہ ان دنوں میں حضور بمشکل چند گھڑیاں سوئے تھے۔ آپؒ کی راتیں اللہ تعالیٰ کے حضور پُرسوز دعائیں کرتے ہوئے گزرتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو اس فتنہ سے سلامتی کے ساتھ نجات دے۔ اور حضورؒ کے دن لٹے پٹے مظلوم احمدیوں کو نئے سرے سے عزم و ہمت اور مسکراہٹیں عطا کرنے میں صرف ہوتے تھے۔

آیتِ استخلاف جس کی تلاوت کی گئی ہے، اس میں خلافت کی یہی شان بیان کی گئی ہے کہ اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ مومنین کی حالت خوف کو امن سے بدل دیتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مومنین پر فتنوں اور آزمائشوں کے دور بار بار آتے رہیں گے اور ہر بار خلافت کے ذریعہ یہ تمام خوف امن میں بدلتے ہوئے مومنین کے ایمان کو مزید مضبوط کرتے چلے جائیں گے۔

حضرات! حضرت مصلح موعودؓ نے خدائے علیم و خبیر سے اطلاع پا کر اعلان کیا تھا کہ مستقبل کے کسی خلیفہ کو ایک فرعونی دشمن کا سامنا

کرنا پڑے گا۔ اور جس شان و شوکت کے ساتھ یہ الفاظ پورے ہوئے ہیں، اس پر تاریخ گواہ ہے۔

جنرل ضیاء جماعت کا ایک پکا دشمن تھا جس کا نصب العین جماعت کو ختم کرنا تھا جس کا اظہار اس نے ایک مرتبہ ان الفاظ میں کیا کہ ہم نے تہیہ کرلیا ہے کہ ہم قادیانیت کا کینسر ختم کر کے دم لیں گے۔

اندازہ لگائیں کہ جس ملک میں آپ رہ رہے ہیں اس کا سربراہ آپ کے متعلق اس طرح کا ارادہ رکھتا ہو اور پوری قوم اور ساری دنیا کے سامنے اس کا اعلان کرتا ہو تو اس سے زیادہ خطرناک صورتحال اور کیا ہوگی!

3 جون 1988ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے جنرل ضیاء سمیت دیگر تمام ائمۃ الکفر ملاؤں کو مباہلہ کا چیلنج دیا جس کے بعد دستِ قدرت سے نمودار ہونے والے حیرت انگیز واقعات کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ مباہلہ کے بعد بھی جنرل ضیاء اور ائمۃ الکفر نے حضورؒ کی تنبیہ سے فائدہ نہ اٹھاتے ہوئے جماعت مخالف سرگرمیاں جاری رکھیں۔

اِتمامِ حجت جب اپنی تکمیل کو پہنچ گئی تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ 12 اگست 1988ء میں فرعونِ وقت جنرل ضیاالحق کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ ایک مولیٰ رکھتی ہے۔ جماعت احمدیہ کا ایک مولیٰ ہے۔ اور میں تمہیں سچ سچ بتاتا ہوں کہ تمہارا کوئی مولیٰ نہیں۔ خدا کی قسم! جب ہمارا مولیٰ ہماری مدد کو آئے گا تو کوئی تمہاری مدد نہیں کرسکے گا۔ ... تم لازماً ناکام و نامراد رہو گے۔

لیکن ضیاء کی ضد اور انانیت بڑھتی چلی گئی اور وہ اور اس کے ساتھی جب ظلم سے باز نہ آئے تو موردِ غضبِ الٰہی بن گئے!

اس وارننگ کے عین 5 دنوں کے بعد اگلے خطبہ جمعہ سے پہلے ہی ضیاء اپنے سرکاری جہاز جس کی دیکھ بھال ملک کی چوٹی کی حفاظتی تنظیمیں کیا کرتی تھیں، اپنے Joint Chief of Staff کے ساتھ 10 جرنیلوں اور 2 امریکن مہمانوں کے ہمراہ سوار ہوا۔ آغازِ سفر کے 5 منٹ بعد ہی یہ جہاز جس میں پاکستانی حکومت کا خلاصہ سوار تھا، ایک دھماکے میں جل کر راکھ ہوگیا۔ اور یوں فرعونِ زمانہ فضا میں خس وخاشاک ہوکر ہمیشہ کے لئے غضبِ الٰہی کا عبرت ناک نمونہ بن گیا۔

یہ دعا ہی کا تھا معجزہ کہ عصا ساحروں کے مقابل بنا اژدھا
آج بھی دیکھنا مردِ حق کی دعا سحر کی ناگنوں کو نگل جائے گی

عصرِ بیمار کا ہے مرض لا دوا کوئی چارہ نہیں اب دعا کے سوا
اے غلام مسیح الزماں ہاتھ اٹھا موت آبھی گئی ہو تو ٹل جائے گی
(کلامِ طاہرؒ صفحہ 15)

مئی 2010ء میں جماعت کو اپنی تاریخ کے سب سے بڑے خونی حادثہ کا سامنا کرنا پڑا جب لاہور میں ہماری دو مساجد پر ہولناک حملہ کرکے 90 احمدیوں کو اس وقت بے رحمی سے شہید کردیا گیا جب وہ نمازِ جمعہ کی ادائیگی میں مصروف تھے۔

جماعت کے لئے یہ ایک تاریک وقت تھا جب اس گھپ اندھیرے میں کچھ سجھائی نہیں دیتا تھا کہ اس جانکاہ حادثہ پر کیسے اپنے ردِّعمل کا اظہار کریں، اسے کیسے برداشت کریں۔ ایسے میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی ذات ایک روشن مینار بن کر ابھری۔ آپ نے پوری جماعت کو شہداء کے لئے مسلسل دعاؤں کی تحریک فرماتے ہوئے پاکستانی احمدیوں کی حفاظت کے لئے ہدایات دیں۔ حضور نے کئی ہفتوں پر مشتمل خطبات کا ایک سلسلہ جاری فرمایا جس میں شہداء کی صفاتِ حسنہ کا ذکرِ خیر فرمایا، انہیں خراجِ عقیدت پیش فرمایا جس سے نہ صرف یہ کہ ان کے غمزدہ خاندانوں کے زخموں پر سکون واطمینان اور صبر وحوصلہ کا مرہم لگا بلکہ ان شہداء کی روحوں کو بھی جنت میں یقیناً تسکین پہنچی ہوگی۔

لیکن اس سے بھی بڑھ کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شہداء کے ایک ایک خاندان کو فون کرکے انہیں صبر، حوصلہ اور عزم واستقامت کی تلقین فرمائی۔ حضور نے ان کے دکھ کو اپنا دکھ بنالیا اور شہداء اور ان کے افرادِ خانہ کے لئے بڑے کرب کے ساتھ راتوں کو دعائیں کرتے رہے۔ پھر اس سے بھی مزید ایک قدم آگے جاکر حضور نے ان پسماندگان کی پاکستان سے باہر سکونت کا انتظام فرمایا تا کہ یہ لوگ سکون واطمینان سے باحفاظت اور بلاخوف اپنی زندگیاں بسر کرسکیں۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ان خاندانوں کے کینیڈا آنے اور بسنے کے بارے میں حضور انور نے تفصیلی ہدایات جاری فرمائیں۔ میں بیان نہیں کرسکتا کہ حضور انور کو ان کی کتنی فکر تھی۔ ایسے محسوس ہوتا تھا کہ حضور خود اپنے بچوں کی باحفاظت روانگی اور بیرون ملک قیام کا انتظام فرمارہے ہیں اور جماعت کو بار بار یہ تاکید فرمارہے ہیں کہ ان کا کس طرح خیال رکھنا ہے۔

یہ ہے خلافت اور اس طرح خدا تعالیٰ خلافت کے ذریعہ خوف کو امن میں بدلتا ہے۔

حضرات! دنیا ایٹمی جنگ کے دہانے پر کھڑی ہے۔ قوموں نے ایک دوسرے کے خلاف خوفناک الحاق بنالئے ہیں، شام، عراق، یوکرین اور کئی دوسرے ممالک میں علاقائی تنازعات دنیا کو اپنی لپیٹ میں لینے کو تیار ہیں۔ میزائلوں سے لیس روسی جنگی جہاز امریکی سرحدوں پر منڈلاتے رہتے ہیں جب کہ ماسکو نیٹو کے ایٹمی ہتھیاروں کی براہِ راست زد میں ہے۔ جنگ کے بادل گھنے ہوتے جارہے ہیں اور بہت سے لوگ جنگی نعرے بلند کررہے ہیں۔ اس تمام ہنگامہ آرائی سے بالا صرف ایک شخص دنیا کو امن کی طرف بلانے کی آواز بلند کررہا ہے۔ اور وہ ہے قدرتِ ثانیہ کا پانچواں مظہر منور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، جن کی شخصیتِ جاذبہ کے اندر ایک ایسا پُرسکون نور ہے کہ کیا احمدی اور کیا غیراز جماعت احباب، سبھی اس چشمہ مسرور سے مسرت پاتے ہیں!

اختتامی کلمات

معزز احباب وخواتین! سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے 1905ء میں پیشگوئی فرمائی تھی کہ تین سو سال کے اندر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو پوری دنیا پر غلبہ حاصل ہوجائے گا۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے یہ خبر دی تھی کہ فتح اسلام کا ایک اہم حصہ احمدیت کی دوسری صدی کے نصف تک، یعنی قیام جماعت کے دوسو سال کے اندر ظہور پذیر ہوجائے گا۔ ابتدائی طور پر ہم سمجھتے تھے کہ اس میں ابھی بہت دیر ہے لیکن آج اس دور میں جماعت کے قیام کو ایک سوتیس برس گزر چکے ہیں۔ یہ فتح اب ہم سے چند دہائیاں دور بلکہ اس سے بھی نزدیک ہے۔ عین ممکن ہے کہ ہم میں سے بہت سے لوگ جو اس ہال میں موجود ہیں ان شاءاللہ اس فتح کے عظیم الشان نظارے اپنی آنکھوں سے دیکھنے والے ہوں۔

لیکن ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ یہ کوئی آسان راستہ نہیں ہے۔ اگرچہ جماعت پہلے بھی کئی فتنوں، آزمائشوں اور تکالیف کے پُرخطر راستوں سے نہایت کامیابی، استقامت اور حوصلے کے ساتھ گزر چکی ہے اور شاید آئندہ اور بھی ایسی آزمائشیں آئیں جن سے ہماری اس وقت کی نوجوان نسل کو گزرنا پڑے۔

اس لئے اے نوجوانانِ احمدیت! یاد رہے کہ آپ جو ہمارا مستقبل ہیں، آپ سے ہمیں یہی امید ہے کہ آپ خلافتِ احمدیہ کے ساتھ ہمیشہ وفا کریں گے اور اس حبل اللہ، اس اللہ کی رسی کو ہمیشہ مضبوطی سے تھامے رکھیں گے۔ اسی میں اسلام کی بقا ہے اور اسی رسی کو تھامے ہم ان شاء اللہ العزیز اسلام کی عالمگیر فتح کا دن دیکھیں گے۔ ان شاء اللہ العزیز!

اللہ کرے کہ وہ دن جلد آئے! آمین اللّٰھم آمین!

کیا اسلامی جنگوں کا مقصد اسلام پھیلانا تھا

مکرم ڈاکٹر حبیب الرحمٰن صاحب، ریجائنا

مغربی تواریخ اور ذرائعِ ابلاغ اس بات کی تشہیر سے بھرے ہوئے ہیں کہ اسلام تلوار سے پھیلا۔ وہ اسلامی جنگوں کو اسلام کے پھیلنے کی وجہ بتاتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ اسلام کے آغاز سے ہی مسلمانوں کو مختلف جنگیں لڑنی پڑیں لیکن یہ کہنا کہ ان جنگوں کا محرک اسلام کو پھیلانا تھا یہ تو حد درجہ کے تعصب یا نادانی اور جہالت کا نتیجہ ہے۔ رسولِ کریم ﷺ کے غزوات اور سریات اور خلافتِ راشدہ کے دوران جو جنگیں لڑی گئیں ان کی وجوہات پر نظر ڈالنے سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ گو ان جنگوں کے نتیجے میں ساسانی حکومت ختم ہو گئی اور بازنطینی حکومت کا ایک بڑا حصہ اسلامی حکومت میں شامل ہو گیا ان جنگوں کے محرکات میں امن کا قیام، مملکت کا استحکام اور جارحیت اور ظلم کا خاتمہ تو نظر آتا ہے لیکن اسلام کا پھیلاؤ کبھی بھی ان جنگوں کا محرک نہیں بنا تھا۔

خلافتِ راشدہ کے بعد چونکہ ملوکیت نے اسلامی خلافت کی جگہ لے لی تھی بنوامیہ اور بنوعباس کے دور کی جنگیں اسلامی حکومتوں کی سیاسی جنگیں تو کہلائی جاسکتی ہیں لیکن اسلامی جنگیں نہیں کہلا سکتیں۔ اس لئے ان جنگوں کے محرکات کو جو بھی ہوں اسلامی تعلیم کا نتیجہ ٹھہرانا بالکل غلط ہے۔ کیا اسلامی جنگوں کا مقصد تلوار کے زور سے اسلام پھیلانا تھا۔ اس کا فیصلہ تاریخ پر نظر ڈالنے سے بآسانی ہوسکتا ہے۔

اس کے لئے ضروری ہے کہ ان وجوہ کا جائزہ لیا جائے جو اِن جنگوں کے آغاز کا باعث ہوئیں۔ اس مقصد کے لئے صرف پہلی جنگوں کے آغاز کی وجوہ کا ذکر ہی کافی ہوگا کیونکہ پہلی جنگ کے بعد کی مہمات اس پہلی جنگ میں شکست کی ہزیمت کا بدلہ لینے کے لئے لڑی جاتی ہیں اور شکست خوردہ دشمن اپنی فوج کو اسی یا کسی دوسرے جرنیل کی قیادت میں مختلف محاذوں پر بھیجتا ہے تا کہ شکست کی ہزیمت دور کی جاسکے اور مفتوح علاقوں کو واپس لیا جاسکے۔ یہی وجہ تھی کہ اسلامی افواج کو کسی ملک کے خلاف پہلی فتح کے بعد مزید معرکوں میں اس وقت تک حصہ لینا پڑا جب تک دشمن مکمل طور سے شکست خوردہ نہ ہو گیا۔

اس مقصد کے لئے جنگوں کی وجوہ کے علاوہ اِن جنگوں کے بعد کے ان حالات کا جائزہ لینا بھی ضروری ہے جن میں مفتوح قوم نے خود کو پایا۔ اگر اسلامی جنگوں کا مقصد اسلام پھیلانا تھا تو پھر ہمیں اس کی گواہی فاتح قوم کے مفتوح قوم کے ساتھ سلوک میں نظر آنی چاہئے۔ اگر فاتح قوم نے مفتوح قوم کو زبردستی مذہب بدلنے پر مجبور کرنا ہو تو فتح کے بعد دو طرح کا سلوک نظر آنا ضروری ہے۔ یا تو مفتوح قوم کا اس وقت تک قتلِ عام ہوگا جب تک وہ اپنا مذہب چھوڑ کر فاتح قوم کا مذہب نہ اختیار کرلیں اور یا ان کو ملک سے ہجرت کرنے پر مجبور ہونا پڑے گا۔ اگر یہ نظر آئے کہ مفتوح قوم کو امن کے ساتھ اپنی مذہبی روایات پر عمل کرنے کی آزادی ہے تو اس کا مطلب اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ ان جنگوں کا مقصد کچھ بھی ہو اسلام پھیلانا نہیں ہوسکتا۔

یہاں ہمیں صرف ان جنگوں کا جائزہ لینا مقصود ہے جو حضرت رسولِ کریم ﷺ یا خلافتِ راشدہ کے زمانے میں لڑی گئیں کیونکہ خلافتِ راشدہ کے بعد چونکہ ملوکیت نے اسلامی خلافت کی جگہ لے لی تھی اس لیے عہدِ اموی یا عباسی یا غزنوی دور کی جنگیں اسلامی حکومتوں کی سیاسی جنگیں ہی کہلائیں گی نہ کہ اسلامی جنگیں۔ اس لئے ان جنگوں کے محرکات اور نتائج جو بھی ہوں انہیں اسلامی تعلیم کا نتیجہ ٹھہرانا اسی طرح ہے جیسے کولمبس کا جزائر کی دریافت کے بعد جبراً وہاں کی آبادی کو عیسائی بنانا، عیسائیت کی تعلیم کا نتیجہ ٹھہرایا جاسکتا ہے۔ اس لئے ذیل کی بحث صرف ان جنگوں کی وجوہ پر روشنی ڈالے گی جو یا تو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں یا خلافتِ راشدہ کے زمانے میں مسلمانوں نے لڑیں۔ اس کے بعد ان مفتوح قوموں کے حالات کا جائزہ لیا جائے گا جنہوں نے ان جنگوں کے بعد خود کو مسلمانوں کے زیرِ اطاعت پایا۔ لیکن اس سے پہلے ایک اور اعتراض کا جواب دینا ضروری ہے۔

مسلمانوں کا غیر مسلموں سے امن کے قیام کے لئے شرائط رکھنا مغربی ناقدین الزام لگاتے ہیں کہ مسلمان کسی ملک پر حملہ کرنے سے پہلے اپنے مخالفین کو تین شرائط میں سے ایک کا انتخاب کرنے کو کہتے تھے۔ وہ شرائط یہ تھیں:

1۔ اسلام قبول کرلو

2۔ جزیہ دینے کا معاہدہ کرلو

3۔ جنگ کرو

ان کے کہنے کے مطابق ان شرائط کا مطلب جبراً مسلمان کرنا ہوتا تھا۔ ان شراط پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ شرائط امن کو قائم کرنے کے لئے ہوتی تھیں نہ کہ جبراً مسلمان کرنے کے لئے۔ اگر ان کا مقصد جبراً مسلمان کرنا ہوتا تو جزیہ دینے کے معاہدہ کی شرط نہ ہوتی۔ اسلام کی دعوت دینے کا مقصد تو یہ تھا کہ اگر وہ دل سے اسلام قبول کرتے ہیں تو پھر امتِ واحدہ میں شامل ہو جاتے ہیں اور ان کے درمیان اور مسلمانوں کے درمیان کوئی دشمنی یا رنجش باقی نہیں رہتی۔ البتہ اگر وہ دل سے اسلام قبول کرنے پر آمادہ نہیں تو انہیں اجازت ہے کہ وہ اپنے دین پر قائم رہیں لیکن اس صورت میں امن تب ہی قائم ہوسکتا ہے کہ وہ ہتھیار ڈال دیں اور مسلمانوں کی حکومت کے زیرِ اطاعت آجائیں۔ اس صورت میں وہ اپنے مذہب پر قائم رہ سکتے ہیں اور ان کو اپنے مذہب پر عمل کرنے کی مکمل آزادی ہوگی۔ جزیہ کی معمولی رقم کے بدلے مسلمان ان کی جان و مال کے محافظ ہوں گے۔ ظاہر ہے کہ جو قوم ان دونوں شرائط کو ٹھکرا دیتی ہے اس کا مطلب صرف یہی ہے کہ وہ صلح نہیں کرنا چاہتی اور جنگ پر آمادہ ہے۔ اس صورت میں مسلمانوں کے پاس بھی جنگ کے علاوہ کوئی راستہ نہیں رہ جاتا تھا۔

اسلامی جنگوں کی وجوہات

رسولِ کریم ﷺ کے زمانے کی جنگیں

جنگِ بدر

جنگِ بدر کے آغاز کی وجوہ پر ناقدین نے بہت بحث کی ہے اور یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ جنگِ بدر کی شروعات کی ذمہ داری مسلمانوں پر ہے کیونکہ مسلمانوں نے قریش کے ایک تجارتی قافلے پر بنا اکسائے حملہ کیا۔ اصل واقعات یہ ہیں کہ ہجرت کے فوراً بعد ہی قریش نے مدینہ پر حملہ کرنے کی تیاریاں شروع کر دی تھیں اور مکہ کے قریش نے عبداللہ بن ابی کو لکھا تھا کہ محمد ﷺ کو قتل کردو نہیں تو ہم آکر تمہارا بھی فیصلہ کر دیں گے۔ قریش چھوٹی چھوٹی ٹولیوں میں مدینہ کے گرد گشت لگاتی رہتی تھیں اور انہی ٹولیوں میں سیکرز بن

جابرفہری جو مکہ کے رؤسا میں سے تھا، نے مدینہ کی چراہ گاہ پر حملہ کیا تھا اور رسولِ کریم ﷺ کے مویشی لوٹ کر لے گیا تھا۔

چونکہ قریش کی تجارت کا بڑا حصہ شام کے ساتھ تجارت پر مشتمل تھا اور اس تجارت کے منافع سے ہی مسلمانوں کے خلاف جنگی سامان لیا جاتا تھا۔ قریش کے جو قافلے شام تجارت کی غرض سے جاتے تھے، حضرت سعدؓ کے مشورہ پر ان کو روکنے کے لئے چھوٹے چھوٹے دستے بھیجے جانے لگے تا کہ قریش کی جنگی تیاریوں میں رخنہ ڈال کر ان کو صلح پر مجبور کیا جا سکے۔

قریش کا ایک تجارتی قافلہ ابوسفیان کی قیادت میں شام سے مکہ جا رہا تھا۔ اس قافلے کے ساتھ پچاس مسلح محافظ بھی تھے۔ چونکہ یہ قافلہ مدینہ کے پاس سے گزرنا تھا حفاظتی نکتۂ نگاہ سے رسولِ کریم ﷺ نے طلحہ بن عبیداللہؓ اور سعید بن زیدؓ کو دشمن کی خفیہ معلومات لینے کے لئے بھیجا۔ اس کے علاوہ رسولِ کریم ﷺ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ قافلے کو روکنے کے لئے تیاری کریں۔

ابوسفیان نے مکہ ایک قاصد بھیجا کہ قافلے کی حفاظت کے لئے ایک فوج بھیجی جائے۔ قریش نے قاصد کا پیغام سن کر ایک ہزار جنگجو اکٹھے کئے اور بدر کی طرف چل نکلے۔ جب قریش کی فوج جافہ کے مقام پر پہنچی تو اسے ابوسفیان کا پیغام ملا کہ قافلہ خطرے کی حد سے نکل گیا ہے اور قریش کی فوج کو آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن ابوجہل نے فوج کی واپسی کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ فوج بدر کے مقام تک جائے گی اور وہاں تین دن کا تہوار ہوگا جس سے تمام عرب میں قریش کی دھاک بیٹھ جائے گی۔ مکہ سے قریش کی فوج کی روانگی کی اطلاع رسولِ کریم ﷺ کو پہنچ چکی تھی۔ بدر کے مقام پر دونوں فوجوں کا آمنا سامنا ہوا۔

جنگ سے پہلے حکیم بن حزام، عتبہ بن ربیع کے پاس گیا اور کہا کہ عتبہ تم محمد ﷺ سے عمر بن حضرمی کے خون کا بدلہ لینا چاہتے ہو۔ کیا یہ بہتر نہیں ہوگا کہ تم اس کے پسماندگان کو خون بہا دے دو۔ اور قریش کو واپس مکہ لے جاؤ۔ عتبہ نے حکیم کے اس مشورے کو پسند کیا اور کہا کہ ہم اور مسلمان آخر قریبی رشتہ دار ہیں۔ کیا یہ صحیح ہوگا کہ بھائی بھائی پر باپ بیٹے پر تلوار اٹھائے۔ ابوالحکم کے پاس جاؤ اور اس کو اپنا منصوبہ بتاؤ۔ لیکن جب حکیم بن حزام نے ابوجہل کو اپنا منصوبہ بتایا تو اس نے حکیم بن حزام کا مذاق اڑایا اور عمر بن حضرمی کے بھائی عامر بن حضرمی کو بلا کر کہا کہ اس وقت جب ہم تمہارے بھائی کے خون کا بدلہ لے سکتے ہیں تم نے سنا، عتبہ کیا کہتا ہے جس پر عامر بن حضرمی نے شور و غوغا کیا۔ اس کے نتیجے میں قریش کی فوج مشتعل ہوگئی اور لڑنے مرنے کے لئے تیار ہوگئی۔

اس سے پہلے جب شام سے قریش کا قافلہ ابھی نہیں چلا تھا کہ حضور ﷺ نے حضرت عبداللہ بن جحشؓ کو بارہ آدمیوں کے ساتھ بطنِ نخلہ کی طرف بھیجا تھا اور ایک خط دے کر فرمایا تھا کہ اس خط کو دو دن کے بعد کھولنا۔ حضرت عبداللہؓ نے جب خط کھولا تو اس میں لکھا ہوا تھا کہ نخلہ میں قیام کرو اور قریش کے حالات کا پتہ لگا کر اطلاع دو۔ نخلہ میں حضرت عبداللہؓ کا سامنا قریش کے چند آدمیوں سے ہو گیا جو شام سے تجارت کا مال لے کر آ رہے تھے۔ حضرت عبداللہؓ نے ان پر حملہ کر دیا اور ان میں سے ایک شخص عمرو ابن الحضرمی مارا گیا اور مغیرہ کے دو پوتے عثمان اور نوفل گرفتار ہوئے۔ مغیرہ ولید کا باپ اور حضرت خالدؓ کا دادا تھا اور مکہ کا رئیس تھا۔ عمرو ابن الحضرمی عبداللہ حضرمی کا بیٹا تھا۔ حضرت عبداللہؓ نے مدینہ آ کر سارا واقعہ سنایا اور مالِ غنیمت پیش کیا تو آنحضرت ﷺ ناراض ہوئے کہ تمہیں حملہ کرنے کی اجازت نہیں تھی اور مالِ غنیمت قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اس واقع نے قریش کو اشتعال دلایا اور جو جنگ پر پہلے سے ہی آمادہ تھے اب انہیں جنگ کا بہانہ ہاتھ آ گیا۔

یہ وہ حالات تھے جن میں جنگ بدر ہوئی۔ ان حالات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ قریش کا ایک قافلہ مسلح محافظوں کے ساتھ مدینہ کے قریب سے گزر رہا تھا۔ رسولِ کریم ﷺ نے احتیاطی پہلو اختیار کرتے ہوئے مسلمانوں کی ایک چھوٹی جماعت کو تیار کیا لیکن قریش نے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جنگ کا پہلو اختیار کیا۔ یہاں یہ اعتراض اٹھ سکتا ہے کہ رسولِ کریم ﷺ نے ایک تجارتی قافلے کو کیوں روکنا چاہا۔ جیسا کہ بعد کے حالات سے ظاہر ہو گیا اس قافلے کی تجارت کا مقصد ہی مسلمانوں کے خلاف ہتھیاروں اور دوسرے سامانِ جنگ کے لئے سرمایہ جمع کرنا تھا اور اسی قافلے کی تجارت سے جمع شدہ 50,000 درہم کی رقم جنگِ احد میں مسلمانوں کے خلاف سامانِ جنگ کے لئے استعمال ہوئی۔ اگر آج کل کے ترقی یافتہ دور میں دشمن کی رسد کو روک لینا اعلیٰ جنگی تدبیر کہلا سکتی ہے تو 1500 سال پہلے جب یہی تدبیر استعمال کی گئی تو اس پر اعتراض کیوں۔

جنگِ احد

عرب ایک جاہل قوم تھی اور ایک شخص کے قتل کے بدلے لڑائیوں کا ایک ایسا سلسلہ شروع ہو جاتا تھا جو کئی کئی سال چلتا تھا اور جس میں سینکڑوں اور ہزاروں جانیں ضائع ہوتی تھیں۔ جنگِ بدر میں قریش کے 70 جنگجو مارے گئے تھے جن میں ابوجہل اور عتبہ جیسے نامی سردار تھے۔ جنگِ بدر کی ذلت آمیز شکست کے بعد قریش اس شکست کا بدلہ لینے کے لئے بیتاب تھے۔ اس مقصد کے لئے وہ 50,000 دینار کا منافع جو ابوسفیان کے تجارتی قافلے نے بنایا تھا، جنگ کے ساز و سامان خریدنے کے لئے وقف ہو گیا۔ رسولِ کریم ﷺ کو اطلاع ملی کہ مکہ سے ایک بڑی فوج مدینہ کے لئے روانہ ہونے والی ہے جس پر رسولِ کریم ﷺ نے صحابہؓ سے مشورہ کیا کہ قریش کا مقابلہ مدینہ میں رہ کر کیا جائے یا مدینہ سے باہر۔ نوجوان انصار صحابہؓ کی رائے کے مطابق رسولِ کریم ﷺ نے مدینہ سے باہر دشمن کا مقابلہ کرنے کا فیصلہ کیا اور احد کے مقام پر دونوں فوجوں کا آمنا سامنا ہوا۔

احد کے معرکہ کے بارہ میں تو کسی کو شک نہیں کہ اس میں قریش نے پہل کی اور اپنی ذلت آمیز شکست کا بدلہ لینے کے لئے مسلمانوں پر چڑھائی کی۔ شدید ترین معاند اسلام بھی یہ الزام نہیں لگا سکتا کہ جنگِ احد مسلمانوں کی طرف سے شروع کی گئی تھی یا اس جنگ کا مقصد اسلام پھیلانا تھا۔

غزوہ مریسیع

خزاعہ کا ایک خاندان بنوالمصطلق مدینہ سے نو منزل پر مریسیع میں آباد تھا۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں بنوالمصطلق پر حملے کے بارہ میں لکھا ہے کہ یہ حملہ مسلمانوں نے اس وقت کیا جب وہ بالکل بے خبر اور غافل تھے لیکن ابنِ سعد کی روایت ہے کہ حارث بن ابی ضرار اس خاندان کا رئیس تھا۔ اس نے مدینہ پر حملہ کرنے کی تیاریاں شروع کیں۔ جب رسولِ کریم ﷺ کو پتہ چلا تو آپؐ نے حضرت زید بن خصیبؓ کو بھیجا جنہوں نے واپس آ کر اس خبر کی تصدیق کی۔ آپؐ نے صحابہؓ کو تیاری کا حکم دیا اور 2 شعبان 5 ہجری کو فوج مدینہ سے روانہ ہوئی۔ لیکن جب یہ فوج مریسیع پہنچی تو خبر ملی کہ حارث بن ابی ضرار کی فوج منتشر ہو گئی ہے اور وہ خود بھی بھاگ گیا ہے۔ لیکن مریسیع کے لوگ صف آرا ہوئے اور مسلمانوں پر تیر اندازی شروع کر دی۔ مسلمانوں کے جوابی حملے میں ان کے دس آدمی مارے گئے اور چھ سو گرفتار ہوئے۔ مالِ غنیمت میں 2000 اونٹ اور چار پانچ ہزار بکریاں ہاتھ آئیں۔ ابنِ سعد نے دونوں روایات لکھی ہیں لیکن دوسری روایت کو زیادہ صحیح قرار دیا ہے۔ (سیرۃ النبی جلد اول مولانا شبلی نعمانی)

اس معرکہ میں جو چھ سو آدمی گرفتار ہوئے ان کو بغیر تاوان لئے آزاد کر دیا گیا۔

چونکہ اس خبر کی تصدیق ہو گئی تھی کہ حارث بن ابی ضرار مدینہ پر حملے کی تیاریاں کر رہا تھا اس لئے مسلمانوں کا بنوالمصطلق پر حملہ قیامِ

امن کے لئے ایک کوشش تھا۔ بے خبر، غافل اور نہتے دشمن پر حملہ آنحضرت ﷺ کی تعلیم کے بالکل خلاف ہوتا اور اس کا ثبوت کسی بھی اسلامی جنگ میں نہیں ملتا۔ اس جنگ کا مقصد اسلام پھیلانا ہوتا تو ان چھ سو جنگی قیدیوں کو بلا تاوان آزاد نہ کیا جاتا بلکہ ان میں سے جو اسلام قبول نہ کرتے مقتول ٹھہرتے۔

جنگِ خندق یا جنگِ احزاب

اب تک قریش کے مختلف قبائل ایک دوسرے سے الگ الگ مسلمانوں کے خلاف لڑ رہے تھے لیکن اب ان قبائل نے متحد ہو کر اسلام کو ہمیشہ کے لئے ختم کرنے کے فیصلہ کیا۔ بنونضیر مدینہ سے نکل کر خیبر گئے اور اسلام کو مٹانے کے لئے ایک عظیم الشان سازش کا آغاز کیا۔ ان کے رؤساء سلام بن ابو الحقیق، حیٔ بن اخطب اور کنانہ بن الربیع مکہ گئے اور قریش کو اپنے ساتھ ملا لیا۔ اس کے بعد انہوں نے قبیلہ غلفان قبیلہ غطفان قبیلہ بنوسلیم اور قبیلہ بنوسعد کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا۔ بنوقریظہ کے یہود کا مسلمانوں سے معاہدہ تھا اور اگرچہ ان کے سردار کعب بن اسد نے شروع میں مسلمانوں کے خلاف قریش کے ساتھ ملنے سے انکار کر دیا تھا لیکن بنونضیر کے سردار حیٔ بن اخطب کی کوشش سے ملنے پر آمادہ ہو گئے۔ جب حضور ﷺ کو اس معاہدہ کے توڑنے کی خبر ملی تو آپؐ نے حضرت سعد بن معاذؓ اور حضرت سعد بن عبادؓ کو بھیجا جنہوں نے جب بنوقریظہ کو معاہدہ یاد دلایا تو انہوں نے کہا ہم نہیں جانتے محمدؐ کون ہے اور معاہدہ کیا چیز ہے؟

چنانچہ 10,000 سے 20,000 جنگجو مدینہ کی طرف بڑھنے لگے۔ حضرت سلمان فارسیؓ کے مشورہ پر رسولِ کریم ﷺ نے مدینہ کے گرد خندق کھودنے کا حکم دیا۔ تین ہفتے کے محاصرہ کے بعد آخر جب قریش خندق کو پار نہ کر سکے اور سامانِ رسد ختم ہو گیا تو ان میں آپس میں پھوٹ پڑ گئی اور وہ بددل ہو گئے اور محاصرہ توڑ کر گھروں کو چلے گئے۔

یہ کہنا کہ جنگِ خندق جس میں عرب کے تمام قبائل متحد ہو کر مسلمانوں کی ایک چھوٹی سی جماعت پر اس لئے حملہ کرتے ہیں تا کہ اسلام کا نام دنیا سے ہمیشہ کے لئے مٹا دیا جائے، کا مقصد اسلام پھیلانا تھا، نہ صرف انتہائی مضحکہ خیز ہے بلکہ اس کو کوئی بھی عقل مند آدمی نہیں مان سکتا۔

جنگِ خیبر

مدینہ سے جب رؤسائے بنونظیر کو جلا وطن کیا گیا تو وہ خیبر میں جا کر آباد ہو گئے لیکن یہاں آ کر بھی انہوں نے اسلام کے خلاف ریشہ دوانیوں کا سلسلہ جاری رکھا۔ حیٔ بن اخطب جب جنگِ قریظہ میں قتل ہوا تو ابو رافع سلام بن ابی الحقیق کو اس کا جانشین بنایا گیا۔ صلح حدیبیہ کے بعد جب یہود کو قریش سے مدد کی امید نہ رہی تو انہوں نے غطفان اور دوسرے قبیلوں کو اکسانا شروع کر دیا۔ 6 ہجری میں ابو رافع سلام قبیلہ غطفان اور دوسرے اردگرد کے قبائل کو ساتھ ملانے میں کامیاب ہو گیا اور انہوں نے ایک عظیم الشان فوج تیار کر کے مدینہ پر حملے کی تیاریاں شروع کر دیں۔ ابو رافع سلام سوتے میں حضرت عبداللہ بن عتیکؓ کے ہاتھوں مارا گیا تو یہود نے اسیر بن رزام کو اس کا جانشین منتخب کیا۔ اسیر نے بھی ابو رافع سلام کی طرح خیبر کے اردگرد قبیلوں سے فوج جمع کی تا کہ مدینہ پر حملہ کیا جا سکے۔ جب رسولِ کریم ﷺ کو یہود کی سازشوں کا علم ہوا تو رسولِ کریم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کو حالات معلوم کرنے کے لئے بھیجا جنہوں نے واقعات کی تصدیق کی۔ چونکہ رسول کریم ﷺ جنگ نہیں چاہتے تھے۔ آپؐ نے حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کو 30 آدمیوں کی سرکردگی میں یہ پیغام دے کر بھیجا کہ اگر تم حاضر ہو جاؤ تو خیبر کی حکومت تم کو دے دی جائے گی۔ چنانچہ اسیر 30 آدمی لے کر خیبر سے مدینہ کی طرف نکلا۔ قرقرہ پہنچ کر اسیر کے دل میں بدگمانی پیدا ہوئی اور اس نے ہاتھ بڑھا کر حضرت عبداللہ بن انیسؓ سے تلوار چھیننا چاہی جس کے جواب میں حضرت عبداللہ بن انیسؓ نے تلوار کا وار کیا اور اسیر کی ران کٹ گئی۔ گھوڑے سے گرتے گرتے اسیر نے بھی حضرت عبداللہ بن انیسؓ کو زخمی کر دیا۔ مسلمانوں اور یہود میں جھڑپ ہوئی اور ایک کے سوا تمام یہودی مارے گئے۔

انہی دنوں میں ذی قرد کی چراہ گاہ پر جو حضرت رسولِ کریم ﷺ کی اونٹنیوں کی چراہ گاہ تھی، غطفان کے چند آدمیوں نے عینیہ بن حصن الغزاری کی سرداری میں حملہ کیا اور بیس اونٹنیاں پکڑ کر لے گئے۔ اس جھڑپ میں انہوں نے حضرت ابوذرؓ کے صاحبزادہ کو جو اونٹنیوں کے حفاظت پر معمور تھے، قتل کر دیا۔ اور ان کی بیوی کو اغوا کر کے لے گئے۔ مسلمانوں کو جب اس واقع کا پتہ چلا تو وہ ان کے تعاقب میں گئے۔ حضرت سلمہ بن الاکوعؓ کو سب سے پہلے اس واقع کا علم ہوا انہوں نے تعاقب کیا اور اونٹنیوں کو چھڑا لائے۔

چونکہ اطلاعات مل چکی تھیں اور واقعات نے بھی ثابت کر دیا تھا کہ خیبر کے یہود مدینہ پر چڑھائی کا ارادہ رکھتے ہیں رسولِ کریم ﷺ نے ان صحابہؓ کو ساتھ لیا جو صلح حدیبیہ کے موقع پر موجود تھے اور خیبر کے لئے کوچ کیا۔ مسلمانوں کی فوج نے مقامِ رجیع جو غطفان اور خیبر کے درمیان تھا قیام کیا۔ غطفان پہلے تو ہتھیار بند ہو کر مقابلے کو نکلے لیکن جب دیکھا کہ ان کے اپنے گھروں کو خطرہ ہے تو واپس چلے گئے۔ خیبر میں چھ قلعے تھے جن میں بیس ہزار سپاہی موجود تھے جب کہ مسلمان لشکر کی تعداد 1600 تھی۔ مسلمانوں نے یکے بعد دیگرے پانچ قلعے فتح کر لئے لیکن قلعہ قموص جو مرحب کا تخت گاہ تھا اس وقت تک فتح نہ ہو سکا جب تک حضرت علیؓ نے مرحب کو تلوار کے وار سے قتل نہ کر دیا۔ اس جنگ میں بھی مسلمانوں کو فتح ہوئی۔ فتح کے بعد یہود نے درخواست کی کہ زمین ان کے پاس رہنے دی جائے جب کہ وہ پیداوار کا نصف حصہ مسلمانوں کو ادا کریں گے جو منظور کر لی گئی۔

(سیرۃ النبی جلد اول از مولانا شبلی نعمانی)

اسی معرکے کے بعد مرحب جو خیبر کے معرکہ میں حضرت علیؓ کے ہاتھوں مارا گیا تھا کی بہن زینب نے رسولِ پاک ﷺ کو زہر دینے کی کوشش کی اور زہر کھانے کے نتیجے میں ایک صحابی بشرؓ وفات پا گئے۔

اوپر کی بحث سے ظاہر ہے کے جنگِ خیبر کا مقصد بھی زبردستی مذہب تبدیل کرنا نہیں تھا بلکہ یہود جو مدینہ پر حملے کی تیاری کر رہے تھے۔ ان کی ریشہ دوانیوں کو روکنا تھا اور اسی مقصد میں مسلمانوں کو کامیابی ہوئی۔

فتح مکہ

صلح حدیبیہ کے موقع پر عرب قبیلہ خزاعہ مسلمانوں کا حلیف ہو گیا۔ قبیلہ بنوبکر، خزاعہ کا حریف تھا اور بنوبکر اور قریش میں خزاعہ سے مخالفت کا معاہدہ تھا۔ بنوبکر نے موقع دیکھ کر قبیلہ خزاعہ پر حملہ کر دیا۔ رؤسائے قریش نے اس حملے میں خزاعہ کی مدد کی۔ یہ صلح حدیبیہ کی کھلی کھلی خلاف ورزی تھی۔ خزاعہ نے مجبور ہو کر حرم میں پناہ لی لیکن بنوبکر نے وہاں بھی خزاعہ کا خون بہایا۔ خزاعہ نے رسولِ کریم ﷺ سے مدد مانگی۔ رسولِ کریم ﷺ نے قریش کے پاس قاصد بھیجا اور تین شرائط پیش کیں کہ ان میں سے کوئی قبول کر لیں۔ شرائط یہ تھیں:

1۔ مقتولوں کا خون بہا دیا جائے۔

2۔ قریش قبیلہ بنوبکر کی حمایت سے الگ ہو جائیں۔

3۔ اعلان کر دیا جائے کہ حدیبیہ کا معاہدہ ٹوٹ گیا ہے۔

قرطہ بن عمر نے قریش کی طرف سے کہا کہ صرف تیسری شرط منظور ہے لیکن بعد میں قریش نے ابوسفیان کو بھیجا کہ حدیبیہ کے معاہدہ کی تجدید کرے۔ ابوسفیان مدینہ گیا لیکن وہاں اسے کوئی کامیابی نہ ہوئی۔ آخر اس نے مسجد نبوی میں جا کر معاہدہ کی تجدید کا اعلان کر دیا۔ جب وہ واپس مکہ گیا اور رؤسائے مکہ کو بتایا تو انہوں

نے کہا کہ اس یک طرفہ معاہدہ کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ مختصر یہ کہ فتح مکہ کی وجہ یہ ہوئی کہ قریش نے حدیبیہ کا معاہدہ توڑ کر خزاعہ جو مسلمانوں کا حلیف تھا، کے خلاف بنوبکر کا ساتھ دیا تھا۔

فتح مکہ کے موقع پر رسولِ کریم ﷺ کا کفارِ مکہ سے سلوک تو ساری دنیا پہ آشکار ہے۔ اس موقع پر عام معافی کا اعلان کر دیا گیا یہاں تک کہ وہ دشمن بھی جو اپنے جرائم کی نوعیت کی بنا پر سزائے موت کے مستحق ہو گئے تھے معاف کئے گئے۔ رسول کریم ﷺ کے اس سلوک کی مثال تاریخ عالم میں کہیں نظر نہیں آتی۔ آپؐ نے اہلِ عرب کو امان دی کہ اگر وہ ہتھیار ڈال دیں یا حرم شریف میں یا ابوسفیان کے گھر میں پناہ لے لیں تو وہ اپنے مذہب پر قائم رہتے ہوئے مکہ میں رہ سکتے ہیں۔ تلوار کے ذریعے اسلام پھیلانے کا اگر کوئی موقع تھا تو یہی تھا جب کہ دشمن کی گردن رسولِ کریم ﷺ کے پاؤں تلے تھی۔ اگر آپؐ چاہتے تو دشمن کو تلوار کے ذریعے اسلام میں داخل کر سکتے تھے لیکن اس دن آپؐ نے اعلان فرمایا: لا تثریب علیکم الیوم۔

غزوہ حنین

فتح مکہ کے بعد رسولِ کریم ﷺ نے اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے مختلف قبائل اور ممالک میں وفود بھیجے۔ چند وفود کے ساتھ حفاظت کے پیشِ نظر فوج کا کچھ حصہ بھی بھیجا۔ فتح مکہ کے بعد عرب کے مختلف قبائل نے اپنے مرضی سے اسلام قبول کر لیا لیکن قبیلہ ہوازن اور ثقیف نے آپس میں معاہدہ کیا کہ مکہ میں مسلمانوں پر حملہ کیا جائے۔ رسولِ کریم ﷺ کو اطلاع ملی تو آپؐ نے حضرت عبداللہ بن ابی حدرد اسلمیؓ کو بھیجا۔ حالات کی تصدیق ہونے پر آپؐ نے مجبوراً مسلمانوں کو اکٹھا کیا اور سامانِ جنگ کے لئے عبداللہ بن ربیعہ سے تیس ہزار درہم قرض لیا۔ جنگ کے شروع میں مسلمانوں کو ہزیمت اٹھانی پڑی۔ لیکن پھر جنگ کا پانسہ پلٹ گیا اور کفار بھاگ نکلے۔ چھ ہزار قید ہوئے۔ شکست خوردہ فوج طائف میں ایک قلعہ میں جا کر پناہ گزیں ہوئی اور جنگ کی تیاریاں شروع کر دیں۔ مسلمانوں نے قلعہ کا محاصرہ کر لیا لیکن بیس دن کے محاصرے کے بعد رسولِ کریم ﷺ نے حکم دیا کہ محاصرہ اٹھا لیا جائے۔ بعد میں بنوثقیف کے سفیر رسولِ کریم ﷺ کے پاس آئے تاکہ جنگی قیدیوں کی آزادی کا معاملہ طے کیا جا سکے۔ حضورِ اکرم ﷺ نے ان کے چھ ہزار قیدیوں کو بلا معاوضہ رہا کر دیا۔

اسلام کو تلوار کے ذریعے پھیلانے کا الزام لگانے والے جواب دیں کہ یہ چھ ہزار قیدی کیوں بلا معاوضہ چھوڑ دیے گئے۔ اگر ان کے اس الزام میں کوئی بھی صداقت ہے تو ان چھ ہزار قیدیوں میں سے ایک بھی نہ چھوٹتا۔ یا تو وہ مسلمان ہو جاتا یا مقتول۔

فتح مکہ کے بعد کے حالات

حضرت خالد بن ولیدؓ کو کچھ فوج کے ساتھ یمن بھیجا تو یہ ہدایت کی کہ لوگوں سے درشتی سے نہیں پیش آنا اور مذہب کی تبدیلی پر مجبور نہ کرنا۔ جب چھ ماہ تک یمن کے لوگوں نے حضرت خالد بن ولیدؓ کی تبلیغ پر کوئی توجہ نہ دی تو آپؐ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کی جگہ حضرت علیؓ کو بھیجا جن کی تبلیغ کے نتیجے میں یمن مسلمان ہو گیا۔

حضرت خالد بن ولیدؓ کو اسلام کی دعوت دینے بنوخزیمہ بھیجا تو وہاں حضرت خالد بن ولیدؓ نے چند لوگوں کو قتل کر دیا۔ جب یہ خبر حضورِ اکرم ﷺ کو پہنچی تو آپ کھڑے ہو گئے اور خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے کہا اے خدا! میرا خالد کے اس فعل سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس کے بعد آپؐ نے حضرت علیؓ کو بھیجا جنہوں نے مقتولوں کا خون بہا ادا کیا۔

جنگِ موتہ

حضور ﷺ کے زمانے میں ہی اسلامی ریاست اور بازنطینی حکومت میں پُرخاش شروع ہو گئی تھی۔ جنگِ موتہ 629 عیسوی میں دریائے اردن کے پاس مسلمان اور بازنطینی فوجوں کے درمیان ہوئی۔ اس جنگ کی وجہ یہ ہوئی کہ رسول اللہ ﷺ نے بصرہ کے حکمران کی طرف ایک سفارتی نمائندہ بھیجا تھا۔ بصرہ جاتے ہوئے موتہ کے مقام پر اس نمائندے کو بنوغسان کے حکام نے قتل کر دیا۔ جس پر حضور ﷺ نے زید بن حارثؓ کی کمان میں 3000 افراد پر مشتمل ایک فوج اس مقصد سے بھیجی کہ رسول اللہ کے نمائندہ کے قتل کا بدلہ لے۔ اس فوج کی کمان میں دوسرے نمبر پر جعفر بن ابوطالبؓ اور تیسرے نمبر پر عبداللہ بن رواحہؓ تھے۔ اس لڑائی میں مسلمانوں کو شکست ہوئی اور زید بن حارثؓ، جعفر بن ابوطالبؓ اور عبداللہ بن رواحہؓ شہید ہوئے۔ اس کے بعد اس فوج کی کمان خالد بن ولیدؓ کو دی گئی جنہوں نے بازنطینی فوجوں کی عددی برتری دیکھ کر اپنی فوج کو واپس بلا لیا۔

اس مہم کی ناکامی کے بعد رسولِ کریم ﷺ نے حضرت اسامہ بن زیدؓ کی سرکردگی میں ایک دستہ تیار کیا تاکہ وہ رسولِ کریم ﷺ کے نمائندہ کے قتل کا اور جنگِ موتہ میں شکست کا بدلہ لے سکے۔ لیکن یہ دستہ ابھی راستہ میں ہی تھا کہ رسولِ کریم ﷺ کی وفات ہو گئی۔

آپؐ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے اس دستے کو اسامہ بن زیدؓ کی قیادت میں دوبارہ روانہ کیا اور اسامہ بن زیدؓ نے آبیل پر حملہ کیا اپنے باپ زید بن حارث کے قاتلوں کا خاتمہ کیا اور چالیس دن کے بعد ایک کامیاب مہم سے مدینہ واپس آ گئے۔

حضرت رسولِ کریم ﷺ کے زمانے میں جو جنگیں ہوئیں ان کا جائزہ لینے سے یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ کسی بھی جنگ کا مقصد اسلام پھیلانا نہیں تھا بلکہ ہر جنگ میں یا تو دشمن کی طرف سے پہل ہوئی یا ایسی خفیہ خبریں ملیں کہ دشمن حملہ کرنے کی تیاری کر رہا ہے۔ مدافعانہ حملوں کا مقصد بھی مدینہ اور مدینہ کے مسلمانوں کی حفاظت تھا۔ نبی کریم حضور ﷺ کے دورِ رسالت میں جو چھوٹی بڑی جنگیں ہوئیں ان کی تعداد پانچ درجن سے زیادہ ہے۔ ان تمام جنگوں میں 759 دشمن قتل ہوئے اور 259 مسلمان شہید ہوئے۔

(بحوالہ محمد خاتم النبیینؐ از چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانؓ)

اگر ان جنگوں کا مقصد مذہب کو جبراً تبدیل کرنا ہوتا تو اس سے کہیں زیادہ جانی نقصان ہونا چاہئے تھا۔ اس جائزے سے یہ بات بھی عیاں ہے کہ مختلف مواقع پر مسلمانوں نے جنگی قیدیوں کو اپنے مذہب پر قائم رہتے ہوئے بغیر کوئی معاوضہ لئے رہا کر دیا۔ نیز یہ بھی کہ یقیناً لوٹ مار اور جزیہ لینے کی حرص بھی کبھی اسلامی جنگوں کی وجہ نہیں بنی۔

جب تک اسلام اور کفار کے درمیان جنگیں ہوتی رہیں عرب میں اسلام کے پھیلنے کی رفتار سست رہی۔ لیکن صلح حدیبیہ کے بعد جب امن قائم ہو گیا اور کفار اور مسلمانوں کے مابین جنگیں بند ہو گئیں تو اسلام تیزی سے پھیلنا شروع ہو گیا۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جنگِ بدر، ہجرت کے دوسرے سال میں ہوئی جس میں 313 مسلمانوں نے شرکت کی۔ صلح حدیبیہ، ہجرت کے چھٹے سال میں ہوئی۔ اس زمانے میں مردم شماری کا کوئی نظام تو نہ تھا اس لئے ہم مسلمانوں کی تعداد کا اندازہ جنگ میں شامل ہونے والے نفوس کی تعداد سے کرتے ہیں۔ غزوہ احزاب میں مسلمانوں کی تعداد 3,000 تھی۔ گویا 2 ہجری سے 5 ہجری تک کے جنگی زمانے میں مسلمانوں کی تعداد میں 3,000 سے کم افراد کا اضافہ ہوا۔ فتح مکہ کے موقع پر مسلمانوں کی تعداد 10,000 تھی۔ اس طرح صلح حدیبیہ سے فتح مکہ کے درمیان پونے دو سال میں 7,000 افراد کا اضافہ ہوا۔ ان اعداد و شمار سے ظاہر ہے کہ جنگ کے دنوں میں مسلمانوں کی تعداد بہت کم بڑھی جب کہ صلح حدیبیہ کے بعد امن کے پونے دو سال میں ایک بڑی تعداد مسلمان ہوئی جس کی وجہ صرف یہ تھی کہ امن کے دنوں میں کفار کو مسلمانوں کو زیادہ قریب سے دیکھنے کا موقع ملا اور مسلمانوں کو تبلیغ کے بہتر مواقع ملے۔

(باقی آئندہ)

خالق کی شناخت

مکرم طارق حیدر صاحب، ونڈسر

جماعت احمدیہ عالمگیر نے اپنے پیارے امام حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں ''امن کا راستہ'' کے عنوان سے ایک بین الاقوامی تحریک کا آغاز کیا ہے جو نو نکات پر مشتمل ہے ان نکات کو سمجھنا اور سچے دل سے انسانیت کو امن کے اس راستے کا پیغام دینا ہی دراصل احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا بنیادی مقصد ہے۔چنانچہ درج ذیل مضمون اس سلسلے کی تیسری کاوش ہے،جس میں خالق کی شناخت کے طریق تلاش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

ہمارا خالق بظاہر آنکھ سے اوجھل معلوم ہوتا ہے،مگر روح اس کے وجود کی ہر لمحہ گواہی دیتی نظر آتی ہے اور دراصل خالق وہی ہے جو نگران بھی ہو،جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

اَللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیۡءٍ ز وَّھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ وَّکِیۡلٌo

(سورة الزمر 63:39)

ترجمہ: اللہ ہر چیز کا خالق ہے اور وہ ہر چیز پر نگران ہے۔

الخالِق اور الخلّاق اللہ تعالیٰ کی صفاتِ حسنہ میں سے ہیں، الف اور لام کے ساتھ یہ صفت اللہ کے سوا کسی غیر کے لئے استعمال نہیں ہوتی، اس سے مراد وہ ذات ہے جو تمام اشیا کو نیست سے پیدا کرتی ہے۔لفظ خلق کا بنیادی معنی اندازہ لگانا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ چیزوں کے وجود کا اندازہ کر کے انہیں وجود بخشنے کے اعتبار سے خالق کہلاتا ہے۔اسی طرح رب کے معانی میں لفظ میم استعمال ہوا ہے جو تمام سے ہے یعنی اپنی انتہا اور کمال کو پہنچ جانے والی ایسی ہستی جو کسی اور کی محتاج نہ ہو۔اسی طرح رب مالک کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے۔ مفرداتِ امام راغب کے مطابق رب کا لفظ بغیر اضافت کے صرف اللہ تعالیٰ کے لئے آتا ہے اور اضافت کے ساتھ اللہ اور غیر اللہ دونوں کے ساتھ آتا ہے۔

(مفردات القرآن، جلد اول، ترجمہ: محمد عبدہ فیروز پوری، صفحہ 397)

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اپنے خالق اور رب ہونے کے متعدد دلائل دیئے ہیں تا کہ قاری پر کوئی ابہام باقی نہ رہے، جیسا کہ فرمایا:

اَوَلَمۡ یَرَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ کَانَتَا رَتۡقًا فَفَتَقۡنٰھُمَا ط وَجَعَلۡنَا مِنَ الۡمَآءِ کُلَّ شَیۡءٍ حَیٍّ ط اَفَلَا یُؤۡمِنُوۡنَo (سورة الانبیاء 31:21)

ترجمہ: کیا انہوں نے دیکھا نہیں جنہوں نے کفر کیا کہ آسمان اور زمین دونوں مضبوطی سے بند تھے پھر ہم نے ان کو پھاڑ کر الگ کر دیا اور ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز پیدا کی۔تو کیا وہ ایمان نہیں لائیں گے؟

اہلِ عرب کے کلام میں خلق سے مراد بغیر کسی سابقہ نمونے کے کسی چیز کو پیدا کرنا ہے۔ (لسان العرب زیر مادہ: خلق)

جیسا کہ فرمایا:

بَدِیۡعُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ط (سورة البقرہ 118:2)

وہ آسمان اور زمین کو بغیر کسی سابقہ نمونے کے پیدا کرنے والا ہے۔

خالق نہ صرف بغیر کسی سابقہ نمونہ کے پیدا کرنے پر قادر ہے، بلکہ اپنی مخلوق کو ہر لمحہ جانتا ہے، جیسا کہ سورة یٰس میں ایک بار پھر فرمایا: وھو بِکلِ خلق علِیم (سورة یٰس آیت 80) اور وہ ہر قسم کی خلق کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

اسی طرح آنحضور ﷺ نے بھی خالق کی توحید اور بڑائی بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ للہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ میری کبریائی کا انکار کرتا ہے، جب کہ یہ اسے زیب نہیں دیتا، وہ مجھے گالیاں دیتا ہے، حالانکہ اسے ایسا کرنے کا حق نہیں تھا۔اس کا میری کبریائی کا انکار کرنا۔یہ ہے کہ وہ یہ کہتا ہے کہ میں نے اس کو ایک مرتبہ پیدا کیا، لیکن مرنے کے بعد دوبارہ اس کی پیدائش پر قادر نہیں ہوں- مجھے گالی دینے کا مطلب یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ اللہ نے کسی کو اپنا بیٹا بنایا ہے، حالانکہ میری ذات صمد یعنی بے نیاز ہے، میں نے کسی کو جنا ہے، نہ میں جنا گیا ہوں اور نہ ہی میرا کوئی ہمسر ہے۔

(مسند احمد بن حنبل۔ جلد 2، صفحہ 317)

خالق حقیقی کی پہچان کا ایک واقعہ جس کو مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے اپنی کتاب ''اللہ کی ذات اور صفات کا اسلامی تصور'' صفحہ 18 پر مولانا کوثر نیازی مرحوم کی کتاب کا حوالہ دیتے ہوئے قلمبند کیا ہے کہ ''امام شافی سے کسی ملحد نے سوال کیا کہ خدا کے وجود کی دلیل کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا، یہ سامنے والا شہتوت کا درخت، وہ حیران ہو کر بولا، وہ کس طرح؟ حضرت امام نے فرمایا اس کے پتے دیکھو بظاہر کتنے حقیر نظر آتے ہیں، لیکن انکی گونا گوں خاصیتوں پر نگاہ ڈالی جائے تو انسان ورطۂ حیرت میں ڈوب جاتا ہے۔ان پتوں کو ہرن کھاتا ہے تو مشک بن جاتی ہے، مکھی کھاتی ہے تو شہد بن جاتا ہے، کیڑا کھاتا ہے تو ریشم بن جاتا ہے، مگر جب بکری کھاتی ہے تو یہ مینگنیوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں، کیا یہ بات عقل میں آسکتی ہے کہ ان حقیر پتوں میں یہ متنوع خصوصیات آپ سے آپ آ گئی ہیں اور ان کا کوئی پیدا کرنے والا نہیں ہے؟''

اس آخری زمانہ کے حکم اور عدل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام، رب العالمین کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''پھر اس کے بعد رب العالمین کا لفظ ہے۔جیسا پہلے بیان کیا گیا ہے اللہ وہ ذات (مستجمع) جمیع صفاتِ کاملہ ہے جو تمام نقائص سے منزہ ہو اور حسن اور احسان کے اعلیٰ نکتہ پر پہنچا ہوا ہو۔یعنی تمام صفات اس میں مکمل طور پر جمع ہیں اور اس کی خوبصورتی انتہائی نقطہ کو پہنچی ہوئی ہے تا کہ اس بے مثل و مانند ذات کی طرف لوگ کھنچے جائیں اور روح کے جوش اور کشش سے اس کی عبادت کریں۔اس لئے پہلی خوبی احسان کی صفت رب العالمین کے اظہار سے ظاہر فرمائی ہے، جس کے ذریعہ سے کل مخلوق فیض ربوبیت سے فائدہ اٹھا رہی ہے، مگر اس کے بالمقابل باقی سب مذہبوں نے جو اس وقت موجود ہیں اس صفت کا بھی انکار کیا ہے۔مثلاً آریہ جیسا ابھی بیان کیا ہے یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ انسان کو جو کچھ مل رہا ہے وہ سب اس کے اپنے ہی اعمال کا نتیجہ ہے اور خدا کی ربوبیت سے وہ ہرگز ہرگز بہرہ ور نہیں ہے، کیونکہ جب وہ اپنی روحوں کا خالق ہی خدا کو نہیں مانتے اور ان کو اپنے بقا و قیام میں بالکل غیر محتاج سمجھتے ہیں، تو پھر

اس صفت ربوبیت کا بھی انکار کرنا پڑا۔ایسا ہی عیسائی بھی اس صفت کے منکر ہیں کیونکہ وہ مسیح کو اپنا رب سمجھتے ہیں اور ربنا المسیح ربنا المسیح کہتے پھرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو جمیع مافی العالم کا رب نہیں مانتے یعنی اللہ تعالیٰ کو پوری دنیا، کل عالم، کل کائنات کا رب نہیں مانتے۔ بلکہ مسیح کو اس کے فیض ربوبیت سے باہر قرار دیتے ہیں اور خود ہی اس کو رب مانتے ہیں۔اسی طرح پر عام ہندو بھی اس صداقت سے منکر ہیں کیونکہ وہ تو ہر ایک چیز اور دوسری چیزوں کو رب مانتے ہیں۔ برہمو سماج والے بھی ربوبیت تامہ کے منکر ہیں۔ کیونکہ وہ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ خدا نے جو کچھ کرنا تھا وہ سب یکبار کر دیا اور یہ تمام عالم اور اس کی قوتیں جو ایک دفعہ پیدا ہو چکی ہیں، مستقل طور پر اپنے کام میں لگی ہوئی ہیں۔اللہ تعالیٰ ان میں کوئی تصرف نہیں کر سکتا اور نہ کوئی ان میں تغیر و تبدل واقع ہو سکتا ہے۔ان کے نزدیک اللہ تعالیٰ اب معطل محض ہے۔اب اللہ تعالیٰ کا کوئی کام ہی نہیں رہا۔غرض جہاں تک مختلف مذاہب کو دیکھا جاوے اور ان کے اعتقادات کی پڑتال کی جاوے تو صاف طور پر معلوم ہو جاوے گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رب العالمین ہونے کے قائل نہیں ہیں۔یہ خوبی جو اعلیٰ درجہ کی خوبی ہے اور جس کا مشاہدہ ہر آن ہو رہا ہے، صرف اسلام ہی بتاتا ہے اور اس طرح پر اسی ایک لفظ کے ساتھ ان تمام غلط اور بیہودہ اعتقادات کی بیخ کنی کرتا ہے جو اس صفت کے خلاف دوسرے مذاہب والوں نے خود بنا لئے ہیں۔''

(ملفوظات۔جلد دوم، صفحہ 35-36، جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

خالق کی شناخت کا طریق بیان کرتے ہوئے آپ ایک اور جگہ ارشاد فرماتے ہیں:

''ایک ایسا انسان جس کو سچا شوق، حقیقی جوش اور دلی تڑپ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کو پہچانے ، اس کے لئے تمام گزشتہ قصص اور واقعات پر نظر ڈال کر غور کرنا از بس مفید ہو سکتا ہے۔تاریخ ایسے انسان کے واسطے رہبری کر سکتی ہے، تاریخ اور تمام واقعات سلف بجز اس کے اور کوئی راہ نہیں بتاتے کہ خدا کو خدا کے عجائباتِ قدرت اور تصرفات سے جو کہ وہ بذریعہ اپنے الہامات، وحی اور مکالمات دنیا پر ظاہر کرتا ہے پہچان سکتے ہیں اس راہ سے بڑھ کر اور کوئی یقینی راہ خدا تعالیٰ کی شناخت کی ہرگز نہیں ہے ۔ جن لوگوں کو وہ خاص کر لیتا ہے اور حصۂ معرفت ان کو عطا کرتا ہے ان پر وہ مکالمہ اور مخاطبہ کا فیضان جاری کرتا ہے۔''

(ملفوظات۔جلد5، صفحہ 591)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''پس ہم جو احمدی کہلاتے ہیں ہمارا فرض بنتا ہے کہ اس رب کا جو رب العالمین ہے، تمام جہانوں کا رب ہے، وہ جو کائنات کی تمام مخلوق کو پیدا کرنے والا اور ان کو نکتۂ انتہا تک پہنچنے کی طرف لے جانے والا ہے، اس رب کا پیغام تمام دنیا کو پہنچا کر تمام دنیا کو اس کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کریں۔یہی ایک ذریعہ ہے جس سے ہم ساری دنیا کو رب العالمین کی پہچان کروا سکتے ہیں۔جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ قرآن کریم کے شروع میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی ربوبیت کی طرف توجہ دلائی ہے اور آخر میں بھی ربوبیت پر قائم رہنے کی دعا سکھائی ہے تا کہ ایک مومن اس کو مالکِ کل اور معبودِ کل سمجھتے ہوئے، اس کی طرف جھکتے ہوئے ہر شر سے اس کی پناہ میں رہے۔اور جیسا کہ میں نے بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں سورۃ فاتحہ سے لے کر سورۃ الناس تک تقریباً تمام سورتوں میں ہی مختلف مقامات پر اپنی ربوبیت کا حوالہ دے کر احکامات دیئے ہیں یا دعائیں سکھائی ہیں۔یہ سب باتیں اس بات کا تقاضا کرتی ہیں کہ ہر احمدی سستیوں کو دور پھینکے، اپنے رب کے ساتھ مضبوط تعلق جوڑے اور اس کے حکموں پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔کسی قسم کی تکلیف اور عارضی روکوں سے کسی احمدی کے قدموں میں کبھی لغزش نہ آئے۔دیکھیں تکلیفوں کا جہاں تک ذکر ہے اس کے بارے میں بھی قرآن کریم نے اصحاب کہف کے بارے میں بتایا۔اور قرآن کریم کے جو سیپارے ہیں اگر ان کی ترتیب دیکھی جائے تو یہ سورۃ قرآن کریم کے تقریباً نصف میں آتی ہے، اس میں انہیں لوگوں کا ذکر ہے جنہوں نے اپنے رب کی خاطر، واحد و یگانہ رب کی خاطر تکلیفیں اٹھائیں، ظلم سہے، قتل ہوئے لیکن ہمیشہ اپنے رب کی پہچان کی، اس کے آگے جھکے اور بالآخر اللہ تعالیٰ کے انعامات کے وارث بنے۔''

(خطباتِ مسرور۔جلد چہارم، صفحہ 579-580)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس کو پہنچانے والے ہوں اور دنیا کو یہ احساس دلانے والے ہوں کہ خالقِ حقیقی اللہ کی ذات ہے، جواب بھی سنتا ہے، نشان بھی دکھاتا ہے۔اس کی طرف آؤ۔اور ہم خود بھی اس خدا سے زندہ تعلق پیدا کرنے والے ہوں۔اس کی عبادت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔اس کی صفات کا صحیح ادراک حاصل کرنے والے ہوں۔ہماری نسلیں بھی ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے شرک سے ہر طرح محفوظ رہیں۔آمین!

غزل

مکرم طاہر عارف صاحب

عہدِ وفا ہے جاں پہ اِک قرض اب تلک
مجھ سے ادا نہ ہوسکا یہ فرض اب تلک

گونگے ہیں لفظ بات میں مطلب نہیں کوئی
مَیں کر سکا ہوں آپ سے نہ عرض اب تلک

شاید مجھے نصیب ہو ساقی کی اِک جھلک
مَیں ڈھونڈتا ہوں مے کدے میں درز اب تلک

درد فراق یار بھی بھانے لگا ہے کچھ
پیچھے لگا ہے عشق کا بھی مرض اب تلک

ہو اِذن گر تو اپنے بھی لہجے میں کچھ کہوں
اپنا رہا تھا آپ کی میں طرز اب تلک

چومے ہیں اس نے صاحب لولاک کے قدم
اِٹھلا رہی ہے ناز سے وہ ارض اب تلک

رہزن بنے جو ہمسفر منزل نہیں ملی
میں ناپتا ہوں طول کبھی عرض اب تلک

دہلیز سے ہے آپ کی طاہرؔ لگا کھڑا
جھک جھک کے کر رہا ہے کوئی عرض اب تلک

محترم خلیفہ عبدالعزیز صاحب اور ان کے آباء کی خوشگوار یادیں

مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب

محترم خلیفہ عبدالعزیز صاحب کے ساتھ میرا تعارف ملک لال خان صاحب نے 21 اپریل 2003 کو مسجد فضل لندن کے احاطہ کے باہر کروایا تھا جب کہ میں پاکستان سے انتخاب خلافت کمیٹی کے ممبر کے طور پر آیا تھا۔ میری اہلیہ کی طرف سے خلیفہ عبدالعزیز صاحب کے ساتھ رشتہ داری تھی۔ لیکن اس سے پہلے ملاقات نہیں ہوئی تھی۔

تعارف کے معاً بعد انہوں نے محبت بھرے لہجے میں فرمایا کہ مجھے یہ خوشی ہو رہی ہے کہ ہمارے خاندان میں سے کم از کم ایک شخص تو انتخاب خلافت کمیٹی کا ممبر ہے۔

آپ حضرت خلیفہ نورالدین جمونی صاحب رضی تعالیٰ عنہ کے پوتے اور خلیفہ عبدالرحیم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے تھے۔

حضرت خلیفہ نورالدین جمونیؓ

قبر مسیح کی دریافت کے حوالے سے آپؓ نے صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں بہت شہرت پائی اور حضرت حکیم الحاج حافظ مولانا نورالدین بھیروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا (قبل از خلافت) شاگردِ خاص ہونے کے حوالے سے آپ ''خلیفہ'' نورالدین اور آگے آپؓ کی اولاد در اولاد خلیفہ کے امتیازی نام سے موسوم ہوئی۔

خلیفہ عبدالعزیز صاحب حضرت خلیفہ نور الدین جمونیؓ کے سعادت مند پوتے تھے۔ آپ کینیڈا جماعت کے بانی مبانی ممبر تھے۔ اور سب سے پہلے منتخب نیشنل صدر تھے اور پھر نائب امیر جماعت احمدیہ کے طور پر مقدور بھر خدمت کی توفیق ملی۔ بلکہ تادم آخر نائب امیر تھے۔ اس کے علاوہ بھی آپ کو نصف صدی سے زائد کئی شعبہ جات میں نمایاں خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔

یہ خاندان بنیادی طور پر جلال پور جٹاں ضلع گجرات کا رہنے والا تھا۔

خلیفہ عبدالعزیز صاحب کے بڑے بھائی خلیفہ عبدالمنان صاحب چیف انجینئر اُس وقت NESPAK، راولپنڈی میں آفس منیجر تھے جب میں نے اُس فرم میں کام کرنا شروع کیا۔

انہوں نے بتایا کہ ان کے دادا اس غرض سے حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحبؓ کے پاس جلال پور جٹاں سے بھیرہ چلے گئے کہ حضرت مولوی صاحبؓ کی شاگردی میں آ کر علوم دینیہ سیکھیں اور آپؓ کے ساتھ مل کر خدمت دین کریں۔ یہ اس زمانے کی بات ہے جب حضرت مولوی صاحبؓ ہندوستان کے مختلف شہروں اور حجاز میں علوم حاصل کر کے 1871ء میں واپس بھیرہ تشریف لائے تھے۔ اس نوجوان کا آپؓ کے ساتھ ساری عمر رہ کر خدمتِ دین کا عزم دیکھ کر حضرت مولوی صاحبؓ نے ان کی شادی اپنی اہلیہ کے خاندان میں کروا دی۔

(اس بیوی میں سے خلیفہ نورالدین جمونیؓ کی جو بیٹی فاطمہ ہوئیں وہ میری اہلیہ کی دادی تھیں۔)

1876ء میں حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحبؓ مہاراجہ جموں و کشمیر کے شاہی طبیب مقرر ہوئے۔ آپؓ نے اپنے شاگردِ رشید نورالدینؓ اور بعض اور عزیزوں جیسے حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ وغیرہ کو بھی جموں بلوالیا۔

مہاراجہ جموں کی دقت اور اس کا حل

وہاں مہاراجہ جموں و کشمیر کو یہ دقت پیش آتی تھی کہ استاد اور شاگرد دونوں ہم نام تھے۔

حضرت (حکیم مولوی) نورالدین آف بھیرہ استاد اور حضرت نورالدین (آف جلال پور جٹاں) شاگرد تھے۔

اس کا مہاراجہ نے یہ حل نکالا کہ شاگرد نورالدین کو خلیفہ کہنا شروع کر دیا یعنی خلیفہ نورالدین۔

قبر مسیح کی دریافت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ جموں کشمیر سے تعارف کے لئے 1885ء میں قادیان تشریف لے گئے تھے اور آپؓ کے حلقہ ارادت میں آ گئے تھے اور بیعت کی درخواست کی تھی لیکن حضورؑ کو ابھی اذنِ الٰہی نہیں ہوا تھا اس لئے یہ معاملہ 23 مارچ 1889ء تک ملتوی ہو گیا۔ تاہم آپؓ اور آپؓ کے قریبی ساتھی اسی وقت سے حضور کے سلطان نصیر بن گئے تھے۔

1890ء میں جب حضورؑ نے الہام الٰہی کی بنا پر وفاتِ مسیح ناصری کا اعلان فرمایا اور قرآن و حدیث اور بائیبل اور تاریخ نے اس کی تائید کی تو اس دور کا بلکہ اب تک اس ریسرچ میں کئی لوگ لگ گئے۔

قبر مسیح کی دریافت میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا (قبل از خلافت) اور آپؓ کے شاگردوں کا جموں کشمیر آ جانا بہت کارگر ثابت ہوا۔

لکھا ہے کہ حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحبؓ مہاراجہ جموں و کشمیر کے پہلے نائب شاہی طبیب کے طور پر ملازم ہوئے اور حکیم فدا محمد خان کے سبکدوش ہونے کے بعد شاہی طبیب کے عہدے پر فائز ہوئے۔ اس وقت آپؓ ریاست کے سارے شفاخانوں کے انچارج تھے۔

آپؓ نے کسی طبی فریضہ کی انجام دہی کے لئے اپنے ہم نام شاگرد خلیفہ نورالدینؓ کو سرینگر بھیجا وہاں کے مشہور مزار ''روضہ بل'' کے بارے میں انہیں معلوم ہوا کہ یہ قبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہے انہوں نے اس کا ذکر حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحبؓ سے کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے جب یہ ماجرا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کیا تو حضورؑ نے خلیفہ نور الدین صاحبؓ سے بالمشافہ ساری رپورٹ طلب فرمائی اور پھر مزید تفصیل کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی جنہوں نے سرینگر جا کر مزید تحقیق کی اور مزار کا نقشہ بنایا اور مقامی لوگوں کی شہادتیں لیں اس ریسرچ کے سارے اخراجات حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحبؓ نے اٹھائے اس کمیٹی میں قبر کی نشان دہی کرنے والوں میں خلیفہ نورالدینؓ بھی شامل تھے۔

اس طرح جماعت احمدیہ میں قبر مسیح کی دریافت میں خلیفہ نورالدینؓ (جمونی) کا ایک اہم اور خاص کردار ہے۔ اور انہیں یہ غیر معمولی سعادت حاصل ہوئی۔ حضورؑ نے آپ کو 313 صحابہ کی فہرست میں شامل فرمایا۔

کتاب ''مسیح ہندوستان میں''

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی شہرہ آفاق تصنیف

”مسیح ہندوستان میں“ میں تحریر فرماتے ہیں۔

”سو میں اس کتاب میں ثابت کروں گا کہ حضرت مسیح علیہ السلام مصلوب نہیں ہوئے اور نہ آسمان پر گئے اور نہ کبھی امید رکھنی چاہیئے کہ وہ پھر زمین پر آسمان سے نازل ہوں گے بلکہ وہ 120 برس کی عمر پا کر سرینگر کشمیر میں فوت ہو گئے اور سرینگر محلّہ خانیار میں ان کی قبر ہے۔“ (مسیح ہندوستان میں۔ روحانی خزائن، جلد 15 صفحہ 14)

کتاب ”تریاق القلوب“

اس کتاب ”تریاق القلوب“ میں حضور فرماتے ہیں:

”میں نے اپنی کتاب ’مسیح ہند میں‘ میں ثابت کیا ہے کئی ملکوں کی سیر کرتے ہوئے نصیبین میں آئے اور نصیبین سے افغانستان میں پہنچے اور ایک مدت تک اس جگہ جو کوہِ نعمان کہلاتا ہے اس کے قریب سکونت پذیر رہے اور اس کے بعد پنجاب کے مختلف حصوں کو دیکھا اور ہندوستان کا بھی سفر کیا اور غالباً بنارس اور نیپال میں بھی پہنچے۔ پھر پنجاب کی طرف لوٹ کے کشمیر کا قصد کیا اور بقیہ عمر سرینگر میں گزار دی اور وہیں فوت ہوئے اور سرینگر محلّہ خانیار کے قریب دفن کئے گئے۔ اور اب تک وہ قبر یوز آسف نبی کی قبر اور شہزادہ نبی کی قبر اور عیسیٰ نبی کی قبر کہلاتی ہے اور سرینگر میں یہ واقعہ عام طور پر مشہور ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یہ قبر ہے اور اس مزار کا زمانہ تخمیناً 2000 برس بتلاتے ہیں۔ اور عوام اور خواص میں یہ روایت بکثرت مشہور ہے کہ یہ نبی شام کے ملک سے آیا تھا۔“

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن، جلد 15 صفحہ 245)

سوانح حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ ”قبر مسیح کا انکشاف“

ایک بزرگ خلیفہ نور الدین صاحب جمونیؓ ایک دفعہ محلّہ خانیار سرینگر سے گزر رہے تھے کہ ایک قبر پر انہوں نے ایک بوڑھے اور بڑھیا کو بیٹھے دیکھا ان سے پوچھا یہ کس کی قبر ہے؟ جواب دیا یہ نبی صاحب کی ہے۔ انہوں نے کہا یہاں نبی کہاں سے آ گیا؟ انہوں نے جواب دیا۔

”یہ نبی دُور سے آیا تھا اور کئی سو سال پہلے آیا تھا۔ یہ قبر شہزادہ نبی آصف کی قبر کے نام سے مشہور ہے۔“

خلیفہ نور الدین صاحب جمونیؓ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ سے ذکر کیا۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک مجلس میں تشریف رکھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا مجھے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کسی ایسی جگہ گئے تھے جیسے کشمیر۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے خانیار والی قبر کا واقعہ حضور علیہ السلام کو بتایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خلیفہ جمونی صاحبؓ کو بلایا اور فرمایا اس سے متعلق اور معلومات حاصل کریں۔“

(سوانح حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ، تصنیف رضیہ درد صاحبہ شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان، صفحہ 22۔ 23)

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ نے بھی ”قبر مسیح“ تصنیف فرمائی جو بکڈپو تالیف واشاعت قادیان نے 1936ء میں شائع کی۔ اس میں بھی اس تاریخی واقعہ کا ذکر کیا ہے۔

ابھی حال ہی میں ایک ضخیم کتاب حضرت خلیفہ نور الدین جمونیؓ (دریافت کنندہ محقق اول قبر مسیح در محلّہ خانیار سرینگر کشمیر) مصنفہ مرزا خلیل احمد قمر و خلیفہ طاہر احمد شائع ہوئی ہے۔ اس میں یہ لکھا گیا ہے۔

”کشمیر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اولین معلومات فراہم کرنے والے مبارک وجود حضرت خلیفہ نور الدین جمونی رضی اللہ عنہ تھے۔“

1978ء میں کسرِ صلیب کانفرنس لندن

خلافتِ ثالثہ میں یہ کانفرنس لندن میں جناب بشیر احمد خان رفیق صاحب امام مسجد فضل لندن نے کروائی تھی جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے از خود شرکت فرمائی تھی اس وقت کئی اور سکالرز کے نام اور مقالے سامنے آئے تھے جنہوں نے روضہ بل یعنی سری نگر محلّہ خانیار کے قبر مسیح ہونے کی تصدیق کی ہے ان میں سے سپینش سکالر Andreas Faber Kaiser اور ڈاکٹر فدا حسنین پروفیسر آف ہسٹری اور مشہور صوفی آرکیالوجسٹ اور Director of Antiquities in Kashmir بہت مشہور ہیں، انہوں نے اس سلسلہ میں کتب بھی لکھی ہیں اور یہ سب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے موقف کی تائید کرتے ہیں۔

روضہ بل کے باہر یہ تحریر ہے

Ziarat Hazrat Youza Asouph and Syed Nasir U Din

سید نصیر الدین کوئی مسلمان بزرگ تھے جن کی تدفین بعد میں حضرت عیسیٰ کی قبر کے ساتھ ہوئی۔

خلیفہ عبد العزیز صاحب کا مختصر ذکرِ خیر

حضرت خلیفہ نور الدین صاحب جمونی ؓ کا جو مضبوط تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اور حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے ساتھ قائم ہوا تھا وہ آگے آپ کی اولاد میں بھی نسلاً بعد نسل منتقل ہوتا رہا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلفاء میں سے خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے 1976ء میں کینیڈا کا پہلا دورہ فرمایا تھا اس وقت خلیفہ عبد العزیز صاحب ہی کینیڈا کے نیشنل صدر تھے۔ آپ کو خلافتِ احمدیہ کے سایہ میں کینیڈا جیسے عظیم ملک میں تاحیات بھرپور خدمت کی توفیق ملی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے 1980ء کے دورہ کینیڈا کے دوران اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ پاکستان سے سو خاندان کینیڈا شفٹ ہو جائیں۔

خلیفہ عبد العزیز صاحب پیشہ کے لحاظ سے بیرسٹر تھے اور اپنے پروفیشن کے لحاظ سے بھی آپ نے اس سلسلہ میں نمایاں خدمات کی توفیق پائی اور لوگوں کی مدد اور راہنمائی کی توفیق پائی۔

Ahmadiyya Abode of Peace Inc. میں بھی آپ نے نمایاں کردار ادا کیا۔ وفات سے قبل اس کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے چیئرمین تھے۔

میری ایک بیٹی نائجیریا سے ٹورانٹو شفٹ ہوئی تھی آپ نے رہائش کے لئے ان کی راہنمائی اور مدد فرمائی تھی۔ فجزاہ اللہ احسن الجزا

2013ء میں ہم پہلی بار کینیڈا آئے تھے خلیفہ عبد العزیز صاحب اور ان کے برادر نسبتی مکرم خلیفہ طاہر احمد صاحب کے ساتھ پورا ایک دن گزارا۔ ان کے ایک بھتیجے میجر خلیفہ عبد الحفیظ صاحب موٹر کار ڈرائیو کر رہے تھے، ہم ان کے ساتھ ان کے دو بڑے بھائیوں مکرم خلیفہ عبد الوکیل صاحب اور مکرم خلیفہ عبد المنان صاحب کو نرسنگ ہوم میں ملے۔ ان کی اہلیہ مرحومہ محترمہ کوثر خلیفہ صاحبہ کی قبر پر دعا کے لئے بھی گئے۔ اور ایک ریسٹورنٹ میں انہوں نے پُر تکلف کھانا بھی کھلایا اور اس دوران کینیڈا میں جماعت کے قیام اور ترقیات کا ذکر بھی فرماتے رہے کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح چند افراد سے آغاز کرنے والی جماعت کو ہزاروں کی تعداد میں بڑھا کر ملک کے اکثر حصوں میں پھیلا دیا ہے۔

2017ء میں بھی میں اپنی اہلیہ کے ہمراہ کینیڈا آیا تھا اور کینیڈا میں جماعتی وسعتوں کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا۔

ٹورانٹو، کیلگری، سیسکاٹون، بیلونائف، ایڈمنٹن، راءجانہ، لائیڈ منسٹر وغیرہ کے وزٹ کے دوران کئی احمدی مساجد کو دیکھنے کا موقع ملا۔

(باقی صفحہ 33)

مکرم خلیفہ عبدالعزیز صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

بانی مبانی رکن، مخلص، جان نثار، صائب الرائے اور خلافتِ احمدیہ کے فدائی دارِفانی سے رخصت ہوگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن

یہ امر انتہائی افسوسناک ہے کہ جماعت احمدیہ کینیڈا کے بزرگ اور دیرینہ خادم سلسلہ مکرم عبدالعزیز خلیفہ صاحب نائب امیر 9 جولائی 2019ء کو منگل کی شب پارک ریجن ہسپتال میں حرکتِ قلب بند ہوجانے کی وجہ سے 84 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔

12 جولائی نماز جمعہ کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب نے اپنے مخلص دیرینہ ساتھی مکرم عبدالعزیز خلیفہ صاحب کی طویل خدمات کا بڑی محبت اور اخلاص کے ساتھ جامع الفاظ میں ذکرِ خیر فرمایا۔ اور اس کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی اور دوردراز شہروں سے آئے ہوئے دوستوں نے شمولیت کی اور اسی روز میپل قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے کے بعد مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کرائی۔ قبرستان میں دوستوں کا ہجوم تھا۔ یہ وہ قبرستان ہے جہاں کینیڈا میں ابتداء میں آنے والے احمدی مدفون ہیں۔ اب اس قبرستان میں مزید قبروں کی گنجائش نہیں۔

جماعت احمدیہ کینیڈا کے نماز جمعہ کے تمام مراکز میں مکرم خلیفہ صاحب کی نماز جنازہ غائب ادا کی گئی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 19 جولائی 2019ء کو مسجد بیت الفتوح میں خطبہ جمعہ میں مکرم عبدالعزیز خلیفہ صاحب نائب امیر کینیڈا کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد ان دونوں کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

خاندان

مکرم عبدالعزیز خلیفہ صاحب کا تعلق جموں کشمیر سے تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشہور صحابی حضرت خلیفہ نورالدین جمونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے، ریاست جموں کشمیر کے ہوم سیکرٹری حضرت خلیفہ عبدالرحیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے اور حضرت عمر بخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نواسے تھے۔

آپ 1935ء میں سری نگر کشمیر میں پیدا ہوئے۔ 1948ء میں سری نگر میں مذہبی فسادات نے آگ لگادی اور مسلمانوں کے لئے وہاں جینا دوبھر ہوگیا تو آپ کا خاندان لاہور منتقل ہوگیا اور پھر وہاں سے سیالکوٹ جابسے۔

تعلیم و تربیت

آپ نے ابتدائی تعلیم سیالکوٹ میں حاصل کی اور وہاں کے مشہور مرے کالج سے 1955ء میں بی اے کیا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ کی ہدایت اور ارشاد کی تعمیل میں 1957ء میں پنجاب یونی ورسٹی لاء کالج لاہور سے ایل ایل بی کیا۔ اور سیالکوٹ میں دس سال تک ایک کامیاب وکیل کی حیثیت سے شہرت پائی۔

کینیڈا میں آمد

آپ 1967ء میں سیالکوٹ سے کینیڈا آئے۔ آپ کو مشرق وسطی، یورپ، کینیڈا اور امریکہ کے مشہور شہروں کی سیاحت کا موقع ملا۔ اسی طرح دنیا بھر کی احمدیہ مرکزی مساجد اور مشن ہاؤسز دیکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

یہاں آنے کے بعد بڑی محنت سے کینیڈا میں بطور شناخت وکیل کے لئے کورسز کئے۔ اپنی لاء فرم بنائی اور اس کے ذریعہ جماعت کو قانونی معاملات میں مدد دی۔ آپ کو اپنے پیشہ میں بحثیت بیرسٹر، Solicitor، اوتھ کمشنر، نوٹری پبلک اور میرج رجسٹرار خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔

1975ء میں جماعت احمدیہ کینیڈا کے سب سے پہلے نیشنل پریذیڈنٹ منتخب ہوئے۔ اور اسی طرح سب سے پہلے صدر قضا بورڈ مقرر ہوئے۔ اور تادم آخر نائب امیر کے اعلیٰ منصب فائز رہے۔ علاوہ ازیں جماعت کے مختلف کلیدی عہدوں پر خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔

2010ء میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو فریضہ حج ادا کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ایں سعادت بزورِ بازو نیست

ملکی سطح پر آپ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے مختلف سماجی اور معاشرتی تنظیموں کے عہدیداروں، مختلف شہروں کے میئرز، صوبائی اور وفاقی حکومتوں نے کثیر تعداد میں اعزازات اور اسناد سے نوازا۔

ٹورانٹو شہر کے عین وسط میں ہائی وے کے قریب ایک غیر منافع بخش تعمیراتی منصوبہ Ahmadiyya Abode of Peace Inc. میں اہم کردار ادا کیا۔ جس کی چودہ منزلیں ہیں اور رہنے کے لئے 166 یونٹ ہیں اور سینکڑوں احمدی وہاں رہتے ہیں۔ آپ اس کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے تادم آخر چیئرمین تھے۔

جماعت احمدیہ کینیڈا کے مرکز میں پیس ویلج کے رہائشی منصوبہ کی تعمیر و ترقی اور احمدیوں کے لئے مکانات کی خریداری میں سہولت پیدا کرنے اور دیگر قانونی معاملات میں ان کی لاء فرم نے 95% مدد کی۔

ان کی سراپا دلداری اس پہلو سے قابل ذکر ہے کہ جیسے ہی ان کو کسی کی وفات کی اطلاع ملتی تو اپنے چند دوستوں کے ساتھ ان کے ہاں فوری تعزیت اور دلداری کے لئے جاتے اور جنازہ میں بھی شرکت کرتے۔ اسی طرح کسی مریض کے ہسپتال میں داخل ہونے کی اطلاع ملتی تو اپنے چند دوستوں کے ساتھ عیادت اور تیمارداری کے لئے ضرور جاتے۔

کینیڈا میں خلفائے احمدیت کے ساتھ اور ان کی راہنمائی میں نصف صدی سے زائد عرصہ تک غیر معمولی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ خلیفۃ المسیح اور مرکز کی ہدایات پر عمل درآمد کروانے کی بھرپور کوشش کرتے۔

(باقی صفحہ 24)

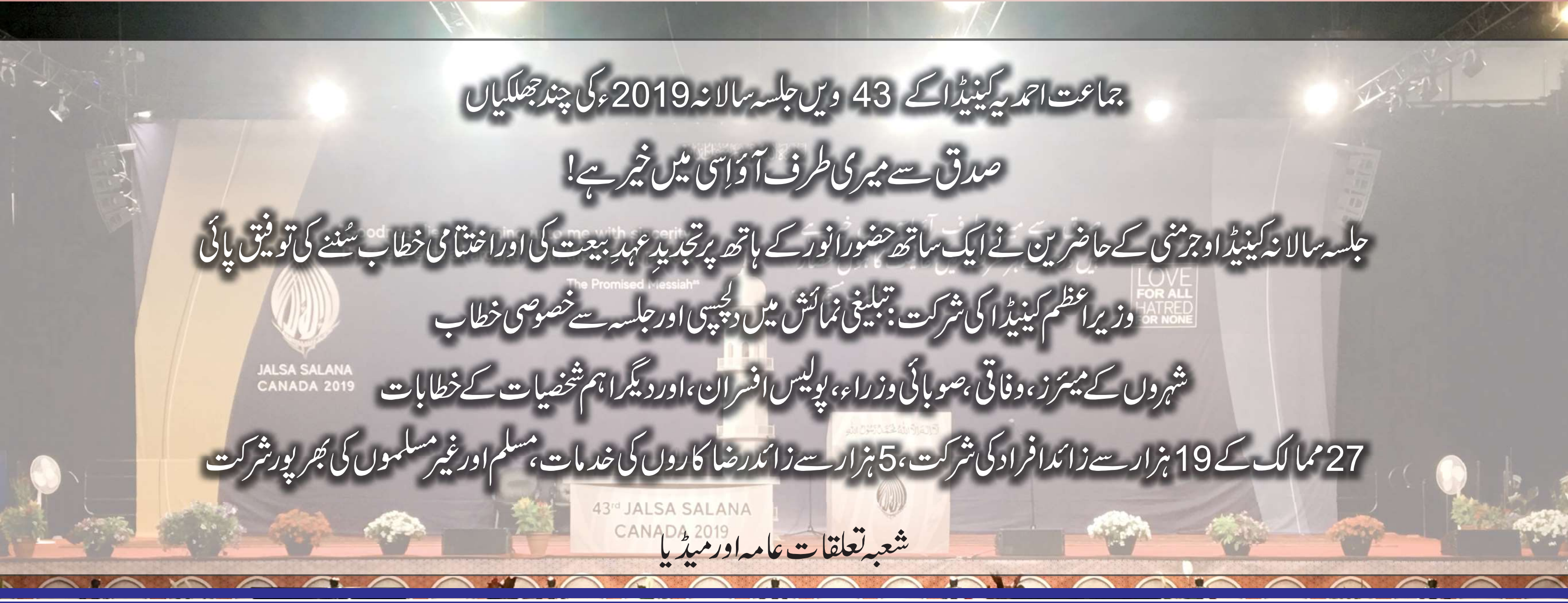

جماعت احمدیہ کینیڈا کے 43 ویں جلسہ سالانہ 2019ء کی چند جھلکیاں

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے!

جلسہ سالانہ کینیڈا و جرمنی کے حاضرین نے ایک ساتھ حضور انور کے ہاتھ پر تجدیدِ عہدِ بیعت کی اور اختتامی خطاب سُننے کی توفیق پائی

وزیر اعظم کینیڈا کی شرکت: تبلیغی نمائش میں دلچسپی اور جلسہ سے خصوصی خطاب

شہروں کے میئرز، وفاقی، صوبائی وزراء، پولیس افسران، اور دیگر اہم شخصیات کے خطابات

27 ممالک کے 19 ہزار سے زائد افراد کی شرکت، 5 ہزار سے زائد رضا کاروں کی خدمات، مسلم اور غیر مسلموں کی بھرپور شرکت

شعبہ تعلقات عامہ اور میڈیا

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ اس کی رحمتوں اور برکتوں کو سمیٹتے ہوئے اپنی اعلیٰ روایات کے ساتھ جماعت احمدیہ کینیڈا کا تینتالیسواں جلسہ سالانہ مورخہ 5 جولائی 2019ء کو انٹرنیشنل سینٹر، ایئر پورٹ روڈ، مسی ساگا میں شروع ہوکر 7 جولائی 2019ء کو نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

یہ جلسہ اُس وقت ایک تاریخی اہمیت اختیار کر گیا جب جلسہ کینیڈا اور جلسہ جرمنی کے حاضرین نے ایک ساتھ حضور انور کے دستِ مبارک پر تجدیدِ عہدِ بیعت کی، اجتماعی دُعا میں شامل ہوئے اور نعروں کی گونج میں اپنے پیارے آقا کا اختتامی خطاب سُنا۔

اس جلسہ میں ستائیس (27) ممالک کے نمائندوں نے شرکت کی۔ جس میں آسٹریلیا، بیلجیئم، بنگلہ دیش، بیلیز، ڈنمارک، فن لینڈ، ایکواڈور، فرانس، جرمنی، گھانا، انڈیا، آئرلینڈ، اٹلی، ماریشس، ملائیشیا، ناروے، نیوزی لینڈ، پاکستان، سپین، سوئٹزر لینڈ، سویڈن، سعودی عربیہ، متحدہ عرب امارات، شام، تنزانیہ، ترکی، انگلستان، امریکہ اور بعض دیگر ممالک کے عشاقِ احمدیت شامل تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال 19,485 افراد نے شمولیت کی۔

جلسہ سالانہ کے جملہ انتظامات کا معائنہ

یکم جولائی 2019ء نماز عصر کے بعد مسجد بیت الاسلام میں جلسہ سالانہ کے جملہ انتظامات کے معائنہ کی تقریب ہوئی۔ جس میں افسران، ناظمین، منتظمین اور معاونین نے شرکت کی۔ جن کی تعداد پانچ ہزار کے لگ بھگ تھی۔

امسال افسر رابطہ مکرم محمد عامر شیخ صاحب، افسر جلسہ سالانہ مکرم رضوان مسعود میاں صاحب، افسر جلسہ گاہ مکرم شاہد منصور صاحب اور افسر خدمتِ خلق مکرم زبیر افضل صاحب تھے۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ جلسہ سالانہ تبلیغ کا ایک نادر موقع ہے جس میں شامل ہونے والے اور رضا کار مربی کا کردار ادا کرتے ہیں، آپ نے جلسہ سالانہ کے بعض امور کے متعلق قرآن کریم کی آیات اور خلفائے کرام کے چند ارشادات پڑھ کر سنائے اور خاص طور پر جلسہ سالانہ کے مہمانوں کے ساتھ حسنِ سلوک اور مہمان نوازی کی تلقین فرمائی۔

جلسہ گاہ کے انتظامات کا جائزہ

بعدہٗ محترم امیر صاحب نے جلسہ سالانہ کے تمام شعبہ جات کے انتظامات کا جائزہ لیا اور جلسہ سالانہ کے بعض امور کے بارہ میں خصوصی ہدایات دیں۔

لنگر خانہ کا افتتاح

محترم امیر صاحب مسجد بیت الاسلام سے لنگر خانہ تشریف لے گئے اور وہاں کے تمام شعبہ جات کا جائزہ لیا۔ اور کھانا پکانے کے بعض امور کے بارہ میں خصوصی ہدایات بھی دیں۔ اور لنگر خانہ کا افتتاح کرتے ہوئے لنگر کے چولہے شروع کرنے کے لئے آگ جلائی۔ اس کے بعد دعا کروائی۔

جلسہ گاہ کا ایک عمومی جائزہ

اس بار خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ کے انتظامات، جلسہ گاہ، شعبہ خدمتِ خلق کے جملہ انتظامات میں بہت بہتری آئی۔ مہمانوں کے لئے موزوں اور مناسب سہولتیں فراہم کی گئیں۔

جلسہ گاہ میں قرآن کریم کے موضوع پر نہایت دلچسپ، معلومات آفرین اور بہت خوبصورت نمائش تھی۔ وزیر اعظم کینیڈا نے بھی اِس نمائش میں دلچسپی کا اظہار کیا اور مختلف سٹالوں پر موجود کارکنان سے گفتگو فرمائی۔

باہر بک سٹور بھی کتابوں سے بھرا ہوا تھا۔ گرمی کی شدت کے باوجود دینی کتب کی وجہ سے خریداروں کا تانتا بندھا ہوا تھا۔

رجسٹریشن کا شعبہ بڑی مستعدی سے اپنی ذمہ داری نبھاتا رہا۔ جلسہ گاہ میں، طبی امداد، ایمرجنسی، خصوصی خدمات اور بعض دیگر شعبوں کے سٹال تھے۔ جلسہ گاہ کے بڑے ہال میں چھوٹے چھوٹے بچے شاملین جلسہ کو پانی فراہم کرتے رہے۔

کھانے کا انتظام انٹرنیشنل سینٹر کے ہی ایک دوسرے ہال میں کیا گیا تھا۔ ان میں بزرگوں کے لئے کھانے کا علیحدہ انتظام تھا جہاں میزوں پر کھانے کی ٹرے، پانی کی بوتلیں، گلاس، اچار اور روٹیوں کے پیکٹ رکھ دیئے گئے تھے بلکہ آخری دن صبح ناشتہ میں انڈے، حلوہ، چنے، نان اور مختلف قسم کے پھل مہیا کئے گئے تھے۔ اور ان طعام گاہوں کے باہر چائے کی سہولت موجود تھی۔

خصوصی مہمانوں کے لئے جلسہ گاہ کے اندر ہی ایک مخصوص جگہ تھی جہاں مرکز کے نمائندوں اور بعض دیگر غیر ملکی معزز مہمانوں کے لئے خاطر تواضع اور کھانے کا خصوصی انتظام تھا۔

جلسہ گاہ کے باہر کی طرف مختلف سٹال لگے ہوئے تھے۔ افسر بازار ان کی نگرانی کرتے رہے کہ دوران جلسہ تمام سٹال بند ہوں۔ ان میں ہیومینٹی فرسٹ، مجلس انصار اللہ کینیڈا، مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا اور جماعت احمدیہ کینیڈا کے شعبہ مال وغیرہ کے سٹال بھی تھے۔

یہ محض خدا تعالیٰ کا خاص فضل اور احسان ہے کہ اتنے وسیع انتظامات میں جہاں ہزاروں کے تعداد میں سامعین ہوں انتظامی لحاظ سے تمام امور بخوبی انجام پائے اور جلسہ گاہ میں تینوں دن ہر اجلاس اپنے مقررہ وقت پر شروع ہوکر بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوتا رہا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

مردانہ جلسہ گاہ

اس بار جلسہ سالانہ کے پروگرام کی خصوصیت یہ تھی کہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جلسہ سالانہ جرمنی میں فرمودہ تمام خطابات جلسہ کینیڈا کے پروگرام کا حصہ بن گئے

تھے۔اِس کے علاوہ ان بابرکت ایام میں جماعت احمدیہ کے پانچ (5) جید علماء، محققین حضرات مرکز سے تشریف لائے ہوئے حضور انور کے نمائندہ خصوصی مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد و دعوت الی اللہ و مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے خطاب فرمایا۔

اس جلسہ میں قرآن کریم، احادیث نبویہ اور تاریخ کی روشنی میں خلافت: خوف کو امن میں بدلنے کا ذریعہ، اسلام: حقوقِ نسواں کا حقیقی ضامن، خلافتِ ثانیہ کے دور شہدائے احمدیت کی ایمان افروز داستانیں، دنیا پرستی کے اس دور میں تعلق باللہ، درود شریف کی برکات واہمیت، رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اخلاقی اور روحانی تربیت کا عظیم الشان انداز، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک عظیم دعویٰ 'صدق سے میری طرف آؤ اِسی میں خیر ہے'، اور بعض دیگر موضوعات پر اردو اور انگریزی میں بڑی پُر معارف اور ایمان افروز تقاریر پیش کی گئیں۔

نمائندہ مرکز

امسال خداتعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد و دعوت الی اللہ و مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو مرکز کے نمائندہ خصوصی کے طور پر بھجوایا۔

ان کے علاوہ وزیراعظم کینیڈا سمیت سولہ (16) معزز مہمانوں نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ جن میں لبرل پارٹی آف کینیڈا، پروگریسو کنزرویٹو اور نیو ڈیموکریٹک پارٹی کے ممبرز آف پارلیمنٹ، مختلف شہروں کے میئرز اور بعض دیگر عمائدین قابلِ ذکر ہیں۔

جلسہ گاہ کا سٹیج

جلسہ سالانہ کے سٹیج پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک اردو پُر شوکت منظوم کلام کا شعر جلی حروف میں لکھا ہوا تھا۔

صدق سے میری طرف آؤ اِسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

جمعۃ المبارک مورخہ 5 جولائی 2019ء

نماز جمعہ

پہلی اذان مکرم معتز القزق صاحب نے دی۔

حسبِ روایت جلسہ سالانہ کا آغاز نماز جمعہ سے ہوا۔ ابتداء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد فرمودہ تازہ ترین خطبہ سنایا گیا۔

دوسری اذان

مقامی خطبہ جمعہ

دوسری اذان کے بعد مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب، نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے خطبہ جمعہ دیا۔ آپ نے سورۃ نور کی آیات نمبر 55 تا 57 کو موضوع بناتے ہوئے اِس اہم نکتہ کی نشاندہی کی کہ اِن آیات کے شروع اور آخر میں اللہ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کا حکم ہے۔ آپ نے اِس الٰہی جلسہ کے تربیتی مقاصد، مضرات اور ہدایات پر روشنی ڈالی خطبہ جمعہ کے بعد نماز جمعہ و نماز عصر جمع کر کے ادا کی گئیں۔

اعلانات

بعدہ ضروری اعلانات کئے گئے۔

پریس کانفرنس

جلسہ گاہ میں ایم ٹی اے کے سٹوڈیو میں پریس کانفرنس منعقد کی گئی جس میں مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے مقامی اِتھنک میڈیا کے نمائندوں کے سوالوں کے تسلی بخش جوابات دیئے۔

تقریب پرچم کشائی

نماز جمعہ کے بعد داخلی گیٹ کے باہر مرکز کے نمائندہ خصوصی مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وار شاد و دعوت الی اللہ و مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ نے لوائے احمدیت اور مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے کینیڈا کا قومی پرچم لہرایا۔

سلسلہ تقاریر

اس جلسہ کے چار اجلاس ہوئے۔ ہر اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا اور اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شیریں کلام ترنم سے پیش کرنے سے ہوتا رہا۔

پہلا اجلاس

سہ پہر پانچ بجے پہلے روز کے پہلے اجلاس کی صدارت مرکزی نمائندہ خصوصی مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے کی۔ اس اجلاس میں انگریزی اور اُردو میں دو تقاریر ہوئیں۔ اوران کے ساتھ ساتھ اردو، فرنچ، بنگالی، انگریزی اور عربی زبانوں میں ترجمہ پیش کیا جاتا رہا۔

پہلی تقریر مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔

Khilafat: Turning Fear into Peace

خلافت: خوف کو امن میں بدلنے کا ذریعہ

ترانہ خلافت

اس کے بعد جامعہ احمدیہ کینیڈا کے طلباء مکرم فطین ریاض صاحب، مکرم فرخ طاہر صاحب اور مکرم مرتاض ریاض صاحب نے مل کر ایک خوبصورت ترانہ سُنایا۔

خلیفہ دل ہمارا ہے، خلافت زندگانی ہے

بعدہ ترانہ خلافت کا انگریزی ترجمہ پیش کیا گیا۔

اس اجلاس کی دوسری اور آخری تقریر مکرم مولانا امتیاز احمد سراء صاحب، مربی سلسلہ وان کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔

Islam : The True Defender of Women's Rights

اسلام: حقوقِ نسواں کا حقیقی ضامن

اس کے بعد اعلانات ہوئے اور پہلا اجلاس ساڑھے سات بجے اختتام پذیر ہوا۔ اور مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

جلسہ کے انتظامات کا عمومی جائزہ

شام کا کھانا کھانے کے بعد جلسہ گاہ میں پہلے روز کے جملہ انتظامات کے بارہ میں مکرم امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کے ساتھ افسران اور ناظمین کا اجلاس منعقد ہوا اور صورتِ حال کا جائزہ لیا گیا خاص طور اگلے روز آنے والے معزز مہمانوں کے خطابات کے لئے انتظامات کے بارہ میں لائحہ عمل تیار کیا گیا۔

ہفتہ مورخہ 6 جولائی 2019ء

دوسرا اجلاس

گیارہ بجے شروع ہونے والے اس اجلاس کی صدارت مکرم مولانا داؤد حنیف صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے کی۔ اس اجلاس میں دو تقاریر ہوئیں یہ دونوں تقاریر انگریزی میں تھیں جو درج ذیل ہیں۔

1۔ پہلی تقریر مکرم احمد باز دساہی صاحب مہتمم امور طلباء مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔

Faith Inspiring Stories of Ahmadi Martyrs in the Era of Hazrat Khalifatul-Masih II

دورِ خلافت ثانیہ کے شہدائے احمدیت کی ایمان افروز داستانیں

2 ۔ دوسری تقریر مکرم مولانا عطاء المنان صاحب، مربی سلسلہ پیس ویلیج کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔

Experiencing God in Materialistic World

دنیا پرستی کے اِس دور میں تعلق باللہ

تقریر کے بعد دو معزز مہمانوں نے حاضرین جلسہ سے مختصر خطاب کیا۔

1. Hon. Garnettt Genius - Conservative - MP
2. Hon. Iqra Khalid - Liberal - MP

تقریب علمِ انعامی واسناد

جلسہ سالانہ کے موقع پر حسب روایت جماعت کی ذیلی تنظیموں مجلس خدام الاحمدیہ، مجلس اطفال الاحمدیہ کی 2017-2018ء اور مجلس انصار اللہ کی 2018ء کی حسن کارکردگی کی بنا پر علمِ انعامی اور تقسیم اسناد کی تقریب منعقد ہوئی۔

علمِ انعامی کی مجلس خدام الاحمدیہ سکاربرو ساؤتھ ۔ سیسکاٹون نارتھ دوم۔ سیسکاٹون ساؤتھ سوم اور مجلس اطفال الاحمدیہ سیسکاٹون نارتھ ۔ پیس ویلیج ویسٹ دوم۔ ویسٹن نارتھ ویسٹ سوم مستحق قرار پائیں۔

ریجنل سطح پر مجلس خدام الاحمدیہ پریری ریجن اوّل، ہالٹن نیاگرا ریجن دوم، مہتمم مقامی ریجن سوم، اور مجلس اطفال الاحمدیہ مہتمم مقامی ریجن اول، پریری ریجن دوم اور جی ٹی اے سینٹر ریجن سوم قرار پائے۔

اسی طرح مجلس انصار اللہ ایمری ویلیج ۔ پیس ویلیج ایسٹ دوم۔ سیسکاٹون نارتھ سوم علمِ انعامی کی مستحق قرار پائی۔ جب کہ ریجنل مجالس میں مجلس انصار اللہ پیس ویلیج ریجن اول، پریری ریجن دوم اور کیلگری سوم قرار پائیں۔

ذیلی تنظیموں میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی مجالس کو علمِ انعامی اور ریجنل سطح پر اول دوم اور سوم آنے والوں کو مرکز کے نمائندہ مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد و دعوت الی اللہ ومفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ پاکستان اور محترم امیر صاحب کینیڈا نے اسناد عطا کیں۔

تقریب تعلیمی اعزازات واسناد

اس کے بعد حسبِ روایت تعلیمی ایوارڈز کی تقریب منعقد ہوئی جس میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے 17 طلباء کو مرکز کے نمائندہ اور محترم امیر صاحب کینیڈا نے تعلیمی ایوارڈز اور اسناد عطا کیں۔ ایوارڈ حاصل کرنے والی 35 طالبات نے مستورات کے جلسہ گاہ میں اپنے ایوارڈ حاصل کئے جب کہ 39 طلباء جلسہ سالانہ یو کے موقع پر اپنے ایوارڈز حضور انور کے دستِ مبارک سے حاصل کریں گے۔

تقریب تقسیم اسناد حفظ القرآن سکول

امسال تین بچوں نے قرآن کریم حفظ کیا۔ محترم امیر صاحب اور مرکزی نمائندہ نے ان بچوں کو اسناد عطا فرمائیں۔

ہیومینٹی فرسٹ کی کارگردگی رپورٹ

ہیومینٹی فرسٹ کینیڈا کے ڈائریکٹر میڈیا اینڈ کمیونیکیشن مکرم مبشر احمد خالد صاحب نے ویڈیو کی مدد سے ہیومینٹی فرسٹ کینیڈا کی رپورٹ پیش کی اور آئندہ پروگراموں کے بارہ میں تفصیلات بیان کیں۔

حضور انور کا مستورات سے خطاب

اجلاس کے اِس حصہ کے اختتام سے قبل حاضرین کو حضور انور کے جلسہ جرمنی میں مستورات سے خطاب کی ریکارڈنگ دکھائی اور سُنائی گئی۔

بعدہٗ اعلانات ہوئے۔

نماز ظہر وعصر

آذان کے بعد نماز ظہر وعصر جمع کر کے ادا کی گئیں۔

ایم ٹی اے کا تعارفی پروگرام

ایم ٹی اے کے بارہ میں مختصر مگر جامع معلومات فراہم کی گئیں اور اس ضمن میں Presentation پیش کی گئی۔

دعائے مغفرت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ سالانہ کے اغراض ومقاصد بیان کرتے ہوئے ایک غرض یہ بیان فرمائی کہ:

’’جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی۔‘‘

(آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن، جلد4، صفحہ 352)

چنانچہ اس موقع پر دوران سال 15 جولائی 2018ء سے 30 جون 2019ء تک وفات پا جانے والے 74 احباب کے لئے محترم شاہد منصور صاحب افسر جلسہ گاہ نے دعائے مغفرت کی تحریک کی۔

تیسرا اجلاس

تیسرے اجلاس کی صدارت محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت کینیڈا نے کی، تلاوت اور نظم کے بعد مرکزی نمائندہ خصوصی مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد و دعوت الی اللہ ومفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ’’صدق سے میری طرف آؤ اِسی میں خیر ہے‘‘ کے موضوع پر اردو میں نہایت ایمان افروز خطاب کیا۔ آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ جس طرح دوسرے انبیاء میں برکات ودیعت کی گئی تھیں اس طرح مجھ میں بھی اللہ تعالیٰ نے وہی برکات ودیعت کی ہیں لیکن جو صدق دل سے مجھے قبول نہیں کرے گا وہ اس خیر سے محروم رہے گا۔ نیز آپ نے بتایا کہ پھر یہی برکات اور فیوض اللہ تعالیٰ اپنے خلفاء میں ودیعت فرماتا ہے۔ اگر ہم صدق دل سے خلیفۃ المسیح کی اطاعت اور فرمانبرداری کریں گے اور ان کے ساتھ اخلاص کا تعلق رکھیں گے تو ہمیں بھی وہی برکات اور فیوض حاصل ہوں گے۔

مالی قربانی کی تحریک

مالی سال کے اختتام کے موقع پر مالی قربانی کے موضوع پر مکرم سید محمد احسن گردیزی صاحب ایڈیشنل سیکرٹری تربیت ووقف جدید نو مبائعین نے اپنے تعارفی نوٹ میں احباب کو بجٹ میں شامل ہونے، باشرح ادائیگی اور صحیح آمدنی درج کروانے کی ضرورت پر زور دیا۔

حضور انور کا خطاب جرمن مہمانوں سے

اجلاس کے اس حصہ میں 5 بج کر 41 منٹ پر حاضرین جلسہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جرمن مہمانوں سے خطاب کی ویڈیو ریکارڈنگ انہماک سے دیکھی اور سُنی۔

وزیر اعظم کینیڈا کی آمد اور خطاب

اجلاس کے اِس حصہ میں تقریباً پانچ بجے شام وزیر اعظم کینیڈا رائٹ آنریبل جسٹن ٹروڈو مرکزی وزراء اور ممبران فیڈرل پارلیمنٹ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ داخلی دروازہ پر محترم امیر صاحب کینیڈا اور مرکزی عاملہ نے اُن کا استقبال کیا۔ وزیر اعظم نمائش کے مختلف اسٹالوں پر تشریف لے گئے اور وہاں ڈیوٹی پر موجود کارکنان سے قرآن کریم کے مختلف تراجم کے بارہ میں گفتگو کی۔ ہیومینٹی فرسٹ کے سٹال پر آپ کو مختلف پروجیکٹس کے بارے میں بتایا گیا جو آپ نے پوری توجہ سے سنے اور بعدہٗ اس سٹال پر گروپ فوٹو بنائے گئے۔ آپ نعروں کی گونج میں مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔

آپ کے خطاب سے پہلے مرکزی وزیر آنریبل نودیپ بین نے انگریزی اور پنجابی میں خطاب کیا۔

ان کے بعد محترم امیر صاحب کینیڈا نے وزیر اعظم کینیڈا اور اُن کے ہمراہ آنے والے وزراء اور ممبران پارلیمنٹ کو شاندار الفاظ میں خوش آمدید کہا اور عزت افزائی کا شکریہ ادا کیا، جس کے بعد وزیر اعظم نے جلسہ سے خطاب فرمایا۔ آپ نے جماعت احمدیہ

سے اپنے دیرینہ روابط اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اپنی ملاقاتوں کا ذکر کیا۔

دیگر معزز مہمانوں کے خطابات

مکرم محمد آصف افضل خاں صاحب سیکرٹری امور خارجیہ نے جلسہ سالانہ کے موقع پر تشریف لائے ہوئے وفاقی وصوبائی وزراء، پارلیمنٹ کے اراکین ، Members of Legislative Assembly شہروں کے میئرز، کونسلرز، سابقہ ممبرز آف پارلیمنٹ، سینیٹر جن کی تعداد 21 تھی کا تعارف کروایا۔ جب کہ مختلف تنظیموں کے نمائندوں، دانشوروں، میڈیا وغیرہ 40 کی تعداد میں موجود تھی اُن میں سے 15 معزز مہمانوں نے حاضرین سے خطاب کیا۔ جس میں انہوں نے جماعت احمدیہ کی خدمتِ انسانیت کے کاموں، امن وسلامتی صلح وآشتی، اخوت ومحبت، اخلاص وایثار، نظم وضبط، یک جہتی اور باہمی تعاون پر شاندار خراج تحسین پیش کیا اور جلسہ سالانہ کے متعلق اپنے اچھے تاثرات کا اظہار کیا۔

ان کے نام درج ذیل ہیں۔

1. Hon. Naveed Bains - Minister of Innovation, Science and Economic Develepement

2. Iqra Khalid - MP

3. His Worship Patrick Brown - Mayor Town of Brampton

4. His Worship Dave Barrow - Mayor Town of Richmond Hill

5. Hon. Stephen Lecce - Ontario Minister of Education

6. Kaleed Rasheed MPP

7. Hon. Michael Tibollo - Assocaite Minister

8. Hon. Salma Ataullahjan - Senator

9. Mitzie Hunter - Former Provincial Minister

10. Jim Karygiannis , ex. MP and Present City Councillor Toronto

11. Christopher McCord - Chief of Police Peel Region

12. His Worship Dave Barrow Mayor of Richmond Hill

Ahmadiyya Peace Prize Recipient :

13. Steven Del Duca - Former Ontario Minister of Transportation

14. Henry Myeengum - Chippewas of the Thames First Nation

15 . Jesbir Agarwal (Y Media)

تبصرہ کتب

معزز مہمانوں کے خطابات کے بعد محترم امیر صاحب نے حاضرین کی توجہ کتب سلسلہ کے مطالعہ کی طرف کروائی اور بک سٹال پر موجود نئی کتابوں پر تبصرہ کیا جو کافی عرصہ سے نایاب تھیں۔

بعدہٗ اعلانات کئے گئے۔

عشائیہ

اعلانات کے بعد مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

جلسہ کے انتظامات کا عمومی جائزہ

حسبِ معمول شام کا کھانا کھانے کے بعد جلسہ گاہ میں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز کے جملہ انتظامات کے بارہ میں مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ کینیڈا کے ساتھ افسران اور ناظمین کا اجلاس منعقد ہوا اور صورتِ حال کا جائزہ لیا گیا اور خاص طور پر آخری دن کے اختتامی اجلاس کے لئے انتظامات کے بارہ میں لائحہ عمل تیار کیا گیا۔

اتوار مورخہ 9 جولائی 2019ء

آخری اور چوتھا اجلاس

صبح پونے دس بجے آخری اور چوتھا اجلاس شروع ہوا۔ اس اجلاس کی تمام کارروائی جلسہ سالانہ جرمنی سے ویڈیولنک کے ذریعہ براہ راست دیکھی اور سُنی جارہی تھی اس لحاظ سے جماعت احمدیہ کینیڈا کے لئے جلسہ کا یہ حصہ تاریخی حیثیت اختیار کر چکا تھا۔

احباب کی ایک کثیر تعداد جلسہ گاہ میں وقت سے بہت پہلے موجود تھے۔ شعبہ ضیافت کی جانب سے صبح ساڑھے آٹھ بجے سے ناشتہ کا خصوصی انتظام کیا گیا تھا۔

عالمی بیعت

یہ وہ لمحات تھے جن کا حاضرین کو بے چینی سے انتظار تھا۔ 9 بج کر 53 منٹ پر حضور انور ہر دو اطراف کے نعروں کی گونج میں جرمن جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور تجدیدِ عہدِ بیعت کے دینی نظارے تاریخ کا ورق بن گئے۔

اس تقریب کے بعد کینیڈا میں احباب جماعت حضور انور کے اختتامی خطاب کے انتظار میں ایم ٹی اے کی نشریات دیکھتے اور دُعاؤں کا ورد کرتے رہے۔

دو جرمن معزز مہمانوں کے خطاب

10 بج کر 20 منٹ پر جلسہ جرمنی کے اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد حضور انور نے نیشنل سیکرٹری امور خارجیہ جرمنی کو اجازت مرحمت فرمائی کہ معزز مہمانوں کا تعارف پیش کریں۔

بعد ازاں دو معزز مہمانوں نے حضور انور کی اجازت سے حاضرین سے خطاب کیا اور مکرم نیشنل سیکرٹری صاحب موصوف نے مہمانوں کے خطابات کا اردو ترجمہ پیش کیا گیا۔

حضور انور کا ایمان افروز اختتامی خطاب

معزز مہمانوں کے خطابات کے بعد حضور انور کا ایمان افروز اختتامی خطاب دونوں جلسوں میں بیک وقت دیکھا اور سُنا گیا۔ الحمدللہ

اختتام سے قبل چند اعلانات کئے گئے۔

کھانے کا وقفہ اور نمازیں

جلسہ جرمنی کے اختتام کے بعد کینیڈا میں کھانے اور نمازوں کی تیاری کے لئے ایک گھنٹہ کا وقفہ ہوا۔

نماز ظہر وعصر جمع کرکے ادا کرنے کے بعد جماعت احمدیہ کینیڈا کا تینتالیسواں جلسہ سالانہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ کے اعداد وشمار

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال جلسہ سالانہ کی کل حاضری 19,485 تھی جن میں 8,561 خواتین تھیں۔ اور اس میں 27 ممالک کے لوگوں نے نمائندگی کی۔ جن کی تعداد 913 تھی۔

پانچ ہزار کے لگ بھگ رضاکاروں نے بڑے اخلاص ومحبت اور محنت کے ساتھ خدمات انجام دیں۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

جلسہ گاہ مستورات کی مختصر رپورٹ

مستورات کی حاضری 8,561 تھی۔ جب کہ 1,678 خواتین کو رضاکارانہ طور پر خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔

دوسرے دن مورخہ 6 جولائی 2019ء بروز ہفتہ صبح گیارہ بجے دوسرے اجلاس میں دو تقاریر ہوئیں۔ جن میں سے ایک اردو اور ایک انگریزی میں تھی۔

تقاریر کے ساتھ ساتھ رواں تراجم پیش کئے جاتے رہے۔

اس اجلاس کی صدارت محترمہ امۃ السلام ملک صاحبہ، صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا نے کی جب کہ ان کے ساتھ سٹیج پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ مدظلہا العالی تشریف فرما تھیں۔

تقریب تعلیمی اعزازات

جماعت احمدیہ کی روایات کے مطابق خواتین کی جلسہ گاہ میں بھی تعلیمی ایوارڈز کی تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی 35 طالبات کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ مدظلہا العالی نے تعلیمی ایوارڈز اور اسناد عطا فرمائیں۔

سلسلہ تقاریر

مستورات کے جلسہ میں پہلی تقریر محترمہ امۃ السلام ملک صاحبہ، صدر اماء اللہ کینیڈا کی تھی۔

☆ آپ نے ''درود شریف کی برکات واہمیت'' کے موضوع پر اُردو میں تقریر کی۔

☆ محترمہ صدر صاحبہ کی ایمان افروز تقریر کے بعد عربی قصیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ترنم سے پیش کیا گیا اور بعدہ اس کا انگریزی ترجمہ پڑھ کر سنایا گیا۔

☆ دوسری تقریر محترمہ ڈاکٹر نورین سہیل صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔

The Excellent Way s of Moral and Spiritual Training of the Holy Prophet s.a.

آپ نے ''رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اخلاقی اور روحانی تربیت کا عظیم الشان انداز'' کے موضوع پر انگریزی میں تقریر کی۔

☆ نیز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ جرمنی کے مستورات کے جلسہ سے براہ راست ایمان افروز خطاب سنا گیا۔

☆ اسی طرح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جرمن لوگوں کے ساتھ خصوصی خطاب کی ویڈیو ریکارڈنگ سنی اور دیکھی گئی۔

جلسہ سالانہ کی باقی تمام کارروائی مردانہ جلسہ گاہ سے براہ راست نشر ہوتی رہی۔

جلسہ کے اختتام پر رضا کاروں کی حوصلہ افزائی

جیسے ہی جلسہ سالانہ ختم ہوتا ہے جلسہ کے تمام سامان کو سمیٹنے کا کام فوراً شروع ہو جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی تمام جلسہ گاہ اور دیگر ہالز کی صفائی کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ محترم امیر صاحب نے جلسہ گاہ کے تمام شعبہ جات کا خود موقع پر جا کر چیزوں کے سمیٹنے اور صفائی کا معائنہ کیا اور رضا کاروں کی حوصلہ افزائی کی اور ان کی خدمات کو سراہا اور اُن کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔

طعام گاہوں کا جائزہ

جلسہ گاہ سے فراغت کے فوراً بعد محترم امیر صاحب طعام گاہوں میں تشریف لے گئے رضا کاروں کی حوصلہ افزائی کی اور ان کی انتھک محنت کو سراہا۔

ایم ٹی اے

جلسہ گاہ میں ایم ٹی اے سٹوڈیو میں معزز مہمانوں، افسران جلسہ سالانہ اور بعض دیگر احباب کے انٹرویوز ریکارڈ کئے گئے۔

جلسہ کی تمام تقاریر کے مختلف زبانوں اردو، عربی، انگریزی اور فرنچ میں رواں ترجمہ کی سہولت موجود تھی۔

کینیڈین میڈیا

جلسہ سالانہ کی کاروائی کینیڈین میڈیا کے بعض اخبارات نے تصاویر کے ساتھ شائع کی اور کینیڈین ٹیلی ویژن نے بھی جلسے کی چند جھلکیاں دکھائیں۔

سوشل میڈیا کے ذریعہ جلسہ سالانہ کی کاروائی کی تمام دنیا میں لوگوں تک رسائی ہوئی۔ اور ٹورانٹو میں Twitter کے ذریعہ متعدد وفاقی، صوبائی اور مختلف شہروں کے حکام نے جلسہ سالانہ کی تقاریر کو خوب سراہا۔ الغرض الیکٹرانک، پرنٹ اور سوشل میڈیا پر مختلف لوگوں نے اپنے تاثرات بیان کئے۔

جماعت احمدیہ کینیڈا کا مرکز

ان مبارک ایام میں جماعت احمدیہ کینیڈا کے مرکز بیت الاسلام میں مسجد کی مغربی جانب سرسبز وشاداب لان پر دنیا کے مختلف ممالک کے جھنڈے لہراتے رہے۔ مسجد بقعہ نور بنی ہوئی تھی۔ نمازوں میں کثیر تعداد میں احباب وخواتین اور بچے شرکت کرتے رہے۔ مسجد میں تہجد کی نماز باجماعت اور مختلف علمی اور تربیتی موضوعات پر درس باقاعدگی سے جاری رہا۔ الغرض ان ایام میں سارا وقت ہی دعاؤں، عبادات اور ذکر الٰہی کے روح پرور ماحول میں گزرا جس کا ہر آنے والے کے دل پر نیک اثر پڑا۔ جلسہ کے سامعین نے تنظیم اور دلی جوش کے ساتھ نعرے لگائے اور بڑے انہماک اور دلجمعی سے جلسہ کی تمام کاروائی سنی اور علمائے کرام کے علمی، تحقیقی، تربیتی اور تبلیغی خطابات سے بہرہ ور ہوئے۔

یہ جلسہ ہر لحاظ سے بہت کامیاب رہا اور تمام احباب وخواتین بہت اچھا تاثر لے کر اپنے گھروں کو لوٹے۔ الحمد للہ علی ذالک۔ اللہ تعالیٰ جلسہ کی جملہ برکات اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیش قیمت دعاؤں سے ہم سب کو وافر حصہ عطا کرے۔ آمین۔

نوٹ: جلسہ سالانہ کی تقاریر آئندہ اشاعتوں میں پیش کی جائیں گی۔

بقیہ از مکرم خلیفہ عبدالعزیز صاحب

آخری ایام میں جب کہ آپ بہت کمزور ہو چکے تھے اس کے باوجود ہمت کر کے واکر کے ساتھ چل کر مسجد بیت الاسلام جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لئے آتے اور دیگر ایام میں بھی اپنے فرائض منصبی ادا کرنے کے لئے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کرتے اور ایوان طاہر مشن ہاؤس میں دامے درمے قدمے سخنے چلے آتے اور جماعت کے کاموں میں جُت جاتے۔ الغرض اخلاص ووفا کا پیکر، انتہائی ملنسار، ہمدرد وخیرخواہ، اسم بامسمیٰ ہر دل عزیز، شفیق ومہربان، صائب الرائے، معاملہ فہم، زیرک دوستوں کا دوست، رواداری کا پتلا، بزلہ سنج، خوش مزاج، خوش لباس، خلافت کے ساتھ صدق ووفا کا تعلق رکھنے والا بزرگ وجود ہم سے جدا ہو گیا۔ کل من علیها فان ٥ ویبقیٰ وجه ربک ذوالجلال والاکرام٥

پسماندگان ولواحقین

آپ کا قیام پیس ویلیج میں تھا۔ آپ کی اہلیہ محترمہ کوثر خلیفہ صاحبہ 2003ء میں داغ مفارقت دے گئیں اور میپل قبرستان میں آسودہ حال پڑی ہیں۔ مرحوم نے دو بیٹے مکرم نعیم عزیز خلیفہ صاحب جن کے دو بیٹے عزیزان، تعظیم، مآرب ہیں جو بریمپٹن میں قیام پذیر ہیں۔ اور دوسرے مکرم فہیم عزیز خلیفہ صاحب جن کے تین بیٹے عزیزان عظیم، تحریم، اَیدین سلمہم ہیں جو محترم خلیفہ صاحب کے ساتھ ہی رہتے ہیں۔ جنہیں غیر معمولی خدمت کی توفیق ملی۔

ان کے علاوہ ایک بھائی مکرم ڈاکٹر خلیفہ عبدالمومن صاحب اور دو بہنیں محترمہ امۃ الرفیق چوہدری صاحبہ اہلیہ مکرم میجر (ر) رحمت علی چوہدری صاحب کیلگری اور محترمہ امۃ الحمید قریشی صاحبہ اہلیہ مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد یادگار چھوڑے ہیں۔ بلا مبالغہ ان کے خوش نصیب بچوں اور ان کی بہوؤں نادیہ مبارک اور امۃ الکافی نے خلیفہ صاحب کی بڑی خدمت کی۔ دیگر اعزا واقارب اور قریبی دوست احباب بھی حسب توفیق خدمت کرتے رہے۔ خاص طور پر اُن کے بڑے بھائی مکرم ڈاکٹر خلیفہ عبدالمومن صاحب، نواسکوشیا سے خلیفہ صاحب کی علالت کے دوران اُن کے ہاں منتقل ہو گئے۔ جنہوں نے بڑی سعادت مندی سے اپنے چھوٹے بھائی کی غیر معمولی خدمت کی اور آخری ایام میں سایہ کی طرح ساتھ رہے جو قابل رشک ہے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ مکرم خلیفہ عبدالعزیز صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ دے اور ان کی اولاد کو ان کی نیکیوں کا وارث بنائے۔ آمین (ادارہ)

LSA SALANA

"Goodness lies in coming unto me
There are evils all around, I am the

FOOD BANK
REFUGEE RESETTLEMENT
DISASTER RELIEF

"Goodness lies in coming unto me with sincerity.
43rd JALSA SALANA
CANADA 2019

رپورٹ مساعی جامعہ احمدیہ کینیڈا

(جنوری تا اپریل 2019ء)

مکرم فضل اللہ منیب صاحب، متعلم درجہ ثالثہ اور مکرم ارحم احمد قریشی صاحب، متعلم درجہ اولیٰ

لیکچر:

مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے ماہرین کو جامعہ احمدیہ میں مدعو کیا جاتا ہے جو طلباء کو مختلف عناوین پر لیکچرز دیتے ہیں۔ اس عرصہ میں ہونے والے لیکچرز کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تاریخ	نام مہمان	عنوان
15 جنوری 2019ء	مکرم مولانا عبد المومن طاہر صاحب، عربک ڈیکسٹ لندن	خلفائے کرام کے ساتھ گزرے ہوئے سنہرے لمحات

سیمیسٹر اول کے امتحانات اور دوسرے سیمیسٹر کا آغاز:

جامعہ احمدیہ کینیڈا کے تعلیمی سال 2018ء۔2019ء کے پہلے سیمیسٹر کے امتحانات 21 جنوری سے 2 فروری 2019ء تک منعقد ہوتے رہے۔

اس کے بعد دوسرے سیمیسٹر کا آغاز 6 فروری 2019ء کو ہوا۔

موسم سرما کا تفریحی پروگرام:

ہر سال موسمِ سرما میں طلباء اور اساتذہ جامعہ احمدیہ اور حفظ سکول کی تفریح کے لئے skiing, snowboarding and tubing کے پروگرام کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اس سال 5 فروری 2019 بروز منگل کو یہ پروگرام منعقد کیا گیا۔ حسبِ سابق امسال بھی Horseshoe Valley میں یہ پروگرام کیا گیا۔ سب نے اپنی پسند کے مطابق تفریحی پروگراموں میں حصہ لیا اور لطف اندوز ہوئے۔

الجمعیة العلمیة کے تحت منعقد ہونے والے پروگراموں کی تفصیل:

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ کے فضل سے 9 فروری 2019 جامعہ احمدیہ کینیڈا کو جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کرنے کی سعادت ملی۔ اس جلسہ کی صدارت مکرم مولانا داؤد احمد حنیف صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے کی۔

جلسہ کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو سید حاشر ہود احمد، درجہ اولیٰ نے کی۔ بعد ازاں حسان منہاس، درجہ ثانیہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا نعتیہ عربی قصیدہ پیش کیا۔ پھر مزمل جلال، درجہ ثالثہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بطور کامل نمونہ کے عنوان پر انگریزی میں تقریر کی اور مشہود احمد، درجہ ثالثہ نے اردو میں اِنک علی خلق عظِیم کے موضوع پر تقریر کی۔

ان دو تقاریر کے بعد فرخ رحمٰن طاہر، درجہ رابعہ نے اردو نعتیہ کلام خوش الحانی سے پیش کیا۔ اور حارث احمد، درجہ اولیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے چند اقتباسات پیش کئے۔

جلسہ یوم پیش گوئی مصلح موعودؓ

20 فروری 2019 جلسہ یوم پیشگوئی مصلح موعود رضی اللہ عنہ منعقد ہا۔ اس جلسہ کی صدارت مکرم سہیل احمد ثاقب صاحب، پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا نے کی۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو حمزہ عبید اللہ، درجہ ممہدہ نے کی۔ تلاوت کے بعد مرغوب احمد صدیقی، درجہ ممہدہ نے خوش الحانی سے نظم پیش کی۔ پیشگوئی مصلح موعود کے الفاظ عطاء المصور باری باجوہ، درجہ ثالثہ نے پڑھ کر سنائے اور ماہر محمود، درجہ ثانیہ نے پیش گوئی کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

جلسہ کی پہلی تقریر طارق محمود، درجہ ثالثہ نے انگریزی میں پیش کی۔ ان کی تقریر کا عنوان تھا، حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی جوانی۔ اس تقریر کے بعد فرخ رحمٰن طاہر، درجہ رابعہ اور فطین ریاض، درجہ ثالثہ نے مل کر ترانہ پیش کیا۔ بعد ازاں عاطر خان، درجہ ثالثہ نے اردو میں ''حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا توکل علی اللہ'' کے عنوان پر تقریر پیش کی اور سید عادل احمد، درجہ رابعہ نے انگریزی زبان میں ''حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ بطور عظیم رہنما برائے واقفینِ زندگی'' کے موضوع پر تقریر کی۔

جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام

23 مارچ 2019ء جامعہ احمدیہ کینیڈا کو جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس جلسہ کی صدارت مکرم مولانا داؤد احمد حنیف صاحب، پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے کی۔ صہیب احمد، درجہ ثانیہ نے تلاوت قرآن کریم پیش کی اور حسان منہاس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اردو منظوم کلام سے چند اشعار خوش الحانی سے پیش کئے۔

اس جلسہ میں تین تقاریر پیش کی گئیں۔ پہلی تقریر انگریزی میں تھی، جو قاسم چوہدری، درجہ خامسہ نے پیش کی۔ ان کی تقریر کا عنوان ''صداقت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام از روئے قرآن کریم'' تھا۔ پھر طاہر محمود، درجہ سادسہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی مہمان نوازی کے ایمان افروز واقعات اردو میں بیان کئے۔ ان دو تقاریر کے بعد فرخ رحمٰن طاہر، درجہ رابعہ نے نظم پیش کی جس کے بعد جلسہ کی تیسری تقریر سرمد نوید احمد، درجہ سادسہ نے انگریزی میں کی۔ ان کی تقریر کا عنوان تھا ''حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام: اسلامی تعلیمات کے مجسم نمونہ''۔

درجہ خامسہ کے علمی سیمینارز

درجہ خامسہ کے طلباء کی علمی اور تحقیقی صلاحیت بڑھانے کے لئے علمی سیمینارز منعقد کئے جاتے ہیں جن میں وہ اپنی تحقیق منصفین اور جامعہ احمدیہ کے اساتذہ وطلباء کے سامنے پیش کرتے ہیں۔عرصہ زیرِ رپورٹ میں ہونے والے علمی سیمینارز کی تفصیل درج ذیل ہے:

تاریخ	نام طالب علم	عنوان	منصفین
16 فروری 2019ء	احمد عصام ظفر	Embryology and the Holy Quran	مکرم مرزا شہریار احمد صاحب، مکرم حافظ ہبۃ الرحمٰن صاحب، پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا
23 فروری 2019ء	وجیہ الرحمٰن مرزا	سیرت حضرت منشی ظفر احمد کپورتھلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	مکرم حافظ رانا منظور احمد صاحب، مکرم رضوان احمد بٹ صاحب، عملہ جامعہ احمدیہ کینیڈا
2 مارچ 2019ء	اسامہ ابراہیم رحمٰن	Introduction to Jainism	مکرم مرزا شہریار احمد صاحب، مکرم عبدالنور عابد صاحب، پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا
2 اپریل 2019ء	لبید احمد	Introduction to Humanism	مکرم فرحان حمزہ قریشی صاحب، پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا مکرم مصلح الدین شنبور صاحب، پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا
23 اپریل 2019ء	سید لبیب احمد شاہ	The Ill Effects of Pornography and the Islamic Response	مکرم ڈاکٹر اعجاز روف صاحب، مکرم عبدالنور عابد صاحب، پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی ترغیب کے لئے مساعی

جامعہ احمدیہ کے طلباء اپنے اساتذہ کی نگرانی میں کینیڈا اور امریکہ کی مختلف جماعتوں میں جاتے ہیں اور جامعہ احمدیہ کے متعلق بنیادی تعارف پیش کرتے ہیں اور نوجوانوں کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ لینے کی ترغیب دیتے ہیں۔عرصہ زیر رپورٹ میں منعقد ہونے والی مساعی کی تفصیل درج ذیل ہے:

تاریخ	طلباء	نگران استاد	مقام
15 تا 19 فروری 2019ء	مزمل جلال، درجہ ثالثہ منیب اقبال، درجہ ثانیہ	مکرم عبد النور عابد صاحب	شکاگو اور ملواکی، امریکہ Chicago & Milwaukee, USA
22 تا 24 فروری 2019ء	لبیب شاہ، متعلم درجہ خامسہ	مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب	وینکوور، کینیڈا اور سیئٹیل، امریکہ Vancouver, Canada Seattle, USA
21 تا 23 فروری 2019ء	قاسم چوہدری، درجہ خامسہ اسامہ رحمٰن، درجہ خامسہ ہاشم عثمان، درجہ رابعہ	مکرم مصلح الدین شنبور صاحب	میری لینڈ اور ورجینیا، امریکہ Maryland & Virginia, USA

جامعہ احمدیہ کینیڈا کے زیرِ اہتمام خلافتِ راشدہ کے موضوع پر ایک خصوصی نمائش

اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے طفیل جامعہ احمدیہ کینیڈا کو 23 تا 26 مارچ 2019 خلافتِ راشدہ کے موضوع پر ایک خصوصی نمائش کا اہتمام کرنے کی توفیق ملی۔الحمدللہ علی ذالک

افتتاح نمائش

امسال 23 مارچ تا 26 مارچ 2019 خلافتِ راشدہ پر تیار کی جانے والی اس خصوصی نمائش کا افتتاح مکرم مولانا داؤد احمد حنیف صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے 23 مارچ 2019ء کو صبح دس بجے فیتہ کاٹنے کے بعد دعا سے کیا۔اس کے بعد مکرم پرنسپل جامعہ احمدیہ نے اساتذہ جامعہ احمدیہ کینیڈا کی معیت میں تفصیل سے نمائش ملاحظہ کی۔

یہ نمائش احبابِ جماعت اور مہمانوں کے لئے 23 مارچ تا 26 مارچ 2019ء جاری رہی۔جس سے تقریباً پندرہ صد سے زائد احباب وخواتین نے فائدہ اٹھایا اور تبلیغ کا بھی مؤثر ذریعہ رہی۔دورانِ نمائش جامعہ احمدیہ کے طلباء نے ہر بینر پر ڈیوٹی سرانجام دی اور بڑی مہارت سے نمائش دیکھنے کے لئے آنے والوں کو پیش کردہ بینر کے مندرجات سے آگاہ کرنے کے ساتھ ساتھ مہمانوں کے سوالات کے جوابات دیئے۔جسے مہمانوں نے بہت سراہا۔گذشتہ سال کی طرز پر یہ بینرز جامعہ احمدیہ میں احباب کے استفادہ کے لئے ایک عرصہ تک آویزاں رہیں گے جس سے احباب مختلف اہم جماعتی مواقع پر فائدہ اٹھاتے رہیں گے۔انشاء اللہ۔

نوٹ: جماعت احمدیہ کینیڈا کی تینتالیسویں مجلس شوریٰ کے موقع پر نمائندگان کے استفادہ کے لئے یہ خصوصی نمائش دوبارہ 26 تا 30 اپریل 2019ء تک جاری رہی۔

اس خصوصی نمائش کی تفصیلی رپورٹ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 10 جون اور احمدیہ گزٹ کینیڈا جولائی 2019ء میں احبابِ جماعت کے تاثرات کے ساتھ شائع ہو چکی ہے۔

سالانہ تقریب تقسیم انعامات جامعہ احمدیہ وحفظ سکول کینیڈا:

13 اپریل 2019ء جامعہ احمدیہ اور حفظ سکول کینیڈا کی سالانہ تقریب تقسیم انعامات کا انعقاد ایوانِ طاہر میں کیا گیا۔یہ تقریب دو حصوں پر مشتمل تھی۔پہلے حصہ میں عربی، اردو اور انگریزی زبانوں میں تقاریر کا حتمی مرحلہ ہوا جس کے بعد حفظ سکول کے ایک طالب علم نے اپنی مثالی تقریر پیش کی۔تقریب کے اس حصہ کی صدارت درجہ سادسہ کے دو طلباء عزیزم سرمد نوید اور عزیزم فاطر احمد نے کی۔

تقریب کے دوسرا حصہ کا آغاز مہمان خصوصی مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ کینیڈا کی زیرِ صدارت ہوا۔تلاوتِ قرآن کریم اور نظم کے بعد عزیزم اسامہ رحمان، طالب علم درجہ خامسہ ونائب الرئیس الجمعیۃ العلمیۃ اور مکرم حافظ مجیب الرحمان احمد صاحب استاد حفظ سکول کو بالترتیب جامعہ احمدیہ اور حفظ سکول کینیڈا کی غیر نصابی سرگرمیوں پر مبنی رپورٹ پیش کرنے کی توفیق ملی۔

ان رپورٹس کے بعد مکرم امیر صاحب جماعت ہائے احمدیہ کینیڈا نے حفظ سکول اور جامعہ احمدیہ کینیڈا کے طلباء میں، دورانِ سال ہونے والے مختلف انفرادی اور اجتماعی علمی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشنز حاصل کرنے پر انعامات سے نوازا۔

(باقی صفحہ 33)

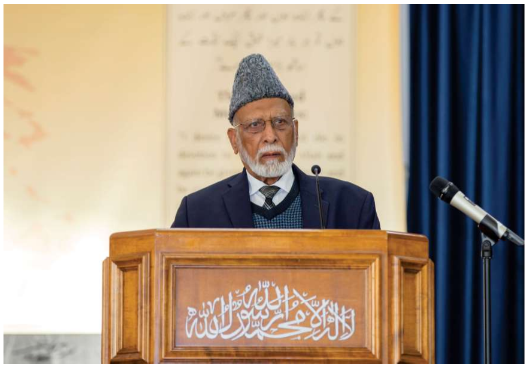

ANNUAL AWARDS CEREMONY

ANNUAL AWARDS CEREMONY

ANNUAL AWARDS CEREMONY

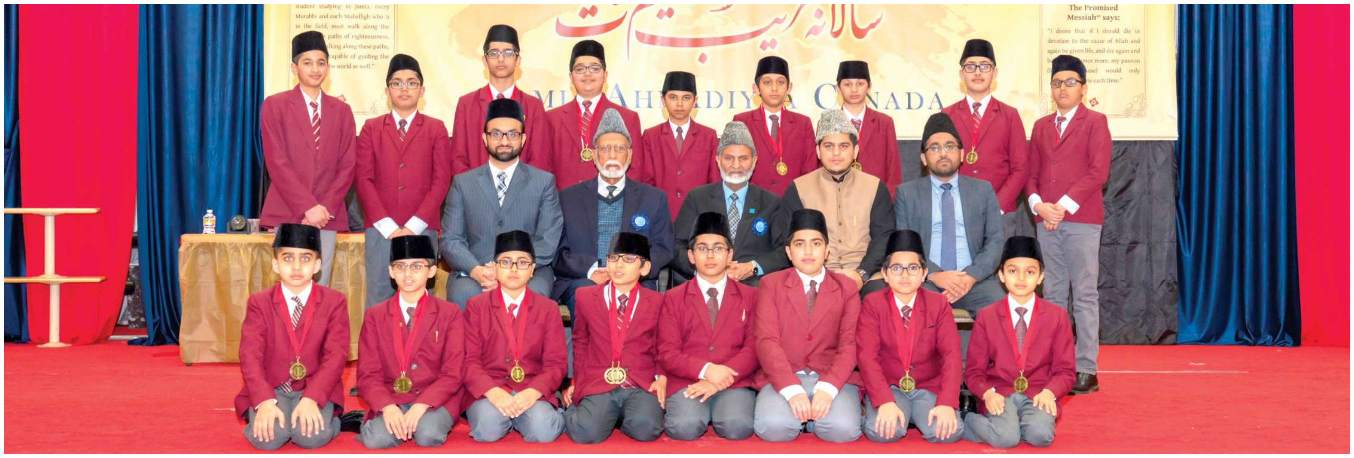

مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کے ساتھ ایک یادگار مشاعرہ

مکرم عبدالحمید حمیدی صاحب

مجلس انصار اللہ پیس ویلج مقامی کے زیر انتظام بروز ہفتہ 8 جون 2019ء دوپہر تین بجے ایک محفل مشاعرہ کا انعقاد ہوا۔ اس تقریب میں مکرم عبدالکریم قدسی صاحب نے بطور مہمان خصوصی شرکت فرمائی۔ اس پروگرام کے لئے ویلور ویلج کمیونٹی سینٹر وڈ برج ہال کے سٹیج کو نہایت خوبصورتی سے آراستہ کیا گیا تھا۔ مشاعرے کی صدارت محقق اور معروف شاعر مکرم تسلیم الٰہی زلفی صاحب نے کی۔ تقریب کو کامیابی سے ہم کنار کرنے میں مجلس انصار اللہ پیس ویلج کے زعیم مکرم محمد کلیم صاحب نے خصوصی معاونت کی۔ مشاعرہ کی نظامت کے فرائض خاکسار نے ادا کئے۔

پروگرام کے آغاز میں خاکسار نے صاحب صدر تسلیم الٰہی زلفی کو سٹیج پر کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے کی دعوت دی۔ اس کے بعد امریکہ سے آئے ہوئے مہمان خصوصی مکرم عبد الکریم قدسی صاحب کو سٹیج پر مدعو کیا گیا۔

ان کے بعد مکرم انصر رضا صاحب، مکرم صالح اچھا صاحب، مکرم ڈاکٹر خالد رووف قریشی صاحب، اور مکرم جمال انجم صاحب کو سٹیج پر بلایا گیا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ رعیان چیمہ صاحب نے خوش الحانی سے کی۔ پھر خاکسار نے صاحب صدر اور مہمان خصوصی مکرم قدسی صاحب کا مختصر تعارف پیش کیا۔

مکرم زلفی صاحب کا ادبی سفر پچاس سال پر مشتمل ہے۔ کراچی یونی ورسٹی گریجوئیس فورم کے ایگزیٹو ڈائریکٹر ہیں۔ دنیا کے اکثر ممالک میں ان کی خدمات کو سراہا گیا اور اعزازات سے نوازا گیا ہے۔ آپ نظم و نثر کی 18 کتب کے خالق ہیں۔ یہ کتابیں متعدد زبانوں میں چھپ چکی ہیں جیسے انگریزی، عربی، اردو وغیرہ۔ آج کل اردو پروگرام کینیڈا ٹی وی کے میزبان اور ٹیلی کاسٹر ہیں۔

مکرم عبدالکریم قدسی کی ادبی خدمات کم و بیش 50 سال پر محیط ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ان کی شاعری کو سراہتے ہوئے ذکر فرمایا ہے۔ پہلی مرتبہ انہوں نے عربی قصیدہ کا اردو اور پنجابی میں منظوم ترجمہ کیا۔ آٹھ کتابوں کے مصنف اور بہت سی کتابیں اشاعت کے مرحلوں میں ہیں۔

اس تعارف کے بعد باقاعدہ مشاعرے کا آغاز ہوا۔ اور سب سے پہلے خاکسار نے حسب روایت صدر صاحب کی اجازت سے ایک غزل پیش کی۔ اس غزل کا ایک شعر حاضر ہے۔

ہم سے پوچھو نہ بات چہروں کی
کھلتی جاتی ہے ذات چہروں کی

اس کے بعد دعوتِ کلام مکرم عثمان خاں صاحب کو دی گئی۔ ان کا ایک شعر یہ ہے۔

چھپی جو بات تھی دل میں زباں پہ نہ لا سکے
ہم اپنا حالِ دل ان کو کبھی نہ سنا سکے

مکرم یعقوب کھرل صاحب لنگر خانہ کے ایک مخلص رضا کار ہیں انہوں نے اپنے مخصوص انداز میں پاکستان کے بارہ میں کلام سنایا۔

قائد اعظم نے بنایا پاکستان
سندھی پنجابی بلوچ تے رہندے نے پٹھان

مکرم عبد السلام عارف صاحب پیشہ کے لحاظ سے Pharmacist ہیں مگر خوب موزوں طبیعت پائی ہے انہوں نے اپنا کلام اس طرح پیش کیا:

زندگی سے زندگی کا اک سفر ہے یاد ہے
مسکراہٹ پھول خوشبو کا ثمر ہے یاد ہے

مکرم مقصود چوہدری صاحب نے پنجابی کلام مخصوص انداز میں سنایا:

کنڈے تے فیر کنڈے ہوندے
اتھے پھل دیندے نے تڑپا

مکرم بابر عطا صاحب جو کہ ایک نوجوان شاعر ہیں، ان کا مجموعہ کلام بھی چھپ چکا ہے۔ انہوں نے اپنا کلام خوبصورت اور پُر زور انداز میں کچھ اس طرح پیش کیا:

خوشبو جیسے چہرے من میں بستے ہیں
میں روتا ہوں وہ اندر سے ہنستے ہیں

مکرم اثر اکبر آبادی صاحب ایک بزرگ شاعر ہیں اور ٹورنٹو کے مشاعروں کی جان ہیں۔ انہوں نے اپنا کلام ترنم سے پیش کیا:

خوشی کے ساتھ اگر رنج و غم نہیں ہوتے
تو زندگی میں کبھی پیچ و خم نہیں ہوتے

مکرم کفیل احمد صاحب بھی دل کو موہ لینے والی شاعری کرتے ہیں، ان کا ترنم بھی خوب ہے۔ کلام کچھ اس طرح تھا:

چمکتا رہے یو نہی آنگن ہمارا
ستاروں سے بھر جائے دامن ہمارا

مکرم عامر جاسر صاحب نوجوان نسل کے نمائندہ شاعر ہیں۔ اُن کا دھیما لہجہ اور مخصوص انداز لوگوں کو متاثر کرتا ہے۔ انہوں نے اپنا کلام کچھ اس طرح پیش کیا:

ابرِ ویراں خاموش ہو بھی چکا
اے میری جاں تجھے رو بھی چکا

مکرم ریاض الوارث صاحب نے اپنا خوبصورت کلام پیش کیا اور حاضرین سے خوب داد پائی:

میری محنت کا کوئی صلہ نہیں
سادگی نے مجھے کچھ دیا ہی نہیں

مکرم بشارت ریحان صاحب کا پہلا مجموعہ کلام جلد منظر عام آنے والا ہے انہوں نے اس مشاعرے کی رونق بڑھانے میں کافی حصہ لیا۔ ان کا کلام کچھ اس طرح تھا:

مجھ کو تو کوئی پل بھی سکوں نہیں ملتا
تجھ کو اے جفاکار پتا کیا نہیں ملتا

مکرم کاظم واسطی صاحب ایک خوش کلام اور شگفتہ شاعر ہیں۔ انہوں نے اپنا کلام کچھ یوں پیش کیا۔

بادہ و ساغر کی مے اور مے خانے کی بات
جام پینے اور بھکنے اور بہکانے کی بات

مکرم جمال انجم صاحب ایک منجھے ہوئے شاعر ہیں ۔ زندگی کے تجربات کو وہ اپنے شعروں میں یوں بیان کرتے ہیں:

انگلیوں کی جنبش سے پتلی کھیل تماشا ہے
زندگی کی ہر ساعت ہر گھڑی تماشا ہے

مکرم انصر رضا صاحب نے نہایت خوبصورت اور وجد آفریں کلام پیش کیا کہ حاضرین محفل جھوم اٹھے:

وہ میری ذات پہ الزام رکھتا رہتا ہے
اسی بہانے مجھے یاد کرتا رہتا ہے

مکرم ڈاکٹر رشید گل صاحب کے کلام کو بھی حاضرین نے خوب داد سے نوازا:

عشق کی بس تشنگی تھی، میں نہ تھا
شوق کی وارفتگی تھی، میں نہ تھا

مکرم پروفیسر مہندر دیپ گریوال صاحب کا کلام بھی حاضرین نے شوق سے سنا اور محظوظ ہوئے:

ہتھاں دی شو ملی تاں تصویر بن گیا اوہ
کل تک فقط سی جیہڑا من دا خیال اوہ

مکرم ڈاکٹر خالد رؤف قریشی صاحب جو کہ ایک درجن سے زائد کتابوں کے مصنف ہیں انہوں نے اپنا کلام کچھ اس طرح پیش کیا، اور حاضرین نے خوب داد دی:

یہ کیا کہ دل میں سراب رکھنا
سمندروں پر حباب رکھنا
گئے دنوں کا حساب رکھنا
خزاں میں کِھلتے گلاب رکھنا
نظر اُٹھانا حضور اُن کے
ذرا تو دل میں حجاب رکھنا

شاعر بے بدل مکرم صالح اچھا صاحب نے اپنا کلام کچھ اس طرح پیش کیا:

زندگی فخر کرے تجھ پہ تو وہ توقیر بنا
جس پہ یہ رک جائیں نگاہیں وہی تصویر بنا

تو جناب اب باری تھی ہمارے امریکہ سے آئے ہوئے مہمان خصوصی مکرم عبد الکریم قدسی صاحب کی جنہوں نے اپنے کلام کا آغاز اس طرح کیا:

چھوٹے بن کر رہو گے تو قدرت عزتیں بے شمار دیتی ہے
بچے خود کو اگر بڑا سمجھیں گود سے ماں اتار دیتی ہے

ان کے خوبصورت کلام پر حاضرین نے دل کھول کر داد دی۔

ہم سادہ دل عقل و دانش کے معیار کو کیا سمجھیں
غالب کے شیدائی ٹھہرے لیکن دل ہے میر کے ساتھ

آخر میں عاجز نے مکرم تسلیم الہیٰ زلفی صاحب کو دعوتِ کلام دی۔ انہوں نے مجلس انصار اللہ پیس ویلج کا شکریہ ادا کیا اور اپنے کلام سے کچھ اس طرح نوازا۔

جو میں نے گھر بنا یا تھا میرا کہاں ہوُا
تنکے کہاں رکھے تھے بسیرا کہاں ہوُا

تمام شعراء حضرات کا کلام انتہائی معیاری اور خوبصورت تھا۔

حاضرین نے پروگرام کو پوری توجہ اور دلچسپی سے سنا اور شعراء کو داد سے نوازا۔ یہ ایک خوبصورت اور یادگار مشاعرہ تھا۔ شعر و شاعری کے سلسلے کے بعد نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا محترم ہادی علی چوہدری صاحب نے شعرائے کرام کو پھولوں کے تحائف پیش کئے۔ اس کے بعد خاکسار نے مہمانوں کا شکریہ ادا۔ مکرم ہادی علی چوہدری صاحب نے دعا کے ساتھ اس محفل کا اختتام کیا اور مہمانوں کی لذیذ کھانے کے ساتھ تواضع کی گئی۔

پروگرام میں حاضرین کی تعداد 80 تھی اس میں 11 مہمان اور 9 مقامی شعرائے کرام تھے۔

مکرم عبدالحمید حمیدی صاحب

مکرم یعقوب کھرل صاحب

مکرم عبدالسلام عارف صاحب

مکرم مقصود چوہدری صاحب

مکرم بابر عطاء صاحب

مکرم اثر اکبر آبادی صاحب

مکرم کفیل احمد صاحب

مکرم عاصم جاسر صاحب

مکرم ریاض الوارث صاحب

مکرم بشارت ریحان صاحب

مکرم کاظم واسطی صاحب

مکرم جمال انجم صاحب

مکرم انصر رضا صاحب

مکرم ڈاکٹر رشید گل صاحب

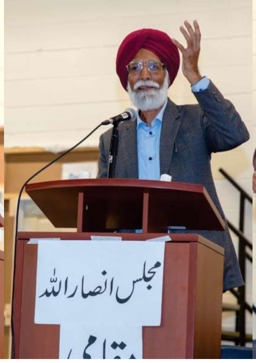

مکرم پروفیسر مہندر دیپ گریوال صاحب

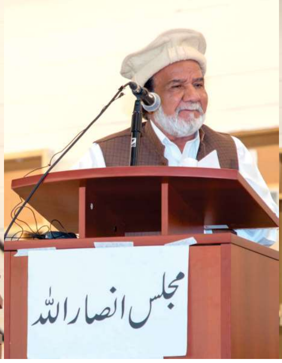

مکرم عبدالکریم قدسی صاحب

مکرم تسلیم الٰہی زلفی صاحب

محترم ہادی علی چوہدری صاحب

بقیہ از جلسہ سالانہ کی اہمیت اور برکات کے بارہ میں اہم ضروری ہدایت

ہمارے جلسہ کا اختتام بروز اتوار حضورِ انور کے جلسہ سالانہ جرمنی پر اختتامی خطاب سے ہوگا جو کہ براہ راست نشر کیا جائے گا اور اس کا آغاز ہمارے وقت کے مطابق صبح پونے دس بجے تقریب بیعت سے ہوگا۔ برائے مہربانی اس روحانی تقریب سے فیضیاب ہونے کے لئے وقت پر تشریف لائیں۔ حضورِانور کے خطبہ جمعہ کے علاوہ ہفتہ کے روز حضورِانور کے دو خطابات دوسرے اور تیسرے اجلاس میں دکھائے جائیں گے۔

قل اطیعوا للّٰہ و اطیعوا الرسول کا مضمون

جلسہ کی ایک اور برکت یہ ہے کہ جماعت میں یکجائی پیدا ہوجاتی ہے۔ یہ خلیفۂ وقت کے خطبات اور خطابات اور دیگر فرمودات کو سننا اور ان پر عمل کرنا مومنوں میں نا قابل تسخیر وحدت پیدا کرنے کا موجب ہے۔ اگر ہم سورۃ النور میں آیت استخلاف سے پہلے اور بعد کی آیات دیکھیں تو ان میں اطاعت خداوندی کے ساتھ اطاعتِ رسولؐ کا حکم ہے گویا اللہ تعالیٰ نے خلافت کو اطاعت خداوندی اور اطاعتِ رسولؐ میں بریکٹ کر دیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ خلافت کی آواز پر سمعنا و اطعنا کا مزاج مومنوں کو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ سے منسلک کرتا ہے۔ خلافت کی اطاعت دراصل اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولؐ کی اطاعت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

بالآخر میں دعا کرتا ہوں کہ ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم کو دور فرماوے۔ اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے۔ آمین ثم آمین (اشتہار 7 ستمبر 1882ء ، مجموعہ اشتہارات، جلد اوّل، صفحہ 342)

جلسہ سالانہ کی کامیابی کے لئے دعائیں کریں اور یہ دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم کو جلسہ سالانہ کی برکتوں سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ از محترم خلیفہ عبدالعزیز صاحب اور ان کے آباء کی خوشگوار یادیں

جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوران فیملی ملاقات میں ہم نے حضرت خلیفۃ المسیح سے ان وسعتوں کا ذکر کیا کہ ہم وہ ساری مساجد دیکھ آئے ہیں جن کا حضور انور نے افتتاح فرمایا ہے تو حضور نے مسکرا کر فرمایا آپ تو ساری دنیا دیکھ آئے ہیں۔

2017 ء کی بات ہے امیر صاحب اور خلیفہ صاحب نے Ahmadiyya Abode of Peace Inc. کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے کھانے میں مجھے بھی شامل کر لیا اس موقع پر خلیفہ عبدالعزیز کے بزرگوں کی بھیرہ کے حوالے سے یادوں کو بھی تازہ کرتے رہے۔ ان کے برادر نسبتی خلیفہ طاہر بھی ہمراہ تھے۔ اتفاق سے خالد محمود نعیم صاحب نیشنل سیکرٹری فنانس بھی تھے ان کا بچپن بھی بھیرہ میں گزرا ہے۔

امیر صاحب اور کریم احمد طاہر صاحب دونوں میرے ٹی آئی کالج اور انجینئرنگ یونیورسٹی کے کلاس فیلو تھے اور میرے آباؤ اجداد بھی بھیرہ کے تھے، اس لئے بڑے بے تکلف ماحول میں خلیفہ صاحب کے آباء کا بھیرہ کے حوالے سے ذکر ہوتا رہا کہ ان کے خاندان کی روحانی زندگی کا آغاز کس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الاول ؓ کے مولد و مسکن بھیرہ سے ہوا تھا۔

آپ کی وفات 9 جولائی 2019ء کو ہوئی تھی۔ 12 جولائی 2019ء بروز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ کے میں محترم نواب مودود احمد خاں صاحب امیر ضلع کراچی کے ساتھ مکرم خلیفہ عبدالعزیز صاحب کا ذکرِ خیر فرمایا اور نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور انہیں اپنے بزرگ آباؤ اجداد کے ساتھ جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین۔

بقیہ از رپورٹ مساعی جامعہ احمدیہ کینیڈا

اسی طرح امسال جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام لگائی جانے والی نمائش بعنوان خلافتِ راشدہ کے لیے نمایاں کام کرنے والے طلباء کو بھی انعامات دیئے گئے۔

اس کے علاوہ جامعہ احمدیہ کے کچن کے عملہ کی غیر معمولی خدمات کے اعتراف میں بھی انہیں انعامات سے نوازا گیا۔

غیر نصابی سرگرمیوں کو مؤثر بنانے کے لئے جامعہ احمدیہ کے جملہ طلباء کو چار مختلف گروپس: شجاعت، امانت، دیانت اور رفاقت میں تقسیم کیا گیا ہے اور ہر گروپ کا نگران جامعہ احمدیہ کا ایک استاد ہے۔ دورانِ سال شام کے اوقات میں ان گروپس کے مابین انفرادی اور اجتماعی مقابلہ جات کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

جامعہ احمدیہ کینیڈا کے تعلیمی سال 2018ء ۔ 2019ء میں نمبروں کے لحاظ سے مثالی طالب علم عزیزم عمر فاروق طالب علم درجہ خامسہ رہے اور شجاعت گروپ سب سے زیادہ نمبر حاصل کر کے نمایاں رہا۔ مکرم حافظ ھبۃ الرحمان صاحب نگران استاد نے گروپ کے طلباء کے ساتھ ٹرافی وصول کی۔

انعامات کی تقسیم مکمل ہونے کے بعد مکرم داؤد حنیف صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ جس کے بعد مکرم امیر صاحب نے مختصر خطاب فرماتے ہوئے جامعہ احمدیہ کینیڈا کی طرف سے منعقد کی جانے والی نمائشوں کو سراہتے ہوئے فرمایا کہ طلبائے جامعہ احمدیہ، اساتذہ کرام کی زیر نگرانی بڑی محنت سے اعلیٰ معیار کی نمائشیں تیار کرتے ہیں، جن سے احباب جماعت کو کثیر تعداد میں فائدہ اٹھانا چاہئے۔

تقریب کا اختتام دعا سے ہوا جس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

دیگر مصروفیات:

☆ 23 فروری 2019ء کو جامعہ احمدیہ کینیڈا نے مجلس مقامی کی طرف سے ہونے والے حضرت مصلح موعودؓ ٹورنامنٹ میں بھرپور شرکت کی۔

☆ 20 تا 21 اپریل 2019ء میری لینڈ، امریکہ میں منعقد ہونے والے مسرور انٹرنیشنل سپورٹس ٹورنامنٹ (MIST) میں جامعہ احمدیہ کینیڈا کی ٹیموں نے فٹ بال اور ساکر (soccer) کے مقابلہ جات میں حصہ لیا۔ اس ٹورنامنٹ میں مکرم سہیل ثاقب صاحب، پروفیسر جامعہ احمدیہ کی نگرانی میں دو ٹیموں کے 15 طلباء نے شرکت کی۔

☆ 6 تا 28 اپریل 2019 کو جماعت احمدیہ کینیڈا کی نیشنل مجلس شوریٰ 2019ء کے موقع پر طلبائے جامعہ احمدیہ کینیڈا نے مختلف شعبہ جات میں خدمات سرانجام دینے کی توفیق پائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ طلبائے جامعہ احمدیہ کینیڈا اور اساتذہ کرام کی دینی اور تعلیمی خدمات کو اپنے فضل سے قبول فرمائے اور ان کوششوں میں برکت ڈالے۔

اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے اعلانات جلد از جلد لکھ کر بھجوایا کریں۔ نیز اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون یا سیل نمبر ضرور لکھیں

دعائے مغفرت

نماز جنازہ حاضر

☆ محترمہ عنایت ثریا صاحبہ

5 جولائی 2019ء کو محترمہ عنایت ثریا صاحبہ اہلیہ مکرم سردار عطاء اللہ خاں صاحب مرحوم، بریمپٹن سینٹر جماعت 96 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ 8 جولائی 2019ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد مکرم مولانا امتیاز احمد سرا صاحب مربی سلسلہ وان نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ 9 جولائی کو بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مظہر الحق سیٹھی صاحب، ڈائریکٹر احمدیہ فیونرل ہوم نے دعا کرائی۔ مرحومہ نیک صالح دعا گو بزرگ خاتون تھیں۔ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام کا ایک کثیر حفظ تھا اور اکثر حضرت اقدس علیہ السلام کا کلام گنگنایا کرتی تھیں۔ مرحومہ کو نظام جماعت اور خلافت سے گہری محبت تھی۔ مرحومہ نے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم نعیم احمد خاں صاحب، بریمپٹن سینٹر، مکرم سلیم احمد خاں صاحب جرمنی، تین بیٹیاں محترمہ نگین تنویر خاں صاحبہ بریمپٹن سینٹر، محترمہ روبینہ فاروقی صاحبہ یوکے، محترمہ تبسم شاہین صاحبہ جرمنی یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ مکرم قیوم علی شاہ صاحب

12 جولائی 2019ء کو مکرم قیوم علی شاہ صاحب، اوک ول جماعت 80 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ 15 جولائی 2019ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد مکرم مولانا صادق احمد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ 16 جولائی بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولانا اسفند سلیمان صاحب مربی سلسلہ ملٹن نے دعا کرائی۔ مرحوم نیک صالح اور دعا گو بزرگ تھے۔ آپ پروقار، متین اور سنجیدہ، ہمدرد اور خیر خواہ تھے دوسروں کی ضرورتوں کا خیال رکھتے تھے۔ مرحوم کو نظام جماعت اور خلافت سے گہری محبت تھی۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ شاہدہ شاہ صاحبہ، ایک بیٹا مکرم محمود شاہ صاحب، دو بیٹیاں محترمہ عالیہ شاہ صاحبہ، فوزیہ شاہ صاحبہ اوک ول یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ عزیزہ ماہین نوید

20 جولائی 2019ء کو عزیزہ ماہین نوید بنت مکرم نوید احمد صاحب، بریمپٹن جماعت 11 ماہ کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ 22 جولائی 2019ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز مغرب وعشاء کے بعد مکرم مولانا صادق احمد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ 23 جولائی کو بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مظہر الحق سیٹھی صاحب ڈائریکٹر احمدیہ فیونرل ہوم نے دعا کرائی۔ مرحومہ نے پسماندگان میں والد مکرم نوید احمد صاحب، والدہ محترمہ حنا نوید صاحبہ، ایک بھائی مکرم ماہیب نوید صاحب، مکرم انیس احمد صاحب چچا اور محترمہ سارہ انیس احمد صاحبہ چچی، بریمپٹن یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ محترمہ فرزانہ وحید خاں جدران صاحبہ

22 جولائی 2019ء کو محترمہ فرزانہ وحید خاں جدران صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالوحید خاں جدران صاحب ونڈسر جماعت 61 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ 26 جولائی 2019ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا امتیاز احمد سرا صاحب مربی سلسلہ وان نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اسی روز بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم مولانا حافظ عطاء الوہاب صاحب مربی سلسلہ بریمپٹن نے دعا کرائی۔ مرحومہ حضرت حاجی رحمت اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پڑپوتی تھیں۔ ان کی نانی محترمہ رحیم بی بی صاحبہ کو اپنے سات بہن بھائیوں میں سب سے پہلے احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور تہجد گزار تھیں۔ چندہ باقاعدگی سے ادا کرتی تھیں۔ بچوں کی اعلیٰ تربیت کی، بہت ہمدرد دخیر خواہ تھیں۔ نظام جماعت اور خلافت سے بڑے اخلاص کا تعلق تھا۔ ایک عرصہ تک صدر لجنہ اماء اللہ ضلع نواب شاہ رہیں۔ مرحومہ نے پسماندگان میں ایک بیٹا مکرم عبدالعلی خاں جدران صاحب، دو بیٹیاں محترمہ رابعہ وحید جدران صاحبہ، محترمہ یمنا وحید جدران صاحبہ اہلیہ مکرم سید ضہیب احمد صاحب بریمپٹن گار چھوڑے ہیں۔

☆ محترمہ نسیم خاں صاحبہ

23 جولائی 2019ء کو محترمہ نسیم خاں صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک احمد خاں صاحب مرحوم ٹورانٹو جماعت 78 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ 26 جولائی 2019ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا امتیاز احمد سرا صاحب مربی سلسلہ وان نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ اسی روز بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم مولانا حافظ عطاء الوہاب صاحب مربی سلسلہ بریمپٹن نے دعا کرائی۔ آپ نیک، صالح، خلیق، ملنسار، مہمان نواز اور ہمدرد خاتون تھیں۔ نظام جماعت اور خلافت سے وفا اور محبت کا تعلق تھا۔ مرحومہ نے پسماندگان میں تین بیٹے مکرم وسیم گل خاں صاحب، مکرم خورشید احمد خاں صاحب، مکرم ظہیر احمد خاں صاحب اور تین بیٹیاں محترمہ مبارکہ پروین صاحبہ، محترمہ زاہدہ پروین صاحبہ اور محترمہ فوزیہ خاں صاحبہ یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ محترمہ ناصرہ احمد پروین صاحبہ

24 جولائی 2019ء کو محترمہ ناصرہ احمد پروین صاحبہ اہلیہ مکرم اظہر احمد صاحب سیسکاٹون 45 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ 29 جولائی 2019ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز مغرب وعشاء کے بعد مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مربی سلسلہ پیس ویلج نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی 30 جولائی کو نیشنل قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم مظہر الحق سیٹھی صاحب ڈائریکٹر احمدیہ فیونرل ہوم نے دعا کرائی۔ آپ، حضرت محمد صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نواسی تھیں۔ نیک، صالح، صوم و صلوٰۃ کی پابند، مہمان نواز اور ہمدرد خاتون تھیں۔ نظام جماعت اور خلافت سے وفا اور محبت کا تعلق تھا۔ مرحومہ نے پسماندگان میں شوہر مکرم اظہر احمد صاحب اور دو بیٹے مکرم اسد احمد صاحب اور مکرم انس احمد صاحب، سیسکاٹون یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ، محترمہ زہرہ بیگم صاحبہ کی بیٹی، مکرم شاہد ندیم صاحب، مکرم زاہد ندیم صاحب مکرم مصور احمد صاحب، محترمہ امۃ المتین احمد صاحبہ ریکسڈیل کی ہمشیرہ، محترمہ صبیحہ خانم صاحبہ نارتھ یارک، مکرم طارق ندیم صاحب وڈبرج اور مکرم طاہر ندیم صاحب امریکہ کی بہن تھیں۔

☆ محترمہ امۃ الرحیم صاحبہ

25 جولائی 2019ء کو محترمہ امۃ الرحیم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب احمدیہ ابوڈ آف پیس جماعت 82 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ 28 جولائی 2019ء کو مسجد بیت الحمد مسی ساگا میں نماز مغرب وعشاء کے بعد مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ 29 جولائی کو بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم چوہدری صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔ آپ، حضرت عبدالرحمٰن میر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی اور حضرت حبیب اللہ میر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی تھیں۔ مرحومہ کی پرورش قادیان میں حضرت مولوی شیر علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں ہوئی۔ اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 1952ء میں ان کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ مرحومہ نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کی پابند، مہمان نواز اور ہمدرد خاتون تھیں۔ نظام جماعت اور خلافت سے وفا اور محبت کا تعلق رکھتی تھیں۔ مرحومہ نے پسماندگان میں شوہر مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب اور تین بیٹے مکرم شاہد محمود صاحب جرمنی، مکرم خالد محمود صاحب ملٹن، مکرم طارق محمود صاحب ونڈسر اور دو بیٹیاں محترمہ ڈاکٹر بشریٰ انعام صاحبہ امریکہ اور محترمہ صفیہ خلیل صاحبہ پاکستان یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ مکرم مولانا لطیف احمد شاہد صاحب

29 جولائی 2019ء کو مکرم مولانا لطیف احمد شاہد کاہلوں صاحب پیس ویلیج ایسٹ جماعت 80 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ 31 جولائی 2019ء کو مسجد بیت الحمد مسی ساگا میں نماز مغرب وعشاء کے بعد مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مربی سلسلہ پیس ویلیج نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ یکم اگست کو بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم مولانا صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔ ہر دو مواقع پر کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی نیز کیلگری، یوکے اور ناروے سے آئے ہوئے اعزا واقارب نے شمولیت کی۔ جماعت احمدیہ کے دیرینہ خادم اور مربی سلسلہ سیرالیون میں لمبا عرصہ خدمات انجام دیتے رہے بعدہ مرکز ربوہ میں مختلف دفاتر میں خدمات کرنے کی توفیق ملی۔ مضمون نگار اور شاعر بھی تھے۔ مسجد بیت الاسلام میں علالت اور کمزوری کے باوجود نماز کے لئے آتے رہے۔ نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، مخلص، ہمدرد وخیر خواہ، مہمان نواز، خلیق، ملنسار، خوش مزاج اور دعا گو بزرگ تھے۔ نظام جماعت اور خلافت سے وفا اور محبت کا تعلق رکھتے تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ، تین بیٹے مکرم نفیس احمد صاحب، مکرم چوہدری محمود احمد طاہر صاحب پیس ویلیج، مکرم مولانا شاہد محمود کاہلوں صاحب مربی سلسلہ ناروے اور چار بیٹیاں محترمہ امۃ القیوم صاحبہ کیلگری، محترمہ شازی قانتہ صاحبہ یوکے، محترمہ سعدیہ قانتہ صاحبہ، محترمہ عطیۃ العزیز صاحبہ پیس ویلیج یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ محترمہ ریحام بی بی صاحبہ

30 جولائی 2019ء کو محترمہ ریحام بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ولی ثاقب صاحب ہملٹن مونٹین جماعت 48 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ 31 جولائی 2019ء کو مسجد بیت الحمد مسی ساگا میں نماز مغرب وعشاء کے بعد مکرم سید محمد احسن گردیزی صاحب، ایڈیشنل تربیت، سیکرٹری وقف جدید نومبائع کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ یکم اگست کو بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم گردیزی صاحب نے ہی دعا کرائی۔

1989ء میں آپ نے کوئٹہ میں اپنے خاندان میں اکیلے احمدیت قبول کرنے سعادت پائی۔ مرحومہ ہملٹن میں بچوں کو بڑی محنت سے قرآن کریم پڑھایا کرتی تھیں۔ مخلص، دیندار، نیک، ہمدرد وخیر خواہ اور صالح خاتون تھیں۔ نظام جماعت اور خلافت سے وفا کا تعلق رکھتی تھیں۔ مرحومہ نے پسماندگان میں شوہر مکرم محمد ولی ثاقب صاحب، ایک بیٹا مکرم شہاب ولی صاحب اور دو بیٹیاں محترمہ خزیمہ ولی صاحبہ اور محترمہ ثمینہ ولی صاحبہ ہملٹن یادگار چھوڑی ہیں۔

نماز جنازہ غائب

12 جولائی 2019ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے مکرم عبدالعزیز خلیفہ صاحب نماز جنازہ کے ساتھ مکرم محمد عادل جہانگیر صاحب، انڈونیشیا کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ مکرم محمد عادل جہانگیر صاحب

5 جولائی 2019ء کو مکرم محمد عادل جہانگیر صاحب انڈونیشیاء میں 71 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم، نیک، صالح اور ہمدرد انسان تھے۔ نظام جماعت اور خلافت سے اخلاص کا تعلق تھا۔ آپ مکرم ڈاکٹر (ہومیو) حفیظ احمد صاحب انچارج ہومیوپیتھک کلینک بیت الاسلام مشن ہاؤس اور مکرم خواجہ ناصر احمد صاحب بریمپٹن کے بہنوئی تھے۔

26 جولائی 2019ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا امتیاز احمد سرا صاحب مربی سلسلہ وان درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ مکرم محمد موسیٰ خاں صاحب

31 مئی 2019ء کو مکرم محمد موسیٰ خاں صاحب ربوہ میں 59 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم، نیک، صالح اور ہمدرد انسان تھے۔ نظام جماعت اور خلافت سے اخلاص کا تعلق تھا۔ آپ سیکرٹری تجنید لجنہ اماء اللہ پیس ویلیج محترمہ سعدیہ جاوید صاحبہ اہلیہ مکرم محمد سرور جاوید صاحب شعبہ تجنید جماعت احمدیہ کینیڈا کے بھائی تھے۔ اور مکرم محمد ہارون خاں صاحب سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے بیٹے تھے۔

☆ مکرم چوہدری جمال احمد صاحب

13 جولائی 2019ء کو مکرم چوہدری جمال احمد صاحب بہاول نگر میں 83 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم، نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار اور دعا گو بزرگ تھے۔ ایک عرصہ تک مختلف شعبہ جات خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ نظام جماعت اور خلافت سے اخلاص کا تعلق تھا۔

آپ نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ حنیفہ بی بی صاحبہ، تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم، مکرم طاہر احمد صاحب سکاربرو، مکرم منصور احمد صاحب، محترمہ فرحت چوہدری صاحبہ، محترمہ نگہت چوہدری صاحبہ اور امۃ القدوس صاحبہ پیس ویلیج کے والد تھے۔

ادارہ مرحومین کے تمام پسماندگان سے دلی تعزیت کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا مرحومین کی مغفرت فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے، ان کے تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور اپنے خاندان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین